عیناہیٹ انگریز از کشف فاطمہ و عائشہ آرائیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عیناہیٹ انگریز

از

کشف فاطمہ، عائشہ آرائیں

www.novelsclubb.com

"ارے بھابھی آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے کپڑے ادھر سے ہٹانے کی".

عظمیٰ بیگم نے دھاڑتے ہوئے کہا۔ نبیلہ بیگن جو منہ پر مڈ ماسک لگائے آنکھوں پر کھیرے رکھے بیٹھیں تھیں انہوں نے پھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

"سوکھے ہوئے کپڑے پڑے تھے دھوپ میں! اب سورج میاں نے ان میں سے کیا نکالنا تھا".

نبیلہ بیگم بھی فوراً بولی۔

"مسئلہ یہ نہیں کہ سوکھے ہوئے تھے مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے کیوں ہٹائے؟ بھلا یہ حویلی آپ اپنے میکے سے لائی ہیں؟"۔

www.novelsclubb.com

عظمیٰ بیگم نے ان کے میکے کے حالات کی طرف چوٹ کی تھی۔اور یہ نبیلہ بیگم کی دکھتی رگ تھی۔

"ہاں ہاں میرے میکے سے ہی آیا ہے سب ! تمہارے سے تو وہ بھی نہیں آیا۔اماں بیگم کی بھانجی تھی ترس کھا کر لے آئیں ورنہ تمہیں پوچھتا کون تھا".

نبیلہ بیگم نے تڑخ کر کہا تھا اور پھر ایک لمبا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

صحن کے دروازے سے جھانکتے باقی کے افراد یہ لڑائی دیکھ رہے تھے جو روز کا معمول تھی۔آئے دن یہاں جنگ عظیم ہوتی تھی جہاں دیورانی جیٹھانی آپس میں ایک دوسرے کے خاندان کے بخیے ادھیڑتی تھیں اور باقی سب بیٹھے بس ان کی جنگ دیکھتے رہتے تھے۔

یہ ہے ملک منزل۔۔۔ملک منزل اس کا وہ نام ہے جو باہر تختی پر لکھا ہے۔گاؤں والوں کے لیے یہ ملکوں کو محل،ہمسایوں کے لیے ملکوں کا چڑیا گھر اور گھر والوں کے لیے یہ جنگ وجدل کا میدان ہے۔

لاونج میں صوفے پر بیٹھے ملک اقبال ایلیا صاحب ہیں جو اس خاندان کے سربراہ ہیں ۔گجرانوالہ شہر کے حدود کے ساتھ موجود یہ گاؤں سارا کا سارا ان کا مانا جاتا ہے۔ کیونکہ اقبال ایلیا کی زمینیں گاؤں سے باہر تک پھیلی ہوئی ہیں۔اقبال جنہیں ان کے ساتھی بالا بھی کہتے ہیں گاؤں کے چوہدری ہیں۔ان کے والدین کو شاعری سے بڑا شغف تھا اور کہتے ہیں کہ جب یہ پیدا ہوئے تو ان کی اماں ان کا نام علامہ اقبال رکھنا چاہتی تھیں جبکہ ابا حضور جون ایلیا نام رکھنے پر بضد تھے اور پھر آخر کار یہ بحث وہاں ختم ہوئی جب یہ طے ہوا کہ دونوں شعراء کے نام کا ایک ایک حصّہ موصوف کو دے دیا جائے اور پھر ان کا نام اقبال ایلیا رکھا گیا۔

اقبال ایلیا کے تین بیٹے ہیں۔رضی بھائی، تقی بھائی اور شفی بھائی۔رضی بھائی سب سے بڑے ہیں اور ان کی بیگم نبیلہ ہیں۔ان دونوں کے تین بچے ہیں۔ کمیل بھائی جو سب سے بڑے ہیں، عاریز اور سب سے چھوٹی دریہ جو خاندان کی سب سے چھوٹی بچی ہے۔ تقی بھائی کی بیوی جو کہ عظمی بیگم ہیں وہ گھر کی منجھلی بہو ہیں۔ان

کے دو بچے ہیں اور اس بات کا انہیں بہت ملال ہے کہ تین بچے ہوتے تو نبیلہ بیگم سے اس ریس میں وہ پیچھے نہ ہوتیں۔بیٹے کا نام ذاعبان ملک ہے جو کمیل کا ہم عمر ہے اور بیٹی کا نام روجا ملک ہے جو عاریز کے تین ماہ بعد پیدا ہوئی تھی۔اس کے پیدا ہونے کا عظمیٰ بیگم کو بہت دکھ تھا کیونکہ نبیلہ بیگم کے مقابلے میں بیٹا پیدا نہیں کر سکی تھیں۔اور ہر چھوٹی دریہ کی دفعہ عظمیٰ بیگم کا حمل ضائع ہو گیا تھا اور وہ اس ریس میں اور پیچھے ہو گئیں۔

اس کے بعد آتے ہیں چھوٹے شفی صاحب جن کی بیگم ہما بیگم ہیں جو دونوں جیٹھانیوں کی نسبت کافی سلجھی ہوئی ہیں کیونکہ وہ اس خاندان سے نہیں ہیں اور شفی صاحب کی ذاتی پسند ہیں۔ان کے بس دو ہی بچے ہیں۔بڑی بیٹی عینا شفی جو کہ روجا اور عاریز کی ہم عمر ہے اور چھوٹا بیٹا حماس۔

****

عینا نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اور ببل کا بڑا سا غبارہ بنایا۔کانوں میں ہینڈ فری لگائے وہ کسی گانے پہ مست ملنگ کی طرح سر ہلا رہی تھی۔یہ ملک فیملی کی سب سے نالائق اور انگریزوں سے اینٹ کتے کا بَیر رکھنے والی اکلوتی چشم وچراغ ہے۔جس سے تین بار بورڈ کے امتحانات میں صرف انگریزی کا پرچہ ہی پاس نہ ہو سکا۔اس وقت سے انہوں نے انگریزی کو اپنی سوتن سمجھ رکھا ہے۔۔

"یہ تم نے سٹور میں کیا رکھوایا ہے"

عینا اور پہلی باری میں سن لے ایسا ممکن نہیں تھا۔

ہما بیگم نے اس کے کان سے ہینڈ فری نکالی۔

"مسسز شفی کیا کام پڑ گیا آپ کو مجھ کنیز سے"

"کنیز محترمہ آپ بتانا پسند کریں گیں کہ آپ نے بکس سٹور میں کیوں رکھوائی"

عینا نے ہما بیگم کی بات سن کر عاریز کو گھورا۔

"ملکا دی کڑی انٹر پاس کر لے اے ہو نہیں سکدا" فورا اداکاری کے جوہر دکھائے۔ ہما بیگم کا ہاتھ پڑتے ہی اس کی ساری اداکاری نکل گئی تھی۔

"کیا آپ کو اچھا لگے گا کہ جو میٹرک میرے بزرگوں نے پاس نہیں کی میں پاس کر کے انگریزوں کی غلام بن جاؤں۔ ملک خاندان کی آنے والی نسلیں تاکہ مجھ پہ تھو تھو کر سکے۔ اس لیے ان انگریزوں کی کتابیں میں رمضان میں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا بھی نہیں چاہتی"

"شرم کر لے ایف ایس سی میں تیسری بار بھی پاس نہ ہوئی تو ملک خاندان کی عزت کا تو نہیں پتا لیکن تیری نالائقی کا ضرور پتا لگ جائے گا۔" عاریز نے لقمہ دیا۔

"مینڈک کہی کہ تم نے اگر انگریزوں کی غلامی قبول کر لی ہے تو تم یہی چاہتے میں بھی غلام بن جاؤ" وہ فورا آگے بڑھی اسے مارنے کو شکر تھا کہ ہما بیگم نے عاریز کو گنجا ہونے سے بچا لیا۔

"ویسے بھی میں اس سال بالکل فیل نہیں ہونگیں۔"

اس کی بات سن کر ہما بیگم بھی کچھ پل کے لیے رک گئیں۔

"بھلا وہ کیسے؟"

"میں نے دادا کو کہہ دیا ہے وہ مس شفقت کو پیسے دے دیں۔ بھلا ملکاں دی کڑی آے کوئی مذاق تھوڑی"

"ہاں مذاق تو انگریزوں نے کیا تھا۔انھیں تھوڑی پتا تھا کہ پاکستان نے بدلہ لینے کے لیے یہاں انگریزی زبان شروع کر دینی اور تم جیسوں نے اس کی ماں بہن ایک کر دینی ہے۔"

www.novelsclubb.com

ہما بیگم نفی میں سر ہلاتی وہاں سے چلیں گئیں۔

****

گھر میں تیاریاں چل رہیں تھیں۔حویلی کی دیواروں پہ رنگ وروغن کروایا گیا تھا۔ نجانے کس بل گیٹس کی اولاد نے آنا ہے جو اتنی تیاریاں چل رہی تھیں۔اتنا بھاؤ تو ملکوں نے آج تک کسی کو نہیں دیا۔سنا تھا کہ دادا نے آخر اس حویلی کو بیچنے کا فیصلہ کر لیا تھا وہ سب اپنی بہوؤں کی لڑائی سے عاجز آ چکے تھے۔نجانے کس میں اتنا دم تھا جو ملکوں کی اتنی جائیداد کو لے رہا تھا۔دال میں کچھ تو کالا تھا۔شاید ساری کی ساری دال ہی کالی تھی۔عینا نے حیرانی سے اپنی دونوں تائی کو دیکھا جو سر سے سر جوڑے آہستہ آہستہ کھسر پھسر کر رہی تھیں۔اتنا اتحاد تو دادی کے مرنے پہ بھی ان کے درمیان نہ ہوا جیتنا آج ہو رہا تھا۔

"تائی کیا قیامت قریب ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ دونوں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔شاید قیامت کا سوچ کر ہی انہوں نے اتحاد کرنے فیصلہ کر لیا۔

"مطلب آپ میں اتحاد ہے ناں"

اس کی بات پہ دونوں نے ٹھنڈی آہ بھری۔ جیسے وہ بھی ناٹک کر کے تھک گئیں ہوں۔ان کی روٹی تو لڑائی کر کے ہی ہضم ہوتی تھی۔ صبح سے کوئی لڑائی نہ ہونے پہ بڑے ملک صاحب بھی نوکروں سے پوچھ چکے تھے کہ ان کی دونوں بہوؤں کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔

"وہ تو چوہدری کا کا انگلینڈ سے آرہا ہے اس کی شرط ہے کہ وہ تب ہی گھر اور زمینیں لے گا جب گھر کا ماحول اچھا ہو گا۔"

عینا نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا مطلب ایک انگریز نے اس کی دونوں تائیوں کو قابو میں کر لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم کیسے اس انگریز کو اپنی زمین دے دیں"

اس کا انگریز ہونا سب سے بڑا عیب تھا۔ نجانے اس کے آنے کے بعد کہی دادا اسے بھی ایم فل انگریزی کرنے کی سزا ہی نہ دے دیں۔اس نے سوچ لیا تھا گھر میں جس کسی کا بھی اتحاد ہو جایے وہ اس انگریز کو جیتنے نہیں دے گی۔تائی نے اس کی آخری بات پہ کان نہ دھرے۔

"سب کو ہال میں اکھٹا کروں بچوں سے ضروری بات کرنی ہے"

بڑی تائی کا حکم سنتے ہی اس نے برا سا منہ بنایا۔کچھ دیر بعد سب ہال میں جمع تھے۔ دونوں کو اکٹھا دیکھ کر وہ بھی اچھے خاصے چکرا گئے تھے۔

"یہ اتحاد کیسے ہوا؟"

www.novelsclubb.com

عاریز نے ہلکا سا جھک کر روجا کے کان میں کہا۔

"مجھے نہیں پتا"چشمہ ٹھیک کرتی وہ منہ بناتی بولی۔

"پیارے بچوں"

"اماں اداکاری اتنی کریں جیتنی ہم ہضم بھی کر لیں"

عاریز کی بات پہ سب ہنسے۔

"نکمی اولاد"

"ارتسام چوہدری باہر سے یہاں ہماری زمینیں لینے آرہا ہے اگر تم سب چاہتے ہو کہ ہم الگ الگ ہو جایے اس کے ساتھ اچھے سے پیش آنا ہے۔ورنہ"

انہوں نے آنکھیں دکھا کر بات ادھوری چھوڑی۔اپنی بات کر کے وہ تو جا چکی تھیں لیکن ینگ پارٹی میں کھلبلی سی مچ گئی تھی۔

"ملکاں داتے چوہدریاں دا پلا کی مقابلہ"

www.novelsclubb.com

"یہی مقابلہ ہے ان کا لڑکا باہر سے پڑھ کر آرہا اور ہماری لڑکی سے گاؤں میں رہ کر ایف ایس سی تک پاس نہ ہوئی"

جواب ہما بیگم نے دیا۔

"کچھ روجا سے سیکھو"

ان کے خاندان کی ٹاپر جو ہمیشہ نوے فیصد رزلٹ لا کر بھی سوگ مناتی تھی۔وہ ایسی کزن تھی جس کا ہونا سب کے لیے زحمت بن جاتا ہے۔ہر جگہ اس کے نمبروں کی مثالیں دیں جاتی ہیں۔

"چھوڑیں چچی آپ بھی کس کی مثالیں دے رہیں اگر روجا نے تھوڑی دریادلی دکھائی ہوتی تو اکیلے نوے فیصد نہ لیے ہوتے کچھ مجھے اور عینا کو بھی بانٹ دیتی۔بھلا پوچھو جس میں چار لوگ پاس ہو سکتے اتنے اکیلے لے کر بیٹھی ہے"

عاریز نے روجا کی ٹانگ کھینچی۔۔

www.novelsclubb.com

"کیوں تم لوگوں کا دماغ نہیں ہے"

ہما بیگم نے دونوں کو گھورا۔عاریز تو پھر چیٹنگ میں خاصا اچھا تھا ہمیشہ نقل کر کے پاس ہو جاتا لیکن عینا میڈم سے وہ بھی نہیں ہو پاتی تھیں۔جیسے ملک خاندان کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساری عزت وذلت کا ٹھیکا ان کے کاندھوں پہ ڈال دیا گیا ہے کہ نقل کرتی پکڑی گئیں تو ملکوں کی کیا عزت رہ جائے گی۔ ہما بیگم نے بھی مشورہ دیا تھا کہ چلو کچھ نقل کر کے ہی پاس ہو جاو۔ مگر وہ عیناہی کیا جو بات سن لے۔

"دماغ ہے تب ہی تو ضائع نہیں کرتے"

عینا نے ہنس کر عاریز کے دائیں ہاتھ پہ تالی بجائی۔

روجانا راض ہو کر وہاں سے جا چکی تھی۔

"میں اس انگریز سے بالکل۔اچھے سے پیش نہیں آؤں گیں"

"ہم سب تو انگریز سے پھر کچھ بات کر لیں گے لیکن تم فکر نہ کرو ہم تمہاری انگریزی کا گہرا راز اس کے سامنے نہیں کھولے گے اگر ملکوں کی کیا عزت رہ جائے گی اس لیے ہم کہہ دے گیں کہ لڑکی گونگی ہے"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عاریز نے سنجیدہ انداز میں نہایت غیر سنجیدہ بات کی جس پہ سبھی کے قہقہے بلند ہوئے۔ہائے افسوس اس گھر میں ناں تو بڑے ملک صاحب کی شاعری کی کبھی قدر ہوئی تھی اور نہ ہی ان کی پوتی کی سوچ کی ویلیو تھی۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 2:

از قلم؛عائشہ آرائیں، کشف فاطمہ

"بھابھی آپ نے بچوں کو سمجھادیا؟".

عظمیٰ بیگم نے میٹھے انداز میں نبیلہ بیگم سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"جی بھابھی سب بتادیا ہے کہ کیسے رہنا ہے اور آپس میں محبت کرنی ہے".

نبیلہ بیگم کے جواب پر ہما بیگم نے ان دونوں کو حیرت سے دیکھا۔آج تک دونوں نے ایک دوسرے کو ڈائن, چڑیل، منحوس، میسنی اور کمینی جیسے الفاظ سے ہی بلایا

تھا۔آج اس قدر عزت سے ایک دوسرے کو پکارنا ان دونوں کے لیے بھی نیا تھا اور صبح سے جب جب وہ دونوں ایک دوسرے کو ایسے بلا رہی تھیں دونوں خود ہی اپنی نظریں جھکا لیتیں۔سب گھر والے اس صورتحال کا بہر لطف لے رہے تھے۔

"نگوڑا یہ انگریز! جس کی وجہ صبح سے اس چنڈالن کو بھابھی بھابھی کہہ کر منہ دکھ گیا ہے میرا"۔

کچن میں داخل ہوتے ہی نبیلہ بیگم زیر لب بڑبڑائی تھیں۔ہما بیگم نے مڑ کر انہیں دیکھا اور اپنی ہنسی دبائی۔وہ بھی جانتی تھیں کہ ان دونوں کے لیے یہ کس قدر مشکل تھا۔ہمیشہ ایک دوسرے طرف نگاہ پڑتے ہی دونوں کا لہجہ تلخ ہو جاتا تھا اور اب انہیں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانا تھا اور وہ بھی پورے ایک ماہ تھا۔ان دونوں کے لیے یہ ایک ماہ کیسا گزرنے والا تھا یہ سوچ کر ہی سارا گھر مسکرا رہا تھا۔لیکن ایک بعد کیا ہونے والا تھا یہ سوچ کر سوائے چند لوگوں کے باقی گھر والے اداس تھے۔

یہ سب کیوں ہو رہا تھا یہ یقیناً آپ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ وہ دنیا کی کونسی طاقت آگئی جو نبیلہ بیگم اور عظمی بیگم کو ایک دوسرے کے ساتھ اچھے سے بات کرنے پر مجبور کر گئی تھی۔

کہاں سے شروع ہوتی ہے نبیلہ بیگم اور عظمی بیگم کے ایک جھگڑے سے۔ یہ روایتی جھگڑوں کی طرح شروع ہونے والا ایک جھگڑا تھا۔ لیکن اس نے اچانک آگ پکڑ لی کسی کو پتا نہیں چلا۔ سب لوگ تو منہ ہی دیکھتے رہ گئے۔

گھر کے بچے جو اکثر اپنی امیوں کو دکھانے کے لیے ایک دوسرے کو باتیں سناتے رہتے تھے۔ اس سب بھی وہی کر رہے تھے۔

"ہنہہ صرف تمہاری وجہ سے میں فیل ہوئی ہوں روجا".

عینا نے میز پر بیٹھتے ہیں روجا کو کہا جو ناشتے کے لیے ہاتھ اگے بڑھا رہی تھی۔

"ہیں میں نے کیا کیا ہے بھئی؟ میں نے کونسا تمہارے ہاتھ سے قلم لے لیا تھا جو تم میری وجہ سے فیل ہوئی ہو؟".

روجا نے حیرت نے عینا کو دیکھا تھا۔

"تم اتنا پڑھتی ہو اور مجھے تمہاری وجہ سے ڈپریشن ہوتا ہے اور اسی وجہ سے میں فیل ہو گئی".

عینا نے روہانسی ہو کر کہا تو عاریز نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

"بالکل تمہاری وجہ سے ہماری آدھی نسل ڈپریشن میں جا چکی ہے۔ ہمیں پڑھائی کا سٹریس ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ہم لوگ پڑھ نہیں پاتے".

www.novelsclubb.com

عاریز کے کہنے پر روجا نے اپنی عینک سیدھی کی۔

"ہنہہ! یہ کہو کہ تم لوگوں کے دماغ ہی اتنے نہیں ہیں کہ پڑھ سکو۔ ذہانت بھی موروثی ہوتی ہے۔ پر غیر تم لوگ کیا جانو".

بات ختم کرتے ہی روجانے چائے کا گھونٹ بھرا لیکن یہ باتیں سنتی نبیلہ بیگم نے تیوری چڑھائی۔

"بالکل ذہانت موروثی ہوتی ہے! لیکن بیٹا تم میں یہ تقی بھائی سے ہی آئی ہے جو اسی خاندان کے ہیں کیونکہ اماں تمہاری کے تو خاندان میں دور دور تک کوئی سکول نہیں گیا".

بات مکمل کرتے ہی نبیلہ بیگم ہنسی تھیں۔ جبکہ عظمیٰ بیگم کو اس بات پر پتنگے لڑے تھے۔

"بالکل آپ کا خاندان تو مارک زنگر برگر کے خاندان سے ہے جس نے ذہانت کے ریکارڈ توڑے ہوں۔ آپ تو ارفہ کریم کی پھپھی لگتی ہیں نا! آئی بڑی".

عظمیٰ بیگم نے فوراً بدلہ اتارا تھا۔

"بالکل اس میں کونسا شک ہے کہ میرا تعلق پڑھے لکھے گھرانے سے ہے۔میرا بھتیجا دل کا ڈاکٹر ہے".

نبیلہ بیگم نے شوماری۔

"آہو! چائنہ دا ڈاکٹر".

عظمیٰ بیگم نے لقمہ دیا۔تو نبیلہ بیگم نے غصے میں سامنے پڑا کپ زمیں پر پھینکا تھا۔

"چائنہ کا ہو یا حبشہ کا ڈاکٹر ڈاکٹر آہ ہوندا اے! چٹی ان پڑھ".

نبیلہ بیگم نے غصے سے کہا لیکن عظمیٰ بیگم یہ کہاں سن رہی تھیں ان کا دھیان تو بس اس کپ پر تھا جو نبیلہ بیگم نے زمین پر پھینکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہائے میں مر گئی میرے جہیز کا کپ".

عظمیٰ بیگم کا ہاتھ دل پر پڑا تھا۔

"آہو اکو ایک سوغات آئی سی تیرے جہیز چے! باقی تو خالی ہاتھ ہی آئی تھی تم".

نبیلہ بیگم سکون سے میز پر بیٹھی تھیں۔ عظمیٰ بیگم ایس وقت کچن میں گئیں اور سفید پلیٹوں کو سیٹ نکال کر زمین پر پھینکا جو کہ نبیلہ بیگم کی بہن ملائیشیا سے ان کے لیے لائی تھیں۔اور ایسی نظروں سے نبیلہ بیگم کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہوں۔

"حساب برابر!".

نبیلہ طارق صدمے میں جا چکی تھیں۔

"ہائے کہاں تیرا یہ تیس سال پرانا کپ اور کہاں میرے ملائیشیا سے آئے برتن! یہ کیا کیا تو نے منحوس".

نبیلہ بیگم آگے کو بڑھی تھیں کہ عظمیٰ بیگم کے بال کھینچ سکیں۔ لیکن عظمیٰ بیگم نے پہلے ہی ان پر پاس پڑا مکھن انڈیل دیا جو کہ جنگ کا واضح نشان تھا۔ جس کے جواب میں نبیلہ بیگم نے میز پر پڑا جوس دیورانی کے اوپر پھینکا۔

ابھی یہ جنگ جاری تھی کہ گھر کے مرد لاونج میں آ گئے اور سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ہما بیگم جو سب کچھ ٹھیک چھوڑ کر کمرے سے شدہ صاحب کو بلانے گئی تھی وہ بھی یہ منظر دیکھ کر حیران تھیں۔

"ہائے اللہ بھابھی یہ سب کیا ہے؟".

وہ جلدی سے آگے جو بڑھی۔ جہاں عظمیٰ بیگم جوس اور نبیلہ بیگم مکھن سے لتھڑی کھڑی تھیں۔ ارد گرد شیشے کے برتن ٹوٹے پڑے تھے۔ نوکر چاکر بھی اس لڑائی سے محظوظ ہونے کے بعد اندر جا چکے تھے۔

"اباجی آپ بیٹھیں یہ سب ابھی ٹھیک ہو جائے گا میں نازو کو بلاتی ہوں".

www.novelsclubb.com

ہما بیگم شرمندہ سی بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں بہو! یہ سب کیسے ٹھیک ہو گا؟اب تو گاؤں میں بھی مشہور ہو گیا کے اتنا تو کچن میں پڑے خالی پانڈے بھی نہیں کھڑکتے جتنا ملکوں کی نوئیں (بہوویں) کھڑکتی ہیں۔حد ہو گئی ہے آخر تسی چاہندے کی او".

ملک صاحب نے غصے سے کہا۔

"اپنا اپنا حصہ!".

دونوں یک زبان ہو کر بولیں تھیں۔

"کونسا حصّہ جو تم دونوں اپنے میکے سے لائی ہو؟".

رضی صاحب غصے سے بولے۔

www.novelsclubb.com

"ان کے امیر میکے میں تھیں لگی ہوئی بہاریں

سسرال میں آکر ہو کر بہہ کر ظلم کی قطاریں".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اقبال ایلیا صاحب نے غصے سے دونوں بہوویں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ان کا یہ شعر سن کر عینا کی ہنسی نکلی تھی۔بچے تب سے مذاق مذاق میں اس لڑائی پر پچھتا رہے تھے اور اب عینا کا ایسے سنگین موقعے پر ہنسنا۔سب نے عینا کو گھورا تھا۔

"میرا مطلب ہے دادا جی واہ واہ کیا شعر ہے".

عینا نے بات بڑھائی۔

"ارے چپ کرو تم! میں بتاتی ہوں ابا جی! اب بہت ہو چکا ہے دنیا آگے بڑھ رہی ہے۔جو بھی ہمارے خاوند اور بچوں کا حصّہ ہے آپ انہیں دیں اور الگ الگ کریں "۔

www.novelsclubb.com

عظمیٰ بیگم نے ڈانٹ کر عینا کو چپ کروایا تھا۔

"بالکل یہ حویلی! ساری زمینیں، باڑے، مویشی، کھیت، فیکٹری! بہت ہو چکا کب تک ایک ساتھ رہیں گے۔ ہم لوگ ساتھ نہیں رہ سکتے۔ آپ بس یہ سب بیچیں اور ہمیں ہمارا حصہ دیں۔ آگے ہماری مرضی جدھر جا کر بسیں".

نبیلہ بیگم نے کہا تو ان کی بات پر اقبال ایلیا صاحب نے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔ لیکن ایسا لگ نہیں رہا تھا کہ کوئی انہیں سیریس لے رہا ہے۔ تبھی عینا فوراً ان کے پاس آئی۔

"ہائے دادا جی جو ہارٹ اٹیک ہو رہا ہے! ہائے اللہ! دادا جی کے دل کو فالج نہ ہو جائے! جلدی جلدی آو".

اس نے شور مچایا تو سب کو معاملہ سنگین لگا اور چوہدری صاحب کو بٹھایا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم تو اس درد دل سے مر جائیں گے

لیکن اپنا گھر کو نہیں عنایت فرمائیں گے"۔

اقبال صاحب نے اکھڑے ہوئے سانس لیتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں دادا جی! کچھ نہیں ہو رہا کوئی یہ گھر کسی کو نہیں دے رہا! آپ بس اپنے دل کو بحال کریں".

عاریز بھی بولا۔ یہ ان کا پرانا حربہ تھا۔

"ٹھیک ہے نہیں ہو گا بٹوارا تو ہم بھی یہاں نہیں رہیں گے۔ ہم بھی اپنے میکے چلے جائیں گے آپ لوگ طلاق بھجوا دینا".

عظمیٰ بیگم بولی تو سب لوگوں کو سانپ سونگھ گیا۔ یہ معاملہ یہاں تک کبھی نہیں آیا تھا۔

"ہاں بالکل بھیج دینا تین حرف! اس جہنم سے کئی گنا بہتر ہو گا".

www.novelsclubb.com

نبیلہ بیگم نے بھی حامی بھری اور دونوں نے دروازے کی طرف رخ کیا۔

"ارے جا کہاں رہی ہو تین حرف بھی لیتی جاؤ!".

تقی صاحب بولے۔

"بالکل ہمیں کونسا آپ کی ضرورت ہے! کام کے ناکاج کے دشمن اناج کے دے دو طلاق".

عظمیٰ بیگم نے اُنہیں للکارا تھا۔

"میں تقی اقبال ولد اقبال ایلیا تمہیں ہوش وحواس میں۔۔۔۔۔".

ابھی بات مکمل نہیں تھی ہوئی تھی کہ اقبال صاحب بولے۔

"وے رک وے! ملاکاں دے کار طلاق نہیں ہو سکدی".

وہ غصے سے اٹھ کر بیٹے کے پاس آئے۔

"تے فیر کی ہوئے گا ابو جی".

www.novelsclubb.com

شفی صاحب بولے۔

"بٹوارا".

اقبال صاحب کی بات سن کر دونوں بہوؤں کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"پر ابا جی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟."

رضی صاحب بولے۔

"شام تک سوچتے ہیں ابھی سب لوگ اپنے کمروں میں جاؤ".

یہ کہہ کر اقبال صاحب اپنے کمرے میں چلے گئے۔

"دادا ابو آپ نے تایا کو کیوں روکا؟تائی ایک بار طلاق منہ سے نکلتی تو ڈر جاتی وہ رک جاتیں۔"۔

www.novelsclubb.com

عینا نے اقبال صاحب کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے ایک دفعہ بھی طلاق ہوتی تو اس کا وقار ختم ہو جاتا۔ نوکروں میں، خاندان میں گھر کی عورتوں کی عزت کیا رہتی پتر!".

اقبال صاحب نے سمجھداری سے کہا۔ عینا ہوئی تھی کیونکہ اس نے آج تک اقبال صاحب کو بس شعر کہتے ہی سنا تھا اتنی سمجھداری والی باتیں وہ کب کرتے تھے۔

"پر دادا جی! بٹوارے کا مطلب آپ سمجھتے ہیں نا؟".

اس نے اقبال ایلیا صاحب سے پوچھا۔

"پتر! جب دلوں کے بٹوارے ہو جائیں تو گھروں میں کیا بچتا ہے؟ دور رہ کر خوش رہیں یہ بہتر ہے یا قریب رہ کر نفرتیں دل میں رکھیں؟".

www.novelsclubb.com

وہ جو اپنے دادا ابو کی خالہ تھی آج ان کی باتوں پر چپ کر کے چلی گئی۔

"بھلا یہ سب کسے بیچنا ہے؟".

رات کے کھانے کے لیے سب لوگ میز پر بیٹھے تھے جب عظمیٰ بیگم بولی۔

"بھلا اتنا سب ہے کون خرید سکتا ہے؟".

نبیلہ بیگم بھی بولیں۔سب لوگ ان کی باتوں سے کی بھر کر بدمزہ ہوئے تھے۔

"بٹ ہی خرید سکتے ہیں. کئی دفعہ کہہ بھی چکے ہیں وہ تو".

عظمیٰ بیگم نے خیال کا اظہار کیا۔

"نہ پتر کدی وی نئ!".

اقبال صاحب نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بٹاں نال ساڈا ایٹ کتے دا ویر اے!".

www.novelsclubb.com

انہوں نے بات مکمل کی۔

"تو پھر ابا جی کون لے گا یہ سب؟".

عظمیٰ بیگم پریشان ہوئی تھیں۔

"میرے وڈے ویر فیض تقی میر کا خاندان لے گا یہ سب".

انہوں نے سب پر بم پھوڑا۔ فیض تقی میر صاحب کا گھرانہ انگلینڈ میں مقیم تھا۔ان کی بس ایک ہی بیٹی تھی جس کی وفات کے بات فیض تقی میر صاحب اپنے اکلوتے نواسے ارتسام چوہدری کے ساتھ وہیں رہتے تھے۔

"پر وہ تو انگلینڈ میں رہتے ہیں وہ کیسے خرید سکتے ہیں؟".

تقی صاحب بولے.

"میری بات ہو چکی ہے ویر جی سے! انہوں نے کہا کہ وہ ارتسام کو پاکستان بھیجیں گے۔".

www.novelsclubb.com

دادا جی نے سب بچوں کے بجھے چہرے دیکھے تھے۔

"پر ان کی ایک شرط ہے".

اقبال صاحب کی اس بات کر سب نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

"وہ کیا ابا جی؟".

رضی صاحب بولے۔

"انہوں نے کہا تھا کہ وہ ارتسام کو پاکستان بھجیں گے۔وہ یہاں کے کلچر سے بہت محبت کرتا ہے! اگر اسے یہاں کا ماحول پسند آیا تو پھر وہ یہ سب خریدے گا ورنہ نہیں".

دادا جی نے بات مکمل کی۔

"تو اس انگریز کے بچے کو کیسے ادھر کا ماحول اچھا لگے گا؟".

www.novelsclubb.com

عینا نے تڑخ کر کہا۔

"سب لوگ اس کے سامنے پیار محبت سے رہیں گے۔اس کے سامنے گاؤں کے پرانے رواج لائیں جائیں گے تب کی وہ خوش ہو گا.اس کے سامنے اگر لڑائی ہوئی تو وہ غلط تاثر لے گا اور پھر۔۔۔۔۔".

اقبال صاحب نے دونوں بہوؤں کو دیکھا تھا جو ایک دوسرے کی طرف کھانے والے انداز میں گھور رہی تھی۔اور گھر کے بچے وہ اپنی ہنسی روک رہے تھے۔

"یعنی اب پاکستان اور بھارت کو ہاتھ ملانا ہی ہو گا تبھی امریکا قرضہ دے گا۔واؤ".

عینا نے ہنستے ہوئے کہا تو سب نے ہی اسے گھورا۔

---

www.novelsclubb.com

"آ بھی جاؤ بھئی میٹنگ شروع ہو گئی ہے اور تمہاری تو پڑھائیاں ہی ختم نہیں ہوتیں ".

عاریز نے آہستہ سے غراتے ہوئے روجا کو کہا۔

"آرہی ہوں بھئی باقی سب کو تو اکٹھا کرو میں بس اخری ٹاپک ہے".

وہ کونسا محسوس کرنے والی تھی اسی ٹون میں بولی۔

"باجی گھر کے بڑے بھی اکٹھے ہو جائینگے گے میٹنگ میں تب تک! آجاؤ".

حماس بھی بھی منت کرتے ہوئے کہا تو روجا اٹھی اور وہ تینوں میٹنگ روم یعنی عینا کے کمرے کی طرف بڑھے۔عینا کا کمرہ پر ہنگامی صورتحال میں میٹنگ روم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔جہاں اس وقت سب بچے اکٹھے تھے۔ذاعبان اور کمیل چونکے بڑے تھے اور دونوں ایک فیکٹری اور کھیت مردوں کے ساتھ سنبھالتے تھے اس لیے وہ اس میٹنگ کا حصّہ نہیں ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھئی لیڈر صاحب بولو اب".

جب سب پہنچ گئے تو عاریز بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جوانوں! یہ بولنے کا نہیں کر دکھانے کا وقت ہے. ہماری والدا زماجدا زجو کرنا چاہ رہی ہیں ہمیں ان کے ارادوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹ جانا ہے اور ان کے ارادوں کا کامیاب نہیں ہونے دینا چاہے ہمیں شہید ہی کیوں نہ ہونا پڑے".

عینا نے جوش سے اپنی فوج کو مخاطب کیا۔

"اوہو میں شہید ہو گئی تو پیپرز کیسے دوں گی؟ کلاس میں کسی اور ٹاپ کر لیا تو؟".

روجا نے گھبرا کر جواب دیا۔

"ساری رات روندے رئے تے مریا کوئی وی نئ".

www.novelsclubb.com

عینا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی۔

"عینکو! ادھر سب تمہارے پیپرز کی تیاری کے لیے ہی تو آئیں ہیں کہ کیسے روجا کو فرسٹ سے اوپر کی پوزیشن دیں".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عاریز نے کلس کر کہا۔

عیناہیٹ انگریز

قسط 3

از قلم؛ کشف فاطمہ، عائشہ آرائیں

عینکو! ادھر سب تمہارے پیپرز کی تیاری کے لیے ہی تو آئیں ہیں کہ کیسے روجا کو فرسٹ سے اوپر کی پوزیشن دیں".

عاریز نے کلس کر کہا۔

"ہیں سچی؟ تم لوگوں کو میری پڑھائی کی اتنی پرواہ ہے؟".

www.novelsclubb.com

روجا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اوور گواچی گاں! ہمارے ملک کی معمار تھوڑی دیر چپ رہو اب".

دریہ نے روجانے آگے ہاتھ جوڑے تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

"اب شروع کر بھی دو عینا باجی".

حماس بولا۔

"ہاں تو میرے جانباز سپاہیوں! میرے جنگجوں! آپ سب جانتے ہو کہ ہماری امیاں پوری کوشش کریں گی کہ اس انگیز کو یہ سب کچھ پسند آجائے۔ لیکن ہم لوگوں نے یہ پوری کوشش کرنی ہے کہ اسے پاکستان زہر لگے".

عینا نے اپنے سب انگریزی کے پیپرز کا مائیک بنایا اور مدبرانہ انداز میں بولنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ہم اپنے ملک کی امیج کیوں ڈاؤن کریں گے۔ ہمیں تو اپنے ملک کے مثبت پہلو سیاحوں کو دکھانے چاہیے نا".

عینا سانس لینے کو رکی تھی کہ دبکی ہوئی روجا پھر سے بولی۔

"اس سے پہلے کہ میں اس محب وطن پاکستانی کو پاکستان کی پاک صاف اور مبارک مٹی میں دفن کروں عاریز اسے چپ کروالو".

عینا نے تپ کر کہا۔

"ارے بھئی بات تو سن لو نار وجا! مثبت پہلو سامنے لائیں گے تو وہ ہمارا سب کچھ خرید لے گا اور پھر بٹوارا ہو جائے گا".

عاریز نے اسے قدرے مناسب زبان میں سمجھایا۔

"پر بٹوارے سے ہمیں کیا؟ کونسا یہ فزکس کا پیپر ہے جو ہم اس پر رات جاگ کر بات کر رہے ہیں"۔

www.novelsclubb.com

روجا نے پھر سے اپنی عقل کے شاندار ہونے کا ثبوت دیا تھا۔

"فرض کرو روجا کہ تم میز پر بیٹھی ہو اور کھانا کھا رہی ہو لیکن کوئی بھی تمہارے ہاتھ سے روٹی نہیں چھین رہا۔ کوئی بھی تمہاری چائے میں نمک نہیں ڈال رہا۔ تم

پڑھ رہی ہو تو کوئی بھی تمہاری کتاب چھین کر نہیں بھاگ رہا۔تب کیسا محسوس کرو گی تم؟".

عینا نے اس کے سامنے آئی منظر پیش کیا تو روجا کنفیوژ ہو گئی کہ اس منظر میں موجود سکون دیکھے یا پھر اکیلا پن محسوس کرے۔

"اور سوچو کہ تمہارے سامنے عینا نہ ہو جسے سب فیل ہونے کے طعنے دیں۔اور کوئی بھی کزن نہ ہو جنہیں تمہارے ساتھ کمپیئر کیا جائے تو کیسا لگے گا؟".

عاریز نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا اور فیل ہونے والی بات پر عینا نے اسے گھوری کروائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہن بندہ مثال وی نہ دے".

عاریز نے جلدی سے صفائی پیش کی۔

"در فٹے منہ تیری مثال تے".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینا نے منہ بنایا۔اس سے پہلے کہ دونوں میں کوئی جھگڑا شروع ہوتا روجا نے سیز فائر کرایا۔

"اوکے میں سمجھ گئی ہوں اب آگے بتاؤ کیا کرنا ہے؟".

اس نے عینا کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں بتاتی ہوں سب دھیان سے سنو".

یہ کہہ کر انہوں نے ایک دائرہ بنالیا اور کل کی پلیننگ شروع کر دی کیونکہ کل وہ انگریز آنے والا تھا۔ابھی وہ کچھ اور بولتی تائی کی گرجتی آواز سنائی دی۔

"اے میسنی! تم کیا ان کے کان بھر رہی ہو خود تو انگریزی پاس نہ ہوئی۔الزام انگریزوں پہ"

www.novelsclubb.com

تائی کی آواز پہ سب دم دبا کر بھاگے۔

****

تائی کی ڈانٹ کا نتیجہ تھا کہ سب اپنی ماؤں کی بات ماننے کو تیار ہو گئے۔گھر میں سب ہی خود کو آنے والے انگریز کے مطابق ڈھالنے میں لگے ہوئے تھے۔جیسے اس نے آکر تمغہ امتیاز سے نوازنا ہو۔چچا بوٹا سے لے کر ماسی خورشیدہ تک سب انگریزی کی ٹانگیں توڑ رہے تھے۔عینا کو کوفت سی ہوئی وہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ اس حویلی کا بٹورا ہو۔اچانک تیز گام ماسی خورشیدہ اس میں لگی۔

"سوری ماڈم سوری مشٹیک"

ابھی تک سوری، مسٹیک، نائس اور تھینکس پہ ہی عبور حاصل ہوا تھا اس لیے انہوں نے ملا کر ایک نامکمل سا جملہ بولا۔ تبھی چچا بوٹا موبائل پہ کسی سے بات کرتا دکھائی دیا۔

www.novelsclubb.com

"اویایا"

چچا بوٹا نے آہو آہو کی جگہ یایا کی گردان شروع کر دی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مائے انگلش از سو فاسٹ یو ناٹ کیچ مائے انگلش"

حماس اور دریہ کی باتیں اس کے کانوں میں پڑیں۔

کچھ وقت تک یہاں اسے تصور میں تائی اور روجا ویسٹرن پہنے چلتی پھرتی نہ دکھائی دیں اس لیے عینا نے دادا کے کمرے کی طرف دوڑ لگادی۔

تسی جے حویلی دینی سی دادا جی کسی پاکستانی نوں دیندے اے انگریز جانے کھیڑے راگ گاوے تے حویلی چے پرانی روحاں ہی تڑپ جان"

"پتر کھیڑا اپنا تے کھیڑا پرایا"

ملک صاحب نے شعر پڑھا۔

www.novelsclubb.com

جیہڑے باغ دا مالی نئیں

ربّ وی اوہدا والی نئیں

بھر یا ہو یا اے سوچاں نال

میرا کِھیسہ خالی نئیں

اک مکھڑے نوں تکیا کیہ

فرِمیں سُرت سنبھالی نئیں

روندی روندی ہسدی اے

ایہہ تصویر خیالی نئیں

فجر دے وچ ہنیرا اے

اجے اذان بلالی نئیں

ارشد منظور

www.novelsclubb.com

"میرے کول آئیڈیا اے میں کروں گی اس انڈیا پاکستان نوں اک"

عینا نے سرگوشی میں کہا۔

"زبردستی رشتے نئیں چلدے"

"سب چل پیندا دادا جی بس انگریزنوں نئیں دینی حویلی۔ملکاں دی کی عزت رہ جانی

"

"کیا دادا کو پٹی پڑھا رہی"

دادا گہری سوچ میں ڈوب گئے کہی انہوں نے جلد بازی میں غلط فیصلہ تو نہیں کر دیا ۔چوہدری کے ساتھ معاہدہ کرنے میں جلدی تو نہیں کر دی۔

"کہ عاریز کو جائیداد سے عاق کر دیں"

"ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں، ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

www.novelsclubb.com

عاریز نے فرضی کالر جھاڑے۔دادا کو گہری سوچ میں پائے اس نے عینا کو ہلایا۔

"آجاؤ انگریزی کی کلاس ہونے لگی تم بھی دو چار لفظ مجھ سے سیکھ لو"

"اویایا"

عینا نے قہقہ لگا کر کہا۔

"سوری مشٹیک"

عاریز نے ماسی خورشیدہ کی نکل اتاری۔۔

"بوٹا کدھر ہے صبح سے"

دادا نے ہوش میں اتے ساتھ ان سے استفسار کیا۔۔

"چچا بوٹا کی ماسی خورشیدہ کے ہاتھوں کلاس لگ رہی ہے"

اگر تم تاج بھی رکھ دو گے سر پہ حکمرانی کا

نہیں ہو گا مگر راضی کبھی بھی دل زنانی کا

میں تارے توڑ کر لایا تو وہ کہنے لگی

یہ وہ تارے نہیں جو شوہر لایا تھا فلانی کا

www.novelsclubb.com

دادا کی شاعری پہ عینا اور عاریز ہنسے۔۔

گھر میں گول دائرے میں گھر کے نوکر اور بچے جمع تھے۔

"انگریزی پڑھنے کا پہلا اصول منہ ٹیڑھا کرنا ہے۔کوئی اللہ کا بندا انہیں پکڑا سکتا آپ غلط انگریزی بول رہے"

سب نے سر ہلایا۔

"انگریز تیرا کھ نہ روے"

عینا نے منہ ہی منہ بڑبڑایا۔

"عینا بی بی ہم انگریز کو کھانے کا کیسے پوچھے گے"

www.novelsclubb.com

خورشیدہ نے وہ غلطی کی جو تاریخ میں پھر کبھی دوہرائی نہیں جانی تھی۔

"انگریز نہ ہو گیا کبھی تم نے مجھے پوچھا کھانے کا"

عینا نے گھورا۔

"باجی غصہ کیوں ہوتیں ہیں۔مجھے یاد آیا آپ فیل ہوئیں ہیں آپ بھی عاریز ملک سے سیکھ لیں بی بی۔"

"خورشیدہ اگر تم چاہتی ہو میں تمہارا سر نہ پھوڑوں تو چلی جاؤ"خورشیدہ دم دبا کر بھاگی۔

"ان سب کو تو میں انگریزی میں پاس ہو کر دکھاوں گی"

ایڈی وی کوئی توپ چیز نہیں۔عینا اور انگریزی کبھی ایک نہیں ہو سکتے تھے۔ کبھی سوتن کو بھی مل جل کر رہتے دیکھا ہے۔اس نے اپنے ذہن میں پلین ترتیب دیا۔ اس گھر میں جیسی صورتحال تھی سب سے آگے روجا کو بکری بنا کر ہی پیش کرنا تھا۔ ہمیشہ سے یہی ہوا تھا جب کسی کی قربانی دینی ہوتی تو انھیں اس سے بے وقوف کوئی نہ ملتا تھا۔

****

وہ مبارک گھڑی بھی آگئی۔ جس کا تھا انتظار وہ شاہکار آگیا۔

پینٹ شرٹ اور ایک بیگ کاندھوں میں ڈالے وہ گوری چمڑی کا مالک گورا۔

چوہدری ارتسام صرف رنگت سے ہی انگریز تھا باقی حلیہ ان کی سوچوں کے مطابق نہ تھا۔ وہ سب حیرت کی تصویر بنے اسے نظریں گاڑے دیکھ رہے تھے۔

"گڈ مارننگ"

چچا بوٹا آگے بڑھا تاکہ بیگ پکڑ سکے۔

"نہیں شکریہ"

www.novelsclubb.com

ارتسام نے چچا بوٹا کو روکا۔

"السلام علیکم"

اس نے سب کی جائزہ لیتی نظروں سے گھبرا کر سلام کیا۔سب کو یہی لگا کہ وہ اس لیے بچارا انگریزی نہیں بولا رہا کہ اسے لگتا انھیں نہیں آتی ہو گی۔

"چوہدری میشن ناٹ یو سپیک انگلش آئی ویل گیو یو انسر۔آل نو انگلش ویری ویل۔

"

"اویایا"

چچا بوٹا نے اضافی جملہ حماس کی تصدیق کرنے کو لگایا۔

ارتسام کا بے ہنگم سا قہقہ گونجا۔

"میں اردو اچھے سے بول لیتا ہوں"

www.novelsclubb.com

ان کی انگریزی سن کر وہ اچھے سے اندازہ لگا چکا تھا کہ ان پہ کتنا تشدد کیا گیا ہے۔ انگریزی کس قدر خبر کر کے انہوں نے سیکھی ہو گی۔اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا

۔

"تم واقعی انگریز ہو؟".

سب اس کے گرد کھڑے تھے۔ابھی وہ کوئی جواب دیتا کہ روجا نے حصہ ڈالا۔

"ارے نظر نہیں آرہا کیا انگریز ہی ہے وہ بھی پکا والا".

روجا نے اس کی سفید اور لال رنگت پر چوٹ کی۔

"انگریز ہوتا تو سر سے پیر تک چٹا سفید ہوتا نا۔اس کے بال تو بھورے ہیں".

عینا نے اپنی سائنس جھاڑی تھی۔

"عقل کی دشمنوں وہ انگریز ہے پھلبہری کا مریض نہیں کہ سر کے بال بھی سفید ہوں".

www.novelsclubb.com

عاریز نے قدرے عقلمندی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"ویسے نہ یہ انگریزوں کی خصلت کبھی نہیں بدل سکتی".

عینا نے دانت چباتے کہا اور وہ حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا جو ابھی اسے کسی نمونے کی طرح دیکھ رہی تھی اور اب اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"کیوں ویسے؟ تمہیں کیسے انگریزوں کی خصلت کا پتا؟ تم تو کبھی گجرانوالہ کے حدود سے باہر نہیں نکلی پھر کہاں سے پتا لگا؟".

عاریز نے بولتے ہوئے اسے گھوری سے نوازا۔

"کہیں یہ ہمارے بغیر تو نہیں چلی گئی تھی؟ ہائے منحوس تو میرے بغیر انگریز دیکھ آئی؟".

روجا نے روہانسی ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ڈنگروں! ستر سال پہلے انگریز برصغیر آئے تھے اور جب گئے تو ملک کو دو حصوں میں بانٹ گئے تھے اور اس کو دیکھو یہ بھی تو وہی کرنے آیا ہے نا ہمیں بانٹنے".

عینا کی آواز نم ہوئی تھی۔ایک دم اداسی سے پھیل گئی تھی۔ارتسام نے غور سے اس عجیب وغریب پرزے کو دیکھا تھا۔جو نجانے کیوں اسے کچا چبانے کے در پہ تھی۔

عینا نے جلدی سے ہشاش بشاش لہجے میں اگلا سوال دغا۔

"دیکھ لو کہی تم لوگوں کا انگریز انگلینڈ سے ہی آیا ہے یہ ناں ہو ملیر سے آیا ہو"

عینا نے چبا چبا کر روجا کے کان میں کہا۔

"میں انگلینڈ سے ہی آیا ہوں ملیر میں شاید آپ کے رشتے دار رہتے ہو اس لیے وہاں کا آپ کو بہتر اندازہ ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

"رشتے داری وی اسی ویکھ کے رکھدے تسی کی جانو"

نجانے یہ لڑائی آگے جا کر کیا ہنگامہ کرنے والی تھی۔عینا نے اتنا تو سوچ لیا تھا یہ ملیر کا انگریز اس گھر میں زیادہ دیر ٹکے گا نہیں اس لیے اسے انگریزی سے اتحاد ہی کیوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہ کرنا پڑے وہ کر گزرے گی۔ لیکن اس ملیر کے انگریز کو تو اس کے رشتے داروں کے پاس بھیج کر رہے گی۔

EPISODE 04

"عاریز میرے ویرا ایس چٹی چمڑی نوں بوہتا منہ نہیں لانا! تے ہن غسل خانے دے بہانے سٹور روم چے پیج دینا اے".

عینا نے مسکراتے ہوئے عاریز کو ٹھیٹھ پنجابی میں کہا۔ ارتسام کے ایکسپریشن نہیں بدلے تھے۔ عینا نے سوچا کہ کچھ حد ارد و تو ٹھیک ہے لیکن پنجابی اس انگریز کے بچے کو کونسا سمجھ آتی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"آہو! سٹور روم کا کچرا دیکھ کر خود ہی یہ پلیوشن پلیوشن کرتا بھاگ جائے گا".

عاریز نے بھی پنجابی میں کہا۔ ارتسام بھی انہیں مسلسل مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

"مائی ڈاٹر! گو اینڈ واش یور شکل۔آئی کم ود ٹی".

عظمیٰ بیگم روانی سے کہا۔جیسے یہ الفاظ وہ روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتی ہوں۔

"اوکے انٹی آئی ول".

ارتسام مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"واش روم؟".

اس نے کھڑے ہو کر کہا۔تو عاریز بولا۔

"ان رائٹ ہینڈ فٹ".

اس کا اشارہ دائیں جانب تھا۔

"اوکے"۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارتسام اس طرف چلا گیا۔اور سارا بچہ گینگ اس کے پیچھے چلا گیا۔لیکن اندر جا کر دیکھا تو سٹور روم کا دروازہ بند ہی تھا اور وہاں ارتسام تھا ہی نہیں نا ہی اس کے آنے کا نام و نشان تھا۔

سٹور میں عظمیٰ بیگم کے جہیز کا سامان پڑا تھا جو اب گل سڑ گیا تھا اور اس کی سمیل باہر تک آتی تھی۔عینا نے دروازہ کھولا اور سب ناک بند کر کے اندر چلے گئے۔جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے بدبو نے ان پر حملہ کیا۔

"اخخخخخخخ".

سب نے دوپٹے منہ پر رکھے تھے۔عاریز نے جلدی سے روجا کے دوپٹے کا ایک کونہ ناک پر رکھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے انگریز! یو یو وئیر یو؟".

حماس نے بمشکل منہ سے رومال ہٹایا اور بولا۔

"کیاہوا آپ سب یہاں؟".

ابھی وہ وہیں کھڑے تھے کہ اچانک ایک آواز آئی۔دروازے کے باہر ارتسام کھڑا تھا۔اسے وہاں دیکھ سب حیران ہوئے۔

"لگتاہے آپ سب غلط جگہ آ گئے".

مسکرا کر کہتااس نے سب کو باہر آنے کااشارہ کیا تھا۔اور منہ بنائے سب کے سب باہر آنے لگے۔سب سے آخر پر عینا باہر آئی توارتسام نے ہاتھ سے اس کاراستہ روکا ۔اوراس کے قریب ہوا۔اسے قریب آتادیکھ عینا کا منہ کھلا کا کھلارہ گیا۔

"تسی انگریزدی انگریزی نئ سمجدھے !پرانگریز توہانوں چنگی طرح سمجھدااے".

www.novelsclubb.com

اس کے کان میں سرگوشی کرتاوہ باہر چلا گیاتاکہ دادا جی سے مل سکے۔باہر آنے کے بعد چچا بوٹا کے ہمراہ ارتسام نے دادا کے کمرے کارخ کیا۔وہ انھیں کی خاطر تو یہاں آیا تھا۔

"آپ مجھے چھوڑ کر چلیں جائیں میں مل لوں گا۔"

"شیور شیور"

دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔وہ خاصا ان کی انگریزی سے پریشان ہو چکا تھا۔

نجانے یہ لوگ کیوں دوسروں کی خاطر اپنی روایات بھول جاتے ہیں۔اپنے اصل کو کبھی بھولنا نہیں چاہیے۔خود کو مشکل میں ڈال لیتے ہیں۔دادا نے خوش دلی سے آگے بڑھ کر انھیں گلے لگایا۔۔

"پتر آگیا ہے۔کوئی مشکل تو پیش نہیں آئی"

دادا نے حال چال پوچھا۔ان کے جگری دوست کا اکلوتا پوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں دادا جی کوئی مشکل پیش نہیں آئی چوہدری صاحب آپ کو بہت یاد کرتے ہیں

"

ملک صاحب ہنس دیے۔پرانی پر خلوص یاری تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دادا خیریت ہے آپ نے یہ حویلی بیچنے کا کیسے سوچا؟"

وہ اپنے دادا کے کہنے پہ آتو گیا تھا لیکن اسے دیکھ کر اچھا خاصا اندازہ ہو گیا تھا کہ مسلہ گھمبیر ہے۔دادا اسے کیا بتاتے اس لیے انہوں نے باتیں پھیر دی۔

"چل چھوڑ پتر تو بتا ہمارے گھر کے لوگ کیسے لگے"

سمجھ تو ارتسام بھی گیا تھا کہ وہ اس متعلق ابھی بات نہیں کرنا چاہتے۔۔اس لیے اس نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کو بات کو مذاق کا رنگ دیا۔

"سچ بتاؤں"

ارتسام نے قریب ہوتے ہوئے رازداری سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے پتا ہے تیرے آنے سے پہلے یہ لوگ انگریزی سیکھنے کی تیاریوں میں لگے تھے کچھ کیا تو نہیں"

"نہیں باقی سب تو بہت اچھے لیکن آپ کی پوتی بہت تیکھی ہے۔"اقبال ایلیاء کا قہقہہ گونجا۔

"اسے انگریزی سے اور انگریزوں سے خدا واسطے کا بیر ہے۔پتر تیرا قصور یہ ہے کہ ان کے مطابق تو انگریز ہے۔اسی وجہ سے وہ تیکھی بنی ہوئی ہے۔لیکن دل کی بہت اچھی ہے۔"

ارتسام نے سر ہلایا۔ملک صاحب اپنی پوتی کی حمایت میں بولے اگر وہ ارتسام کو اپنی پوتی کے رزلٹ کی کارکردگی بھی بتادیتے تو شاید ارتسام مزید تفصیل سے سمجھ جاتا۔

"آپ پلیز سب سے کہے وہ میرے سامنے انگریزی نہ بولیں"

ارتسام نے معصومیت سے التجاء کی۔نہیں تو کچھ دن تک اس نے بھی یایا شیور شیور کرنے لگ جانا ہے۔

"میں انھیں سمجھاؤں گا۔لیکن اس سے پہلے تو آجا تجھے تیرا کمرہ دکھادوں"

دادا کے کہنے پہ ان کے پیچھے چل دیا۔

.....

"چلو بچّو آؤ سب کھانا کھالو"۔

ہما بیگم کی آواز پر سب بچے کمروں سے نکل آئے۔ارتسام بھی فریش ہو کر آ گیا۔ خورشیدہ نے سلاد میز پر رکھا۔تینوں بہوویں کچھ میں کھانا تیار کر رہی تھیں۔سب مرد ڈیرے پر تھے۔اور یہی وہ موقع تھا جو بچوں کو ملا اور وہ ارتسام کو گھیر کر بیٹھ گئے ۔ارتسام نے اپنے آگے پڑی پلیٹ میں سلاد نکالا اور ایک کھیرا منہ میں ڈالا۔سب لوگ اسے کھاتے دیکھ رہے تھے لیکن وہ بھی ایک کے بعد دوسرا کھیرا منہ میں ڈالتا رہا۔ابھی دو تین ٹکڑے ہی کھائے تھے کہ عینا بولی۔

"ارے ارے بس کرو سارا آج ہی کھاؤ گے کیا؟".

عینا کے ایسے کہنے پر اس کا منہ میں جاتا ہاتھ رکا۔

"مجھ سے بات کر رہی ہیں آپ؟".

اس نے حیرت سے عینا کو دیکھا۔

"ہاں تو اور کوئی نظر آ رہا ہے کھاتا ہوا؟".

عینا نے ناگواری سے کہا۔

"تو ابھی اتنا ہی کیوں؟ باقی جب کھائیں گے؟".

ارتسام نے آگے بات بڑھائی۔

"کب نہیں بھئی! پورا ایک مہینہ تک یہی کھائیں گے".

اب کی دفعہ عاریز بولا۔ تو ارتسام کی آنکھیں باہر کو آئی۔

www.novelsclubb.com

"بلکہ جتنا تم کھا چکے ہو یہ بھی دو تین دن کا تھا وہ تو مہمان ہو اس لیے نہیں روکا".

عینا نے عاریز کی بات کی تصدیق کی۔

"تو یہ پورا مہینہ چلے گا؟".

ارتسام نے حیرت سے اس پلیٹ کو دیکھا۔

"نہیں اب تو دس بارہ دن کی چلے گا کیونکہ پچھلے دو ہفتے سے چل رہا ہے اب تو ختم ہونے والا ہے".

عینا نے لاپرواہی سے کہا تو ارتسام نے منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"لیکن اسے پورا مہینہ چلانے کی وجہ؟".

وہ ابھی بھی اسی بات میں اٹکا تھا۔

"بھئی تم ٹھہرے انگریزی بابو! تمہیں کیا پاکستان کی مہنگائی کا نہیں پتا؟ ہم لوگ تو روز ایک ٹکڑا کھیرا، ایک ٹکڑا گاجر، آدھی روٹی اور ایک چمچ رائتہ کھاتے ہیں۔

پورے مہینے بعد چاول ملتے ہیں۔ اور آج تمہارے اعزاز میں گھر میں اچھا کھانا بن رہا

ہے اس لیے دیکھا جتنا عام انسان کھاتے ہیں سب اس سے دوگنا کھائیں گے۔کیونکہ ایک ہی دن کی تو بہار ہے کل سے تم بھی ہمارے جتنا ہی کھاؤ گے".

عینا نے تفصیل سے اسے ڈرایا جو اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"اوہ اتنی مہنگائی ہو گئی ہے".

ارتسام نے آنکھیں سکیڑی۔

"یایا..."۔

چاچا بوٹا نے ادھوری بات ہی سنی تھی اور ہاں میں ہاں ملائی۔

"چلیں بھابھی چنڈا۔۔۔۔۔".

www.novelsclubb.com

نبیلہ بیگم نے روٹیاں لاتے ہوئے عظمیٰ بیگم کو پکارا چاہا تھا۔اور منہ سے نکلنے والے لفظ کو وہیں روکا کیونکہ سب باجماعت انہیں دیکھ رہے تھے۔

"بھابھی چندا...ہاں بھابھی چندا۔۔۔سالن کے ساتھ پانی بھی لے آیئے گا".

نبیلہ بیگم نے ہنستے ہوئے تھے۔

"آنٹی کا نام تو عظمیٰ ہے نا".

ارتسام نے انہیں پزل کیا تھا۔

"وہ کیا ہے نا امی کو چاچی سے بہت محبت ہے۔دونوں بالکل بہنوں کی طرح ہیں اور امی کو چاچی سے حسین کوئی لگتا ہی نہیں اس لیے امی چاچی عظمیٰ ہو پیار سے چندا کہتی ہیں".

عاریز نے جلدی سے بات کو رکی۔

"یایا۔۔۔".

www.novelsclubb.com

پانی لاتی خورشیدہ نے جلدی سے ہامی بھری۔اور عینا نے اسے گھوری کروائی۔اس سے پہلے کے کوئی کچھ اور کہتا سب مرد آچکے تھے۔اور سب نے کھانا کھانا شروع کیا۔۔ارتسام سب کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔اس کے سامنے جنگلیوں کی طرح کھاتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینا تھی جو واقعی صدیوں کے بھوکے کی طرح کھا رہی تھی۔ لیکن وہاں ارتسام کے علاوہ بھی دو نظریں تھیں جو عینا کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔

EPISODE 5

"داداجان کل میں سوچ رہا ہوں کھیتوں پر جاؤں".

کھانے کی میز پر ارتسام نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ تو سب بچوں نے ایک دوسرے کو کن اکھیوں سے دیکھا۔

"ضرور کیوں نہیں! کمیل کو ساتھ لے جاؤ ہو اچھے سے سب دکھا دے گا۔ بلکہ جو سمجھ نہیں آئے گا وہ بھی سمجھا دے گا".

www.novelsclubb.com

داداجان نے بخوشی اجازت دی۔ اور کھانے کے بعد سب اپنے کمرے میں چلے گئے

۔

"تم نے اسے دیکھا تھا آج ہنسی مذاق کرتی وہ کتنی اچھی لگ رہی تھی؟".

ایک نفس نے دوسرے کو مخاطب کیا تھا اور ساتھ ہی الماری کھولی تھی۔الماری کھلتے ہی کمرے کا منظر بدل گیا تھا۔وہاں کر طرف عینا کی ہی تصویریں تھیں۔ایک حصے میں وہ مسکراتی ہوئی بیٹھی تھی۔کسی جگہ وہ کھیل رہی تھی اور کہیں فیل ہونے کے بعد منہ بنا کر بیٹھی تھی۔اس کے علاوہ وہاں وہ ہر چیز تھی جو عینا کے استعمال میں تھی۔عینا کا پرانا ٹوٹا ہوا ہیئر برش،عینا کی سیفٹی پنز،عینا کی گڑیا،عینا کا دوپٹہ اور ایسی بہت سی چیزیں جو اس کے استعمال میں تھیں۔اگر کوئی پہلی نظر میں دیکھتا تو وہ سمجھتا کہ یہ کمرہ عینا کا ہے۔لیکن یہاں رہنے والا شخص عینا کا دیوانہ تھا جو اس کی حرکت پر جان دینے کو تیار تھا۔اس سے بے تحاشہ محبت کا دعویدار وہ عینا کے لیے ہر حد سے گزرنے کی اہلیت رکھتا تھا۔

"تجھے اس سے محبت کرنا بہت آسان لگتا ہے کیا؟"؟

مقابل نے سوال کیا تھا۔

"وہ محبت ہی کیا جو آسان ہو۔تم نے سنا نہیں۔

عشق وہ کھیل نہیں جو بچے کھیلیں

جان نکل جاتی ہے صدمات سہتے سہتے

میں بھی اس محبت اور اس کی قربانیوں سے نہیں ڈرتا!".

آنکھوں میں جنون لیے اس نے عینا کی تصویر پر بے تابی سے ہاتھ پھیرا تھا۔اور اس کا ہمراہی اسے تاسف سے دیکھتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم جا رہے ہو؟"۔

ناشتے کے بعد ارتسام تیار ہو کر لاونج میں کھڑا تھا جب عینا اس کے پاس آئی۔

"ہاں جارہا ہوں".

ارتسام نے ایک لمحے کو موبائل پر سے نظر اٹھائی۔

"سچ میں جارہے ہو؟". قدرے معصومیت سے دوبارہ سوال کیا گیا.

"اونچا سنتی ہو کیا؟"۔

ارتسام نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

"ارے بھئی مجھے کیا تمہارے لیے ہی کہہ رہی تھی".

عینا نے انجان لہجے میں کہا اور اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"میرے لیے کیوں؟".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارتسام نے حیرت سے اس تیکھی مرچی کو دیکھا تھا جو اس سے خار کھاتی تھی۔ لیکن اب بڑی ہمدرد بنی اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"تمہیں باہر نہیں جانا چاہیے نا".

عینا نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

"کیوں میں باپردہ خاتون ہوں؟".

ارتسام نے اپنے آپ کو اوپر سے نیچے دیکھا۔اور پھر بولا۔

"ارے نہیں مطلب یہ جگہ تمہارے لیے نہیں ہیں تم باہر نہیں گھوم سکتے کیونکہ...".

www.novelsclubb.com

عینا نے بات اُدھوری چھوڑی تھی۔

"کیوں بھئی میں کوئی نواز شریف ہوں جو باہر نہیں گھوم سکتا؟ گھوما تو لوگ چور چور کہہ کر میرے ضمیر کو مار دیں گے".

ارتسام نے عینا کو ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو۔

"ہاہاہا! غلط بات اگر تم نواز شریف ہوتے تو ضمیر کیسے ہوتا۔ پاگل".

وہ اسے واقعی میں ایسے گھور رہی تھی جیسے وہ پاگل ہو۔

"اچھا خیر اب مجھے جانا ہے دیر ہو رہی ہے تن بتاؤ جلدی".

ارتسام نے کھڑے ہو کر اپنے کپڑے ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پاکستان کے حالات تھوڑی پتا ہیں۔ یہاں تو اتنی دہشت گردی ہے کہ لوگ گھروں سے باہر نہیں نکل پاتے۔ گھر سے باہر جائیں تو گولی مار دی جاتی ہے".

عینا نے تڑپ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"مارشل لاء لگا ہے کیا؟".

ارتسام نے رازداری سے پوچھا۔

"ارے نہیں! یہاں کے حالات ایسے ہیں۔ ہمیں تو کئی سال ہو گئے گھر سے باہر نکلے۔اب تو یاد بھی نہیں کہ فصلیں کیسی ہوتی ہیں".

عینا نے آنکھیں نم کی تھیں۔اور ارتسام آنکھیں پھاڑے اس کی اداکاری دیکھ رہا تھا

۔

"اور جسے جانا ہوتا ہے وہ بلٹ پروف کمبل لے کر جاتا ہے زیادہ امیر ہو دھماکہ پروف رضائی اوڑھ لیتا ہے۔ لیکن تمہیں تو پتا ہے نہ کہ ہمارے حالات کیسے ہیں تو اب باہر جانا ممکن نہیں".

عینا نے اپنی بات کی مزید وضاحت دی تھی۔

"اہمم! اگر ایسا ہے تو شاید آپ پھر کسی بہادر اور نڈر مرد کے ساتھ کبھی باہر نہیں گئیں عینا جی۔اگر جاتیں تو یہ شکایت نہ ہوتی آپ کو".

وہ ذو معنی انداز میں کہتا اس کے قریب ہوا تو وہ فوراً سا بھاگ گئی۔ارتسام کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"کام بنا کیا؟."

سب لوگ عینا کا میٹنگ روم میں انتظار کر رہے تھے جب وہ منہ لٹکائے اندر داخل ہوئی۔

"کہاں یار وہ تو چلا گیا ہے".

عینا نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیا وہ چلا گیا؟".

عاریز نے تیزی سے کہا۔

"ہاں تو اور نظر آ رہا ہے ادھر؟ میری جیب میں ہے انگریز لے لو".

عینا جو پہلے ہی تپی ہوئی تھی تڑخ کر بولی۔

"ارے وہ چلا گیا ہے تو ہم یہاں کیوں ہیں؟." عاریز نے کہا۔

"کھیتوں پر گیا ہے قبرستان نہیں جو پیچھے جنازہ پڑھنے جانا تھا".

عینا نے کلس کر کہا تو روجانے منہ میں ہی استغفار پڑھا۔

"میرا مطلب ہے کہ وہ کھیتوں میں گیا ہے تو ہمیں بھی جانا چاہیے نا تاکہ اسے سبق سکھا سکیں".

عاریز نے کہا تو سب نے ہاں میں ہاں ملائی۔

"چلو پڑھ ڈرائیور سے کہو گاڑی نکالے".

www.novelsclubb.com

عینا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور سب باہر جو چلے گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے آ بھی جاؤ عینا! موٹی سانڈ کہیں کی ٹائم کے ٹائم کچن میں گھس جاتی ہو".

سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے لیکن عینا کچن میں گھسی ہوئی تھی.

"عینا باجی کو بھی بھوک بڑھ غلط ٹائم پر لگتی ہے"۔

دریہ نے بھی اپنا حصہ ّڈالا۔

"ہی از آل ویز فوڈی".

حماس نے بھی بے زاری کہا۔

"اوہ انگریزوں کے جانشین! نہیں ہے وہ انگریزی کے ادھر جو تم انگریزی کی آتما رول رہے ہو".

www.novelsclubb.com

عاریز نے اسے گھورا تھا۔

"ان دونوں بہن بھائیوں نے انگریزوں سے بدلہ لینے کا ٹھیکا اٹھایا ہوا ہے".

روجا نے بھی عاریز کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

"آئی ایم جسٹ پرفارمنگ"۔

حماس نے دلیل دی تھی جب عینا گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھی۔

"ہزار دفعہ منع کیا ہے کہ انگریزی نہ بولا کرو حماس دماغ گھوم جاتا ہے میرا۔مان لیا کہ لائق فائق ہو لیکن اپنی زبان مت بھولو".

عینا نے اسے جھاڑا۔تو روجا اور عاریز کا باجماعت قہقہہ گونجا تھا۔

"آہو اتنا تمہارا بھائی ایکون مسک".

روجا نے اتنا ہی کہا تھا کہ عاریز نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔اور وہ بھیم کی سینا مطلب عینا کی سینا اپنے مشن کو نکل پڑی۔

"وہ دیکھو وہ رہا انگریز"۔

سب لوگ چھپ کر اسے دیکھ رہے تھے جو بھینسوں کے باڑے کا جائزہ لے رہا تھا۔

"کیا کریں اس کا؟".

عاریز نے سوچتے ہوئے کہا۔ تو عینا نے اس کی آنکھوں کے سامنے کیلے کے چھلکے لہرائے جسے دیکھتے ہی سب سمجھ گیے کہ وہ کیا کر رہی تھی۔

"پر رینا ہم کریں گے کیا اس کا؟".

عاریز نے پوچھا۔ تو عینا نے وہاں پڑے گوبر کے ڈھیر کی طرف اشارہ کیا۔ سب کے چہروں پر شرارتی مسکراہٹ آئی تھی۔

"چلو اب ہم بھی ذرا بھینسیں دیکھ لیں اپنی".

www.novelsclubb.com

عینا نے کہا تو سب اس کے پیچھے چل دیے۔

"آپ سب یہاں؟".

انہیں باجماعت آتا دیکھ کر ارتسام بولا۔

"یس یس آئی مس مائی مج".

حماس نے ایک بھینس جو پیار کرتے ہوئے کہا۔تو ارتسام نے اسے گھورا۔

"یہ بھینس اور حماس کا بہت پرانا رشتہ ہے اس لیے حماس اس سے ہر ہفتے ملنے آتا ہے"۔

عاریز نے تفصیل بتائی تو ارتسام نے حیرت سے دبلے پتلے حماس اور اس چارہ کھاتہ بھینس کو دیکھا۔

"میرا مطلب کہ جب حماس چھوٹا تھا تو وہ اسی بھینس کا دودھ پیتا ہے اس لیے یہ بھینس اس کی ماں جیسی ہے اس لیے وہ بس پیار کر رہا ہے".

www.novelsclubb.com

عاریز نے مزید کہا تو اب کی دفعہ عینا کی بھی آنکھیں باہر کو نکلی تھیں۔

"والدہ ماجدہ!".

عینا پہلے بھینس کو اور پھر عاریز کو دیکھ کر منہ میں بڑبڑائی تھی۔

"وہ اس طرف والی بھینسیں بھی دیکھو نا".

عینا نے یہ کہہ کر زمین پر چھلکے پھینکے تھے اور عاریز کو آنکھ ماری تھی۔

"ہاں بالکل دیکھوں گا! عاریز چلو تم بھی دیکھو لو تمہیں بھی تو ان کی یاد آئے گی نا بعد میں".

ارتسام نے کہہ کر عاریز کو ساتھ لیا اور عاریز جو چلنے کو تیار نہیں تھا اس کا پاؤں اس چھلکے پر پڑا اور پھر وہ دھڑام سے اس ڈھیر میں جا کر گرا۔ اس کے بعد وہاں ایسی خاموشی چھائی نہ گویا چراغوں میں روشنی نہ رہی۔

---

www.novelsclubb.com

عظمیٰ بیگم نے تین دن سے لڑائی نہیں کی تھی جس کی وجہ سے ان کے پیٹ میں زور کا درد اٹھا رہا تھا۔ نبیلہ بیگم کا حال بھی مختلف نہ تھا اتنے دن سب کے سامنے مسکرا مسکرا کر بات کرتے ان کا بی پی ہی لو ہو گیا تھا۔

"سن"

نہایت بد تمیزی سے کچن میں آتے ہی انہوں نے پرانے انداز میں عظمی بیگم کو مخاطب کیا۔ عظمی بیگم کی جیسے مراد بر آئی۔

"ہاں سنا کیا مڑوڑا ٹھ رہے تھے"

عظمیٰ بیگم جو برتنوں کو صابن لگا رہیں تھیں زور سے سینک میں پٹخا۔

"میں تجھے کھانے کا پوچھنے آئی تھی لیکن تم تو لڑائی کے موڈ میں لگ رہی ہو۔"

بات کو طول دیتے لڑائی جانب لے گئی ویسے بھی انگریز گھر سے باہر تھا نوکر بھی تین دن بعد حویلی میں لڑائی دیکھ رہے تھے۔ سب کے دلوں کو سکون سا ملا کہ معمول میں ملکوں کا خاندان آ رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تجھے تو لگتا ہے میں ہی لڑاکی ہوں تم لوگ جی ادب کر کے لکھنؤ کے خاندان کے چشم وچراغ ہو ناں"

"میرے خاندان تک پہنچ گئی"

دونوں قریب ہوئی بس ایک اور فقرہ اور ایک دوسرے کے بال پکڑ لینے تھے کہ خورشیدہ ہانپتی ہوئی کودی۔

"شیور بیگم ویری کول سٹائل آف جیھی"

خورشیدہ کا اشارہ کچن کے دروازے پہ کھڑے ارتسام کی طرف تھا۔

"مائے ڈارلنگ لٹس میک ککڑی اینڈ لونے چاول"

عاریز اور روجا سمیت باقی پلٹون کا سانس جو سوکھا ہوا تھا تھا وہ بحال ہوا شکر اتنا جلدی بھانڈا نہیں پھوٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

عیناہیٹ انگریز

قسط اپلوڈ 6

بقلم عائشہ آرائیں اینڈ کشف فاطمہ۔

عینا کے پورے گینگ نے ناک پہ ہاتھ رکھا ہوا تھا وہ انگریز تو ان کی سوچ سے بھی زیادہ چالاک نکلا تھا۔

"اس گوبر کو صاف کرا تنا ہی پھنے خان بنا ہوا تھا"

عینا نے اسے اچھا خاصا جھڑکا جیتنا وہ اس کا مذاق بنانے کی کوشش کرتے الٹا ان کا مذاق بن جاتا۔

"مجھے انگریز سے پوچھنا پڑے گا وہ کون سی بھینس کا دودھ پیتا ہے"

"پھر ہم کیا کرے گے"

www.novelsclubb.com

"اس بھینس کو چرا لیں گے"

حماس نے منہ کھول کر اپنی باجی کو دیکھا۔

"ملکاں دی کڑی ہن چوری کروں"

ارتسام دروازے سے ٹیک لگائے آرام سے بولا۔

"ملکاں دی کڑی جووی کرے لیکن چوہدری دامنڈاایداگل ناں سنے"

اس نے جن بھن کر کہا۔

"ارتسام بھائی یووانٹ کمپنی آف جینس پیپل"

اس کا تلفظ توانتہائی خراب تھا لیکن ارتسام بھی آکر بیٹھ گیا۔

"مینوں تے نیندا ندی"

عینا نے ایسے ہی جمائی لی۔ جاتے جاتے حماس کو چٹکی کاٹنا تو بالکل نہیں بھولی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

وہ فون کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتا چوہدری صاحب سے باتوں میں مصروف تھا۔ ویسے تو ملک فیملی نے اسے گھر کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی اس کی خوب خدمت کر رہے تھے۔ ان کی انگریزی کے جوہر بھی دیکھ ہی رہا تھا۔

"دادا یہاں سب بہت اچھے ہیں"

دوسری جانب کے پوچھے گئے سوال پہ ارتسام نے حامی بھرتے ہوئے تعریف کی۔ کان لگا کر سنتی عینا کے دل میں ٹھنڈک سی پڑ گئی۔

"نہیں دادا ابھی زمینیں سہی سے ٹھیک نہیں سکا۔اکیلے مجھے یہاں اندازہ نہیں"

عینا کے کان کھڑے ہوئے اور جیسے ہی ارتسام بات کرتا مڑا عینا کو دن میں تارے دکھ گئے۔اپنے ماتھے کو مسلتی اس بیل نما انگریز کو دیکھ رہی تھی۔۔

"تم میری باتیں سن رہی تھی" ارتسام نے جلدی سے کال کاٹتے ہوئے اسے گھورا

۔

www.novelsclubb.com

"ملکاں دے آں کم نئیں۔میں تو واک کر رہی تھی اندھیرے میں تم نظر ہی نہیں آئے"

دانت نکالتے اس نے جملہ مکمل کیا۔

"ملکاں دی نظر کمزور اے "دن کی روشنی میں اسے دکھائی نہ دیا۔

"اوہو میں بھی ناں کیا سے کیا بولتی رہتی ہوں"

ماتھے پہ ہاتھ ہوئے مڑی۔

"رکو"

"تم فارغ ہو"

"چوبیس گھنٹے میری یہی جاب ہے ویلے رہنا"

"بہت مشکل نوکری ہے ملکاں دی کڑی دی"

وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا افسوس سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"کام بتاو "عینا گھوری نوازتی دل ہی دل میں شکر کر رہی تھی کہ انگریزی نہیں بولتا یہ ملیر کا انگریز ورنہ تو اس سے لڑائی کرنا مشکل ہو جاتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے گاؤں گھومنا ہے زمینوں کا جائزہ لینا ہے کچھ تو میرے ساتھ چلو گی"

عینا نے حیرت سے اسے دیکھا۔اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا تھا دشمن کے ساتھ وقت گزار کر وہ اس کی دشمنی جان سکتی تھی۔

"ہاں چلو"

وہ آگے بڑھتی گاڑیوں کی جانب جانے لگی۔

"ایسے ہی جاؤ گی"

اشارہ اس کے مفرل کی طرف تھا اس نے تو سنا تھا ملکوں کے ہاں بڑا پردہ ہے۔

"نہیں ٹینٹ لپیٹ لوں تم بھی سر پہ ٹوپی رکھ لو تبلیغ کو چلتے ہیں تم مجھے جی بہن کہنا اور میں بڑے بھیا کہوں گی"

www.novelsclubb.com

اس نے نقشہ کھینچا۔

"چلو چلو" وہ سر ہلاتا آگے بڑھا۔

"رکو"

"اب کون ہے یار کھڑے ٹیڈ چے مروڑا ٹھ دے"

ارتسام نے ہنسی دبائی۔

"بتاؤ میں تمہیں" ہما بیگم نے جیسے ہی چپل کی طرف ہاتھ کیا عینا بھاگی۔

"بیٹا تم اس پاگل ساتھ کبھی نہ جانا اس سے وفادار تو ہمارے گھر کا کتا ہے۔ تم کمیل کے ساتھ چلے جاؤ وہ آرہا ہے بس" بے شک ٹھیک ہی کہتے ہیں اپنے بچے کو ماں سے اچھا کون جان سکتا ہے۔

****

www.novelsclubb.com

روجا کی آنلائن کلاس چل رہی تھی نجانے یہ ایکسٹرا کلاس پروفیسر اتوار کیوں رکھ لیتے ہیں۔ جب کبھی ایسا ہوتا تو کلاس لیتے بھی روجا جیسے لوگ ہی تھے۔ ویسے تو عاریز بھی اس کے ساتھ ہی پڑھتا تھا لیکن اس نے کبھی فیزیکل کلاس نہیں لی

آنلائن کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اس نے لاونج میں لیب ٹاپ اوپن کیا اور پوری طرح غرق تھی کہ خورشیدہ کی چٹنی کوٹنے کی آواز نے خلل ڈالا۔

"خورشیدہ تم نے اسی وقت چٹنی کوٹنی تھی"

خورشیدہ بھی بوٹے سے لڑائی کے بعد تپی ہوئی تھی آج تو ڈائریکٹ بوٹے کو گالیاں پنجابی میں ہی دے رہی تھی۔

"تو آپ کے پروفیسر نے بھی اس وقت ہی کلاس لینی تھی"

تڑخ کے جواب دیتی اور زور سے کوٹنے لگی کہ مجبوراروجا کو بوریا بستر ا اٹھانا پڑا۔

"سن روجا سر جب اسٹینڈس لیں تو مجھے بلا لینا کہہ دے گے ایک جگہ سے ہی جوائن کیا تھا"

www.novelsclubb.com

عاریز کی بات پہ دل تو نہ کیا لیکن پھر نرم پڑتی سر ہلا گئی۔

اللہ اللہ کرتے ڈیڑھ گھنٹہ ختم ہوا اور حاضری لگنے لگی۔

"عاریز"

سر اشفاق نے نام پکارا۔

روجا اسے کئی آوازیں لگا چکی تھی۔

"روجا کیا عاریز نہیں آیا"

اب سر روجا سے پوچھنے لگے۔

"سر...."اس نے جان بوجھ کر منہ کھولا کہ ایسے لگے جیسے اس کی آواز کٹ گئی ہے۔

"روجا بچے آپ کو میری آواز آرہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں"

اس نے پھر سے منہ کھولا لیکن اس وقت بھلا ہو عاریز کا جو حاضر ہوا۔

"ہاں سر جوانی پھر نہیں آنی نے شروع کر دی حاضری"

وہی بھانڈا پھوٹ گیا روجا تو شرمندہ ہو کر رونے والی ہو گئی تھی۔

"عاریز مستقبل کے وزیر اعظم آپ نے کیسے یہ اعزاز بخشا اپنا دیدار کروا دیا۔"

عاریز اتنی بے عزتی تو محسوس نہیں کرتا تھا لیکن البتہ روجا کا منہ رونے والا بنا ہوا تھا۔

"روجا بچے مجھے آپ سے امید نہیں تھی"

اس کے بعد روجا نے وہ مینا برسانا شروع کیا۔

"ملکاں دی کی عزت رے جاؤں"

روتے ہوئے اس نے عینا کا جملہ کوٹ کیا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی حرف نہیں آئے گا یہی تو ملکوں کی شان ہے"

اس نے ماحول ہلکا پھلکا کرنا چاہا۔

"نکل جاؤ تم عاریز یہ بنٹے جیسی آنکھوں کو نکال کر میں بنٹے کھیلوں اس سے پہلے نکل جاؤ"

دھکادے کر کمرے سے نکالتی وہ دروازہ منہ مار چکی تھی۔

"اللہ اللہ آج کل دے بچے"

عاریز نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

****

"آجائیں سب لوگ کھانا لگ گیا ہے".

وہ رات کا وقت تھا جب سب لوگ کھانا کھانے آچکے تھے۔سب کی ہلکی پھلکی گپ شپ سی چل رہی تھی۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اس زمین پر کچھ نئ چیزیں لانچ کروں".

ارتسام نے دادا جی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہیں جی لانچ؟ یہ تے ڈنر دا ٹیم اے! ایس ویلے تے ڈنر نئی ہوندا؟".

عظمیٰ بیگم نے جلدی سے کہا۔ تو سب نے انہیں گھورا۔

"چلو لانچ ایک کرنا اے تے میں لے آندی اں".

یہ کہہ کر وہ میز سے اٹھنے لگیں کہ کچن میں جائیں۔

"نہیں نہیں چاچی میرا وہ مطلب نہیں تھا".

ارتسام جلدی سے بولا.

"تائی کی انہیں آپ کے ہاتھ کی وہ سپیشل ڈش کھانی ہے کل افطاری میں بس وہی کہہ رہے ہیں".

www.novelsclubb.com

عینا نے شرارت سے ارتسام کو دیکھتے ہوئے کہا تو ہما بیگم نے عینا کو چٹکی کاٹی۔ اور وہ بھی کھانے کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"ہاتھ دھو کر آجائیں سب چائے بناتی ہوں میں".

سب کھانا کھا چکے تو ہما بیگم بولیں۔سب مرد ہاتھ دھونے کے لیے دوسری جانب چل دیے۔اس جانب تین سیڑھیاں چڑھ کر مردانہ واشروم تھا۔ارتسام ہاتھ دھو کر اتر ہی رہا تھا کہ کسی کا پاؤں اس کی ٹانگ کے ساتھ لگا اور وہ ماتھے کے بل نیچے گرا ۔سب جلدی سے وہاں آئے۔

"اوہو! پھڑو منڈے نوں".

دادا جی بولے۔سب مرد وہاں اکٹھے تھے اس لیے کس کا پاؤں لگا تھا یہ کسی کو سمجھ نہیں آیا۔

"اوہو اس کے ماتھے سے تو خون نکل رہا ہے".

ارتسام کے ماتھے سے خون نکلتا دیکھ لڑکیوں کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔

"حکیم نوں بلاؤ! جا کیمل حکیم صاحب نوں لے کے آ".

نبیلہ بیگم نے کہا۔

"نہیں تائی! اس کی ضرورت نہیں میرے پاس سب فرسٹ ایڈ ہے میں لے لوں گا".

یہ کہتا ارتسام اندر کو چلا گیا۔

"چلو تم سب بھی کمروں کو روجا عینا جاؤ چائے بنا کے لاؤ".

سب کو ان کے کمرے میں جانے کا کہہ کر نبیلہ بیگم خود بھی اندر کو چلی گئیں۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 7

بقلم عائشہ آرائیں اینڈ کشف فاطمہ

www.novelsclubb.com

"شرم کرلو چائے میں کلونجی کون ڈالتا ہے؟".

روجانے عینا کا ہاتھ روکا۔

"اوہ یہ کلونجی ہے مجھے لگا پتی ہے".

عینا نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

"باجی چائے بنانی ہے گھر والوں کے آخری وقت کے لیے زہر نہیں بنانا جو تم کر رہی ہو۔ ہٹ جاؤ میں بناؤں گا چائے".

عاریز نے عینا کو دھکا مار کر سائیڈ کیا۔

"شرم کر لو کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچیں گے کہ ملکاں دا منڈا تے زنانیاں والے کم".

www.novelsclubb.com

عینا نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"آہو! جب ملکوں کی لڑکیاں نکمی ہوں گی تو خاندان کی عزت لڑکوں نے ہی بچانی ہے".

عاریز نے بھی حساب برابر کیا۔اور یہیں بے دھیانی میں اس کا ہاتھ گرم پین کو لگا۔

"آہ".

اس کے منہ سے نکلا۔

"اوہو کیا ہوا د کھاؤ! تم بھی نہ پاگل ہی کو بالکل دھیان نہیں رکھتے".

روجانے ایک لمحے میں اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور پھونکیں مارنے لگی۔تو عینا نے ان دونوں کو بغور دیکھا۔لیکن جیسے ہی دونوں نے عینا کی تیز چیل جیسی نگاہیں خود پر محسوس کیں فوراً پیچھے کو ہوئے۔کچن میں گھپ خاموشی چھا گئی تھی۔

"چچ چائے بن گئی".

www.novelsclubb.com

روجانے جلدی سے کہا اور جائے کی طرف متوجہ ہوئی۔عینا کو شک ہو گیا تھا تو یعنی اب وہ بال کی کھال اتارنے والی تھی۔

"یہ چائے سب کو دے کر آنی ہے".

روجانے کپوں میں چائے ڈالی۔

"عینا تم بڑی تائی اور اس انگریز کو جائے دے آؤ باقیوں کو میں دے دیتی ہوں".

روجانے عینا کو منظر سے ہٹانا چاہا۔عینا نے ٹرے پکڑی اور باہر جانے لگی۔

"رات کا انتظار کرو بس تم دونوں".

یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئی۔پہلا ارادہ اس انگریز کو چائے دینے کا تھا۔

"یہ لو چائے".

ارتسام کوئی کتاب پڑھ رہا تھا جب عینا نے چائے کا کپ اس کے پاس پٹخنے کے سے انداز میں رکھا۔

www.novelsclubb.com

"واہ دشمن جی کے ہاتھ کی چائے"۔

ارتسام نے چہک کر کہا۔

"ہاں کیا یاد کرو گے میرے ہاتھ کی چائے بھی پی تھی".

عینا نے ہنس کر کہا۔اور اس کی کتاب کی طرف متوجہ ہوئی۔

"کونسی کتاب ہے یہ؟"۔

عینا نے نام پڑھا۔

"فورٹی رولز آف لو".

ارتسام اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

"میں نے بھی پڑھی ہوئی ہے یہ! لیکن اردو میں".

آخر میں عینا تھوڑی سی شرمندہ سے ہوئی۔یہ کہہ کر عینا واپس مڑنے لگی اور ارتسام کتاب کی طرف مگن ہو گیا۔ایک منٹ گزرا ہی تھا کہ عینا جو پیچھے رکی ہوئی تھی فوراً بولی۔

"پی لو زہر نہیں ہے اس میں".

اس کے بولنے پر ارتسام ایک دم چونکا تھا۔

"کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ہو سکتا ہے فینائل کی گولیاں ہوں یا پھر جتنا آپ کے گھر والوں کو انگریزی بولنے کا خبط ہے کوئی دو نمبر زہر ہی منگوالیا ہو".

اس کے کہنے پر عینا نے غصے سے اسے دیکھا۔

"قاتل نہیں ہیں ہم جو یوں الزام لگا رہے ہو۔اگر اب ایسی کوئی بات کی تو دادا کی 1985 کی بندوق کو کہ خراب ہے وہ سر پر مار کر قتل کر دوں گی تمہارا"۔

عینا نے تڑخ کر کہا۔

"میں کیسے مان لوں کہ اس میں زہر نہیں ہے؟"

www.novelsclubb.com

ارتسام ابھی بھی اپنی بات پر ٹکا تھا۔

"میں کیسے یقین دلاؤں کہ اس میں زہر نہیں ہے؟".

عینا نے تذبذب سے کہا۔

"اگر نہ ہوتا زہر تو اب تک آپ خود پی کر یقین دلا چکی ہوتیں".

ارتسام نے کہا تو عینا نے فوراً کپ اٹھایا اور منہ سے لگایا۔ آتا ایک گھونٹ بھر کر اعتماد سے اسے دیکھا۔

"دیکھا نہیں ہے زہر اس میں".

عینا خوشی سے بولی تو ارتسام نے وہ کپ پکڑا اور گھونٹ بھر کر کہا۔

"اب اگر اس میں زہر بھی ہوتا تو ارتسام چوہدری خوشی سے ایک ہی گھونٹ میں پی جاتا".

ارتسام نے اس معنی انداز میں کہا تو عینا جلدی سے باہر کو بھاگی۔ اور پھر دروازے پر رک کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"کل سحری میں اٹھ جانا وقت پر".

عینا نے شرارت سے کہا اور بھاگ گئی تو ارتسام باقی کی چائے پینے لگا۔

"حکم کرتی تو ساری رات سوتا ہی نہ".

"میں جانتی ہوں تم نے اسے جان کر دھکا مارا تھا".

نبیلہ بیگم نے غصے سے کمیل سے کہا۔

"تو پھر؟".

کمیل نے اپنی ماں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی تھیں۔

"کیوں دھکا دیا تم نے اسے".

نبیلہ بیگم نے تلملاتے ہوئے سوال دہرایا۔تو کمیل نے غصے سے دیوار کو ہاتھ مارا۔

"میرا بس چلتا تو جان لے لیتا اس کی".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے ہاتھ سے خون رس رہا تھا جو دیکھ کر نبیلہ بیگم یکدم پریشان ہو گئیں اور فرسٹ ایڈ باکس نکالنے کے لیے الماری کھولی تو آگے کے منظر نے انہیں حیران کر دیا۔

"یہ سب کیا ہے؟".

انہوں نے کمیل سے سوال کیا لیکن جواب میں وہ بالکل خاموش رہا۔

"کیا ہے یہ ذاعبان؟".

کمیل کو خاموش پا کر نبیلہ بیگم نے ذاعبان سے پوچھا جو کمیل کا ہمراز اور دوست تھا ۔اور وہ دونوں اب تک ایک ہی کمرے میں رہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تائی یہ!!".

ذاعبان یہ کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔

"کیا یہ؟ یہ سامان یہاں کیا کر رہا ہے؟".

نبیلہ بیگم نے مزید غصے سے کہا لیکن وہ دونوں خاموش رہے۔

"ٹھیک ہے مت دو جواب۔ تم دونوں میں سے جس کا بھی ہے اب میں اسے پھینک رہی ہوں۔اور اب دیکھنا کوڑے میں پھینکوں گی اسے".

انہوں نے یہ کہہ کر کچھ چیزیں اتارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا کہ کمیل نے جلدی سے ان کا ہاتھ پکڑا۔

"پیار کرتا ہوں میں عینا سے".

وہ اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

"کیا کہا تم نے یہ؟".

www.novelsclubb.com

نبیلہ بیگم کی آنکھوں میں خون تیر آیا تھا۔

"پیار کرتا ہوں میں عینا سے امی! اپنی جان سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔اتنا پیار کہ کوئی کسی سے نہیں کر سکتا۔اور وہ کمینہ انگریزی بابو وہ آتا مسلسل ہنس ہنس کر دیکھ رہا تھا۔

اس سے اس کی نگاہ ہی ہٹ نہیں رہی تھی۔دل کر رہا تھا اس کی آنکھیں نکال لوں جن آنکھوں سے وہ میری عینا کو دیکھ رہا تھا".

کمیل کی آنکھوں میں جنونیت آگئی تھی۔وہ سلجھا ہوا کمیل جو فیکٹری اور کھیت سنبھالتا تھا۔ہر چیز کا حساب رکھتا تھا اس کا سارا حساب عینا کے معاملے میں خراب ہو گیا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو یہ تم پاگل ہو گئے ہو کیا ہاں؟".

نبیلہ بیگم نے اسے مشکوک انداز میں دیکھا تھا۔

"ہاں امی پاگل ہو گیا میں عینا کے پیچھے!میری سیدھی سادھی زندگی جس میں بس ارد گرد نفرتیں ہیں اس میں عینا کہ ہنسی اس کے قہقہے،اس کا پیار یہ سب!!میں دیوانہ ہو چکا ہوں اس کا".

کمیل بنا کسی کو دیکھے بول رہا تھا۔ایسے لے رہا تھا جیسے وہ اس وقت کسی اور ہی جہاں میں تھا۔

"وہی پسند آئی تھی تجھے ہاں؟".

نبیلہ بیگم نے حقارت سے کہا۔

"امی یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ".

کمیل نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

" کبھی دیکھا ہے خود کو؟اتنا پیارا،ایم بی اے کیا ہوا ہے تو نے۔میرے میکے کی لڑکیاں تجھے دیکھ کر آہیں بھرتی ہیں۔میرے میکے کی کیا پورے گاؤں کی لڑکیاں دیکھ رک آنکھیں نہار لیتی ہیں اور ایک تو؟ارے ہے کیا اس میں۔صدا کی نکمی ادا جاہل۔اس قدر پھوہڑ لڑکی کے بندہ کانوں کو ہاتھ لگائے۔ارے اگر گھر میں ہی

www.novelsclubb.com

دیکھنا تھا تو روجا کو دیکھ لیتا۔پڑھی لکھی اتنی فرمابردار لڑکی ہے۔تو نے بھی نظر گھمائی تو وہ بدتمیز ہی ملی تھی".

نبیلہ بیگم کے لہجے میں تنفر تھا۔

"امی کوئی کمی نہیں ہے اس میں بہت صاف دل کی ہے۔مزاج کا بچپنا ہے چلا جائے گا وہ بھی"۔

کمیل نے اپنی ماں کو سمجھانا چاہا تھا۔

"اگر دنیا کی آخری لڑکی بھی ہوئی نہ وہ تو تمہیں کنوارا ماردوں گی لیکن اس سے۔ نہیں بیاہوں گی تمہیں۔بلکہ اس سے تو کوئی بھی اپنا بیٹا نہیں بیاہ سکتا۔کنواری پڑی رہے گی وہ ان پڑھ جاہل لڑکی".

www.novelsclubb.com

ان کے اس طرح کہنے پر عینا کے دل میں کچھ ٹوٹا تھا۔اور وہ جو تب سے وہاں کھڑی تھی۔خاموشی سے واپس چلی گئی۔

"کیوں تائی! اتنی نفرت اتنی حقارت۔ یہ تو ڈیوزرو نہیں کرتی میں۔"

عینا روتی ہوئی کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ روجا جو سوچ رہی تھی کہ آج رات عینا اس کی خوب ٹانگ کھینچے گی وہ عینا کے اس کے ایسے بند ہو جانے پر حیران رہ گئی تھی

۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 8

از قلم کشف فاطمہ اینڈ عائشہ آرائیں

••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ کتاب کو رٹے مارتی چکر لگا رہی تھی۔ جو پاس سے گزرتا ایک بار جھٹکا ضرور لگتا تھا عینا کا کتاب لے کر وہ بھی انگریزی پڑھنا معمول سے ہٹ کر تھا۔

"میری بچی یہ دودھ رکھا ہے پی لینا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہما بیگم تو صدقے واری جارہیں تھیں آج ہی تو عینا نے انھیں بڑے بڑے خواب دکھائے تھے کہ وہ بی ایس انگلش کرے گی۔اس لیے ہما بیگم کبھی بادام تو کبھی بادام دودھ لا کر اس کے پاس رکھ رہی تھیں۔بلکہ ایک دفعہ اس پر مرچیں وار کر جلا چکی تھیں اور دو دفعہ اس پر سے اپنی چپل وار چکی تھیں۔اگر یہ صبح کا وقت ہوتا تو وہ اس پر سے بکرا یا مرغی تو ضرور صدقہ کر چکی ہوتیں۔

"اماں مجھے ڈسٹرب نہ کرو یہ ملکوں کی لڑکی کو انہوں نے سمجھ کیا رکھا ہے ایک یہ سوتن پاس نہ ہوئی تو میں نالائق ہو گئی"

اللہ جانے کس نے اس کی سوئی ہوئی بلکہ فوت ہوئی غیرت جگائی تھی۔

"کیا کرو گی پڑھ کر"۔عاریز نے سیب کو کاٹتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جو بھی کروں"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناک چڑھا کر اس نے آنکھوں ہے سامنے کتاب کی۔ سیڑھیوں سے اترتے کمیل نے ساری گفتگو سن لی تھی اس کے دل میں خیال آیا کہ کہی اس نے ساری باتیں تو نہیں سن لیں۔

"ہماری عینا جیتنے بھی نمبر لے ہمارے لیے تو سب سے بیسٹ ہے"۔

کمیل کے جملے پہ عینا نے کتاب سے نظر اٹھائی۔

"لیکن میں فر بھی انگریزی کا پرچہ پاس کروں گی"۔

دل میں آیا تائی کی باتوں ہی مٹی ڈال کر وہ کتاب کو آگ لگا دے۔ لیکن ابھی بات نئ تھی۔

www.novelsclubb.com

"اٹھوناں ابامہ کی اولاد کل سے رمضان شروع ہو رہا چھت پہ جا کر چاند دیکھتے ہیں "

عاریز نے اسے کھینچ کر اٹھایا۔

"سب دیکھ لیں میری اس بار بھی اگر سپلی آئی تو اس کا ذمہ دار یہ مینڈک ہو۔ پھر میں اللہ سے دعا کروں گی کہ روز محشر اس کا حساب کتاب انگریزی میں ہو. ایڈا انگریز دا ماسٹر"

عینا نے کتاب پھینکتے ہوئے ہما بیگم کو سنانے کی خاطر اونچا سا کہا اور چھت کی طرف چل دی۔ عینا نے بس اتنا ہی سوگ منانا تھا انگریزی بھلا کیوں سیکھتی یہاں تو ساس بہو کی لڑائیاں بھی پنجابی میں ہوتیں ہیں۔

****

رمضان کا چاند نظر آتے ہی الگ سماں تھا ہر کوئی روزے کی تیاریوں میں لگا ہوا تھا کہ روزہ رکھنا ہے۔ مرد حضرات تراویح پڑھنے جا چکے تھے۔ اس کے بعد بچہ پارٹی شور شرابہ کر رہے تھے آج رات یہ تو طے تھا بچہ پارٹی نے سونا نہیں ہے عاریز کے سر پہ بھی ٹوپی آگئی تھی۔

"کل کا دن ہے ہمیں اس انگریز سے بدلا لینا ہے"

"رمضان میں شیطان تو اللہ نے قید کر لیا لیکن تمہیں قید کرنا بھول گئے تھے"

روجانے افسوس نے جملہ مکمل کیا کہ عینا کا ہاتھ اس کی کمر پہ زور سے لگا۔

"ابھی آتے ہوں گے قید کرنے ساڑھے دس رمضان کا اعلان ہوا ہے فرشتوں نے لسٹ سنبھال رکھی ہو گی ابھی آتے ہی ہوں گے".

عینا نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو تمہیں پکڑیں گے شیطانوں کی سردار کو".

عاریز کلس کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہنہہ سردار! کم از کم عقل مند تو ہوں تمہاری طرح نکمی تو نہیں ہوں ایک انگریز نہ بھگایا گیا".

عینا نے ناک پر سے مکھی اڑائی تھی۔

"تو تم نے کونسا ادھر انگریز کو پنجرے میں باندھ رکھا ہے ہاں؟".

عاریز جا بدلہ روجا نے لیا تو عینا نے اسے گھورا تھا۔

"تو کیا چاہتی ہے اس انگریز سے وقتی دوستی کر لوں".

حماس اور روجا تو اس بار بالکل اس کے ساتھ شامل نہیں تھے جیسے انھیں یقین تھا کہ اس بار بھی جیت ارتسام کی ہو گی۔

"تم میرے ساتھ دو گے یا نہیں"

اس نے عاریز کو گھورا۔

"میرے اندر کا نیک انسان ابھی حاوی نہیں ہوا اس لیے میں یہ ٹرائل ساتھ دینا چاہوں گا"۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے سر جوڑ کر پلین ترکیب دے دیا تھا۔مزید تین گھنٹے تھے پھر سب نے سحری کے لیے اٹھنا تھا۔عینا نے تو مشکل سے ہی تین گھنٹے گزارے تھے کسی طرح دعائیں کرتے کہ یہ وقت گزر جائے۔

"عاریز اٹھ"

عاریز جو نیند میں جانے والا تھا اسے اچھا خاصا ہلا دیا۔ارتسام فریش سا کرسی پہ بیٹھنے لگا۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے چونکہ میں انگریزی پاس کرنے کا سوچ چکی ہوں تو ملیر کے انگریز سے کیوں کر دشمنی رکھوں اس لیے اس دوستی کے آغاز میں آج میں ارتسام چوہدری کے ساتھ سحری کروں گی"گھر کے سبھی فرد مسکرائے۔ارتسام کو خطرے کی گھنٹیاں بجتی دکھائی تھیں۔دونوں ایک ایک پلیٹ میں سحری لیتا دیکھ کمیل کی بھوک تو مر چکی تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ زہر کھا رہا ہو۔اس کی آنکھوں میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

خون اترتا دیکھ نبیلہ بیگم نے ذاعبان کو اشارہ کیا تھا جس نے کمیل کو ٹھنڈا پکڑایا اور اشارہ کیا۔

"لٹس سٹارٹ ملیر بوائے"

وہ جب کوئی نوالہ لینے لگتا وہ جلدی سے اٹھا لیتی اسے کرتے بچارا ارتسام بھوکا رہ گیا تھا اور عینا کا پیٹ کھا کھا کر باہر نکل آیا تھا۔ وہ بچارا تو اس چلاکو ماسی کی ستم ظریفی کو بیان بھی نہ کر پایا کس کدھر صفائی سے سب کے سامنے دوستی کا ہاتھ بڑھا کر وار کیا تھا۔ ارتسام کو خالی پیٹ ہی روزہ رکھنا پڑھا۔ اس واری جیت ملکاں دے حصے چے ائی سی فر۔

"ارتسام بیٹا کھانا کھالیا ایک پراٹھا اور دوں؟".

ہما بیگم نے پیار سے پوچھا۔ اس سے پہلے کہ ارتسام کچھ کہتا عینا بول پڑی۔

"نہیں آنی تین پراٹھے کھا گیا میرا نیا نویلا دوست۔میں تو ایک پراٹھا کھایا بس۔اب پیٹ پھاڑنا ہے کیا؟".

عینا کے کہنے پر ارتسام سے اس جنگلی بلی کو گھورا۔

"جی جی آنٹی صحیح کہہ رہی ہیں عینا یعنی میری نئی دوست".

ارتسام نے بھی اسے ہنس کر دیکھا اور اپنے دانت چباتے ہوئے سرگوشی کی۔

"کل کی افطاری پر تیار رہنا میری نئی دوست".

یہ کہہ کر وہ اٹھ گیا اور نماز پڑھنے دادا جی کے ساتھ مسجد چلا گیا۔

---

www.novelsclubb.com

"مجھے پیسے چاہیے اور اماں نے صاف منع کر دیا ہے".

عاریز نے روجا، دریہ اور حماس کے سامنے اپنا دکھڑا رویا تھا۔عینا چونکہ نماز کے بعد ہی سوئی تھی اس لیے اب تک نہیں اٹھی تھی۔

"تو پھر میں کیا کروں؟".

روجا نے اپنی عینک سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

"عینکو اگر تم اپنی کتابیں بیچ دو تو دو تین دن کی عیاشی کا انتظام ہو جائے۔روز رات پزا منگوا کر کھائیں گے".

عاریز نے روجا کے ہاتھ میں موجود کتاب کو گھورتے ہوئے کہا۔تو روجا نے جلدی سے اپنی بک کو پیچھے کیا مبادا وہ سچ میں ہی نہ بیچ دے۔

"کوئی کام کرو نکمے پھر ہی پیسے آئیں گے".

روجا نے کہا تو عاریز نے منہ بنایا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نہ عاریز بھائی آپ بینک لوٹ لیں؟".

حماس نے مشورہ دیا تو دریہ بولی۔

"ارے وہ تو گناہ کا کام ہے نا".

دریہ کے کہنے پر حماس نے سر پیٹا۔

"عاریز بھائی تائی نے کہا ہے نا آپ کو کہ بینک لوٹ لے تب ہی تیرا پیٹ بھرے گا ".

حماس نے مشورہ طلب نگاہ سے اسے دیکھا تو عاریز نے سر ہاں میں ہلایا۔

"تو دیکھو تائی کا حکم ہے اور تائی یعنی آپ کی ماں۔ تو اب ماں کا حکم ماننا ہو تو گناہ کیسا آپ بلا تکلف بینک لوٹیں عاریز بھائی۔ آئیں پلیننگ کرتے ہیں".

حماس نے ایسے کہا تو سب نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ ہل گیا ہو۔

"وہ شیطان کہ سردار سو رہی ہے اور اسکا چیلا ادھر کھلا پڑا ہے"۔

www.novelsclubb.com

روجانے منہ بنا کر کہا۔

"آئیڈیا".

ان کی باتوں کے دوران عاریز بولا۔

"کیا خرافات آئی ہے دماغ میں عاریز بھائی؟".

دریہ نے اسی کے انداز میں پوچھا۔

"ارے دیکھو ہم لوگ باہر کا بینک نہیں لوٹ سکتے لیکن گھر کا بینک تو لوٹ سکتے ہیں نا".

عاریز کے آئیڈیا بتانے پر سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"ارے دیکھو گھر کے پیسے یعنی بینک تو کیمل بھائی اور ذاعبان بھائی کے کمرے میں ہے نا تو کیوں نہ وہاں پر ڈاکا مارا جائے۔اس وقت وہ دونوں گھر پر بھی نہیں ہیں۔مزہ آئے گا".

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر اس نے سب کو دیکھا تو سب ہی راضی تھے سوائے روجا کے جو صدا کی ڈرپوک تھی۔

"ہاں چلو چلتے ہیں سب اٹھیں".

یہ کہہ کر حماس اٹھ گیا تو سب اس کے پیچھے چل دیے۔

"روجا تم اور دریہ دروازے پر کھڑی رہو۔ میں اور حماس پیسے لے کر آتے ہیں".

انہیں سمجھا کر عاریز اور حماس اندر گئے اور جا کر دراز وغیرہ چیک کرنے لگے۔ کہیں بھی پیسے نہ ملے تو انہوں نے الماری کھولی۔ لیکن جیسے ہی الماری کھلی دونوں کے منہ سے ایک ساتھ چیخ نکلی۔

"آآآآآآآآآآ".

روجا اور دریہ ڈر کر فوراً اندر آئیں۔

"کیا ہوا کیا پیسوں پر سانپ بیٹھا ہوا تھا.".

www.novelsclubb.com

روجا نے اپنی عقل کے مطابق سوال کیا۔ تو عاریز نے اس کے الماری کے پٹ کھول دیے۔ تو پھر روجا کی بھی چیخ نکلی۔

"آآآآآآآآآآ".

عاریز نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"عینا۔۔۔یعنی کہ".

عاریز کے منہ سے ادھورے لفظ نکلے۔

"ذاعبان بھائی۔۔۔۔۔کمیل بھائی".

روجا کر منہ سے بھی نکلا۔

"آخر کون ہے اپنی سردار عینا کا چھپا گہرا عاشق؟".

سب نے عاریز کو دیکھا۔ان سب کے منہ ایسے تھے جیسے بھوت دیکھ لیا ہو۔

"عینا میری بھائی بنے گی".

www.novelsclubb.com

عاریز نے سکتے سے کہا۔

"عینا میری قسمت پھوڑے گی۔کیا حال ہو گا امی کا".

روجانے بھی ٹینشن سے کہا۔

"ایک منٹ! کمیل بھائی یا ذاعبان بھائی۔کون ہے عینا باجی کا عاشق پہلے یہ پتا چلے پھر آپ دونوں میں سے کوئی سوگ منائے کہ باجی کہ قسمت پھوڑ رہی ہیں۔آپ لوگ تو ابھی سے ہی۔۔۔۔۔".

حماس نے ان کے چہرے دیکھے تھے جن پر سے رنگ اڑ چکے تھے۔اور اب سب کو پتا لگانا تھا کہ کون ہے جو عینا کا اتنا ڈائی ہارٹ فین ہے اور تب تک کے لیے عینا سے یہ بات چھپانے کا عندیہ کر لیا گیا۔

عیناہیٹ انگریز

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 9

از قلم کشف فاطمہ اینڈ عائشہ آرائیں

"اب کیا کریں اس راز سے پردہ کیسے اٹھائیں؟".

عاریز اور روجا سر جوڑے بیٹھے تھے۔

"آپ دونوں تو ایسے سکتے میں ہیں جیسے پونڈ لڑ گیا ہو".

حماس نے ان دونوں کو گھورا تھا۔

"پونڈ نہیں بھائی عینا لڑ گئی ہے۔ کبھی سوچا ہے کہ ابھی تائی اور امی جو آپس میں لڑتی ہیں تو عینا لڑائی ختم کرنے کا پلین بناتی ہے۔ سوچو اگر عینا اس لڑائی میں ہوئی تو کیا ہو گا".

روجا نے ممکنہ خطرے کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"بھئی آپ دونوں اس بات کو چھوڑو پہلے پلین بناؤ کہ ہم لتا لگائیں دونوں میں سے کون ہے جو عینا نام کی بلا کے پلے پڑنے کو تیار ہے"۔

دریہ نے ان کا دھیان بھٹکایا۔

"سارا دن ذاعبان بھائی اور کمیل بھائی کو دیکھتے ہیں کہ کون عینا کو پاگلوں کی طرح گھور رہا ہے۔ جو دھیان سے دیکھ رہا ہو اوہ ہو گا اصلی چور".

عاریز نے پلین بنایا تو سب لوگ نے حامی بھر لی اور اس "مشن عینا کا عاشق" پر نکل پڑے۔

عینا کچن سے مٹر لا رہی تھی کیونکہ ہما بیگم نے یہ کام اس کے ذمے لگایا تھا۔ جلدی میں آتے عینا کے ہاتھ سے وہ مٹر گرے اور اس کے ساتھ ہی عینا زمین بوس ہوئی تو سب سے پہلے اس کے پاس ذاعبان پہنچا۔

www.novelsclubb.com

"اوہو لڑکی تم بھی ہوا کہ دوش پر سوار رہتی ہو۔ ہوا سے مقابلہ لگاتی ہو کیا؟".

ذاعبان نے اسے پیار سے ڈپٹا تھا اور سب نے مل کر روجا کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہائے روجا آپی آپ سے افسوس ہم ذاعبان بھائی اور عینا کی بارات کے دن کرنے آئیں گے".

حماس نے کہا تو روجا نے منہ بنایا۔ابھی یہ باتیں ہو رہی تھی۔کہ کمیل عینا کے پاس آیا۔

"لڑکی دکھاؤ لگی تو نہیں! تم بھی نہ آنکھیں بند کر کے چلتی ہو۔ سہی کہتی ہیں چاچی کہ اس لڑکی کی آنکھیں نہیں ٹچ بٹن ہیں".

کمیل کے اس طرح کہنے پر سب سے عاریز کی طرف دیکھا۔

"ادھر تو یہ دونوں ہی آ گئے اب اس کا مطلب بندہ کیا سمجھے".

www.novelsclubb.com

دریہ نے سر کو ہاتھ مارا۔

"روزہ کھلے گا اس کے بعد دیکھیں گے ابھی تو ان پہیلیوں کی وجہ سے میں تو تھک گیا ہوں".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عاریز نے انگڑائی لی تو کمرے میں چلا گیا اور عینا مڑا اٹھا کر میز پر آ گئی۔

"نئی دوست سنا ہے آنکھیں جواب دے گئیں تھیں ابھی؟".

ارتسام نے عینا کو چھیڑا۔

"صرف زمین پر گری ہوں ساتویں منزل سے نہیں گری جو آنکھیں نہ ہوں میری ".

عینا نے غصے سے کہا۔

"کسی کے پیار میں بھی گر جاؤ کبھی کب تک فرش پر گرتی رہو گی".

ارتسام نے منہ ہی منہ میں کہا تو عینا نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"فرش میں دفن کرنا بھی آتا ہے مجھے".

عینا کے ایسا کہنے پر ارتسام ہنستا ہوا اٹھ گیا۔

"ملتے ہیں افطاری پر".

وہ کہتا چلا گیا۔

"کتنی خبیث ہنسی یہ ہنس کر گیا ہے ڈر ہی لگ رہا۔اب دیکھنا دور بیٹھنا میں نے".

یہ عہد کر کے عینا مٹر چھیلنے لگی اور امیاں کچن میں کھانا بنانے چلی گئیں۔

افطاری کا وقت ہوا تو ہما بیگم نے کھجور کے ساتھ کھانا لگا دیا۔

"ارتسام نے آج سپیشل کھانا بنوایا ہے اس لیے باقی کچھ نہیں بنایا تاکہ سب پیٹ بھر کر کھانا کھا سکیں".

www.novelsclubb.com

ہما بیگم کی بات پر سب بچے خوش ہوئے۔عینا نے روجا کے ساتھ جگہ بنائی۔ارتسام اس سے کافی دور تھا اور وہ مطمئن تھیں کہ چلو اب سکون سے کھانا کھا سکے گی۔

لیکن جیسے ہی روزہ کھلا سب نے کھجور سے روزہ افطار کیا۔اور کھانے کے لیے جب ڈونگوں سے ڈھکن اٹھایا۔سب بچوں کے منہ سے ایک ساتھ آواز نکلی تھی۔

"اخخخخخخخ".

سب نے ناک پر ہاتھ رکھے تھے۔

"امی یہ کیا ہے؟".

روجانے ناک پر ہاتھ رکھے کہا۔

"ہائے میں نے اپنی سپیشل ریسیپی سے دیسی پنجے بنائے ہیں اور ڈارلنگ نبیلہ نے اس کی بیسٹ اوجھری۔ارتسام کہ فرمائش پر".

www.novelsclubb.com

عظمیٰ بیگم نے خوشی سے بتایا۔تو آخری بات پر سب نے ارتسام کو گھورا۔

ارتسام کل رات ہی خورشیدہ سے معلوم کر چکا تھا کہ گھر کے بچے کس چیز سے چڑتے ہیں اور اسے پتا چلا کہ نبیلہ بیگم کہ اوجھری اور عظمی بیگم کے پنجے کوئی نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کھاتا۔کیونکہ ایک تو ان سے سب کو سنیک آتی ہے دوسرا اتائی کے بنانے کا طریقہ بھی ایسا تھا کہ بچے خاص طور پر عینا دو دن تک ان برتنوں میں کھانا بھی نہیں کھاتیں تھی جن میں یہ سب بنا ہوتا ہے۔اور تبھی ارتسام کو آئیڈیا آیا تھا۔

"امی آپ کو پتا ہے نہ میں یہ نہیں کھاتی".

عینا نے اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا تھا۔

"پتر تم تو بس چھتر ہی کھاتی ہو اب روز وہی بنالیں کیا؟".

ہما بیگم نے بھی اس کو چپ کروایا تھا۔

"اب میں کیا کھاؤں؟".

www.novelsclubb.com

وہ تقریباً رونے والی ہو گئی تھی۔

"تم یہ پیپتہ کھاؤ نہ۔یہ بھی ارتسام کا فیوریٹ ہے اس نے خاص بنوایا ہے".

نبیلہ بیگم نے اس کے آگے کہا۔عاریزاور حماس تواوجھری کھانے لگے تھے کیونکہ آج ہما بیگم نے اپنی سائنس ک استعمال کر کے کھانا اچھا بنالیا تھا۔روجانے پنجوں کے شوربے نے ساتھ روٹی کھائی تھی۔جبکہ دری سب کچھ کھالیتی تھی۔باقی بچی عینا تواس نے چند لقمے پیتے کے لیے تھے اور اٹھ گئی۔

اوجھری کی بو سے بھاگ کر وہ فروٹ سے ہی روزہ کھول کر نیچے آگئی تھی۔دل ہی میں وہ اب تک انگریز کو خوب گالیاں دے چکی تھی۔حویلی کے کشیدہ اور خوبصورت لان میں بیٹھی سکون سے چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔وہ کبھی کبھی ہی خاموش ہوتی تھی ورنہ اس کی چلتی زبان جو روکنا ناممکن لگتا تھا۔لیکن فالحال وہ گہری سوچ میں تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو"

ارتسام بھی چائے کا کپ تھامے اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

"میں نے تم سے بات نہیں کرنی"

وہ فالحال لڑائی کے موڈ میں تو ہر گز نہیں تھی۔اس لیے ارتسام کو سفید جھنڈی دکھائی۔

"میں ٹھنڈی ہوا کھانے آیا ہوں"

اس کے چہرے کو غور سے دیکھتا وہ چائے کا گھونٹ بھرنے لگا نظریں وہی جمی ہوئیں تھیں۔اس کے خوبصورت چہرے کے ساتھ اس کا دل بھی کتنا خوبصورت تھا۔وہ خود کتنی صاف دل کی تھی ارتسام چوہدری کو اس کے ساتھ برابری کا پنگا لینے میں مزہ آتا تھا۔وہ اس کی چھوٹی چھوٹی شرارتوں کو انجوائے کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کیوں گھور رہے ہو"

وہ پزل ہوتی جوابی کارروائی میں اسے گھورتی بولی۔۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ میں تمہیں کیوں گھور رہا ہوں۔شاید مرض لگ گیا ہے"

اگر کوئی اس کو یوں گھورتا دیکھ لیتے تو ضرور سمجھ جاتے کیا معاملہ ہے لیکن آگے عقل سے پیدل عینا تھی۔

"کون سا مرض؟"

ہائے اللہ کہی یہ ملیر کا انگریز او جھری کھا کر مرنے تو نہیں والا۔ملکوں کی کیا عزت رہ جائے گی کہ ارتسام مہمان بن کر آیا اور ملکوں نے اسے او جھری کھلا کر مار دیا۔

"دل کا مرض"

www.novelsclubb.com

"اور کھاؤ دیسی گھی میں بنی ہوئی چیزیں دل کے مریض تو بنو گے "چٹخارے کھانے خود کھاتا ہے اور اب دل کے مرض کی شکایت کر رہا وہ جیتنا بالٹی بھر کر ارتسام کے جذبات احساسات پہ پانی ڈال سکتی تھی ڈال رہی تھی۔

"ہنہہ"

اس نے نفی میں سر ہلایا کپ ٹیبل پہ رکھتا تھوڑا سا اس کی طرف جھکا ان کے درمیان کافی فاصلہ تھا لیکن پھر بھی عینا پیچھے کو ہوئی۔اس کی آنکھوں میں دیکھتی کھو سی گئی دل نے گواہی دی چوہدری دامنڈا ماڑا نئیں۔سوہناواں۔

"پھر"

"میں تو اس چہرے کا اسیر ہو گیا ہوں مجھے لگتا ہے تم کوئی جادو جانتی ہو۔ملکاں دی کڑی دا جادو کم کر گیا"

اس نے جادو ہی تو کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کو یوں بغیر پلک جھپکائے محو تکتا پاتے ارتسام نے پھونک ماری۔وہ جلدی سے ہوش میں آئی۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو معدے کی گیس دماغ کو تو نہیں چڑھ گئی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ہنستا ہوا غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔عینا نے دعا کی کوئی جادو ہو اور وہ یہاں سے غائب ہو جائے نجانے اس انگریز کے اندر کون سی روح آگئی تھی۔

"واقعی دماغ کو ہی چڑھ گیا ہے کچھ".

ارتسام نے اسے بغور دیکھ کہا۔ابھی بات جاری تھی کہ بابا بوٹا آیا۔

"وڈے صاحب جی کالنگ جو اینڈ یور ڈیڈ"۔

بابا کی یہ انگریزی ارتسام کو کچھ پلے نہیں پڑی تھی اور وہ خود ہی دادا جی کے کمرے میں چلا گیا جہاں وہ ارتسام کے ابا کو کال کر چکے تھے اور بات کر رہے تھے۔

اس صبح کی سحری میں بھی وہی سالن تھا جو سب نے کھانا تھا اور اب بھی عینا بھوکی رہ گئیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"یار بھوک لگی ہے مجھے۔کہیں میں نر ہی نہ جاوں".

فجر کی۔نماز پڑھ کر عینا بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کل چار پراٹھے کھائے تھے ابھی وہ ہضم نہیں ہوئے ہونگے نکال لو گی آج کا دن۔ ابھی تنگ نہ کرو سونے دو".

اس کی ستائی ہوئی آواز کو اگنور کرتی روجا سونے چلی گئی اور عینا وہیں منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 10

بقلم عائشہ آرائیں اینڈ کشف فاطمہ

---

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو میری نئی دوست؟".

عینا کا بھوک سے برا حال تھا اس لیے وہ صبح سے ایک کونے میں بیٹھی تھی۔

"ادھر بھوک سے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں اسے دوستی کی پڑی ہے".

عینا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔البتہ آواز اتنی ہی تھی کہ ارتسام کو بمشکل ہی سمجھ آئی

۔

"کیا کہا سمجھ نہیں آئی؟".

ارتسام نے مسکراہٹ روکی۔

"کچھ نہیں بس یہی کہ اچھا گزر رہا ہے ڈائٹنگ ہو رہی ہے".

عینا نے بھی اس کے ہی لہجے میں جواب دیا۔

"پتا ہے مجھے روزہ لگ رہا ہے نہ تمہیں".

ارتسام نے سیریس ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہنہہ! مجھے کونسا روزہ لگنا ہے کل کی کھائی چار روٹیاں ہضم تھوڑی ہوئی ہو نگی ابھی۔میں عینا نہیں اونٹ ہوں جو کھانا اور پانی سیور کھتی ہے".

عینا کا پارا چڑھا ہوا تھا اور وہ ہر بات کے جواب میں اسے وقت دس سنانے کو تیار تھی

۔

"سب پتا ہے مجھے کہ تمہیں کیا کتنا لگ رہا ہے".

ارتسام نے بھی اپنی سنجیدگی نہیں چھوڑی تھی۔

"کیسے پتا ہے تمہیں؟".

عینا نے غصے سے کہا۔

"کیونکہ تم میرے دل میں اتر چکی ہو اور اب میں تمہاری ہر کیفیت سے واقف ہوں۔ تمہارے دل کی بھی اور تمہارے دماغ کی بھی۔ اور اب میں بھی تمہارے دل میں اترنا چاہتا ہوں".

www.novelsclubb.com

ارتسام نے سپاٹ لہجے میں آہستہ آہستہ اظہار کیا تو عینا کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم پاگل ہو گئے ہو کیا۔ تمہیں پتا ہے میں کون ہوں؟ بلکہ تمہیں میرے بارے میں پتا ہی کیا ہے؟".

عینا نے اکھڑتے ہوئے کہا۔

"سب پتا ہے مجھے۔ ملکوں کی وہ بیٹی جسے ان کی عزت کی بہت پرواہ ہے لیکن پھر بھی وہ تین مرتبہ انگریزی کے پیپر میں فیل ہو چکی ہے"۔

ارتسام نے شرارت سے کہا تو عینا جو تھوڑی پزل ہو رہی تھی ایک دم جلال میں آئی

۔

"تو ٹھیک ہے اتنی ہی فیل ہوں تو تم ادھر مجھے لارے لپے کیوں لگا رہے ہو ہاں۔ کسی انگریزی کو جھاڑو یہ".

www.novelsclubb.com

غصے سے کہتی عینا جانے لگی تو ارتسام نے اس کا بازو تھام لیا اور گھمبیر لہجے میں بولا۔

"میں ملکوں کی نکمی سی کڑی اور اس کے نکمے پن سے محبت کرنے لگا ہوں۔اور اس کے جیسا نکما ہونا چاہتا ہوں۔پلیز مجھے اپنی نکمیت میں قبول کر لو"۔

تحمل سے کہتا وہ تھوڑا سا دور ہوا تھا اور تبھی عصر کی اذان ہونے لگی تو ارتسام کو اٹھ کر جانا پڑا۔

عینا نے بھی نماز پڑھی اور ارتسام کی باتوں کو سوچنے لگی کہ ان میں آخر کتنی صداقت ہے۔آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔اس انگریز کو اس سے محبت کیسے ہو سکتی ہے ۔اور تبھی عینا نے اپنے دل سے سوال کیا کہ کیا اسے بھی اس انگریز سے محبت ہے جتنی وہ کہہ رہا ہے۔کیونکہ اسے تو اس انگریز سے نفرت تھی۔لیکن جب آج دیکھا تو دل کے پنہاں ہونے میں ایک نرم سا شگوفہ عینا جو دکھا تھا جو اس نے چھپا لیا۔اور افطاری کے لیے کچن میں چلی گئی کہ کہیں آج بھی کل جیسا الم غلم نہ بنا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عاریز کمیل بھائی اور ذاعبان بھائی کے پیچھے پیچھے تھا کہ ان دونوں کی کوئی بات وہ نوٹ کر سکے۔ لیکن وہ دونوں تو اتنے نارمل تھے کہ اسے کوئی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا ہو گا۔اور اسی سوچ میں وہ ایک دن کسی سخت سی چیز سے ٹکرایا تو وہ دادا جان تھے۔

"ہاں وئی پتر کہیڑے چکراں چے این؟"۔

دادا جان کے پوچھنے پر عاریز نے تھوک نگلا۔

"پترا اے میرے وال ویکھی ذرا".

دادا جی نے اپنے کالا کولا لگے بالوں کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا دادا جان جوئیں پڑ گئیں ہیں کیا؟".

عاریز نے بھی اسی طرح سر کو دیکھا جیسے سچ میں جوئیں دیکھ رہا ہو۔

"ہٹ! نکما۔

ملکاں نے تین چار پتر جمے

پر سارے دے سارے نکمے".

دادا جی نے کلس کر کہا۔

"کہاں دادا جی! نکما تھوڑی ہوں میں اس وقت بڑے اہم مشن پر ہوں".

عاریز نے فرضی کالر جھاڑے۔

"کی ہویا پتر؟ ایس واری نقل نئ چلی کی جہیڑا سفارش لب رہا ایں".

دادا جان نے عاریز کا ریکارڈ دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہو نہیں دادا جان یہ مشن نقل سے بھی بڑا ہے۔ بلکہ ملکوں کی آنے والی نسل کہ فلاح و بہبود کا مشن ہے".

عاریز نے خالص اردو جھاڑتے ہوئے کہا تو اقبال ایلیا صاحب کے کان کھڑے ہوئے۔

"تے فیر پتر دس نہ! ملکاں دے ابے نوں تے دس دے"۔

اقبال صاحب کی کہی وہ بات عاریز کے دل کو لگی تھی کہ واقعی ان کے خاندان کی آنے والی نسل کا مسئلہ تھا انہیں تو علم ہونا ہی چاہیے تھا۔

"دادا جی وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ کو مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ آپ بات کو سمجھ جائیں گے".

عاریز نے خفیہ انداز میں کہا۔

"پتر میں کی چلاللاواں جیہڑا گل نوں نہ سمجھاں؟ تو دس تے سہی!".

اقبال صاحب کے کہنے پر عاریز نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی پوتی عینا سے آپ کا ہوتا پیار کرتا ہے".

عاریز کے ایسے کہنے پر دادا جان نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کھا جائیں گے۔ اور وہ بھی ان کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے نہی میں نہیں دادا جان۔میں پاگل تھوڑی ہوں۔میں نہیں کرتا پیار".

عاریز نے گھبرا کر صفائی دی تو دادا جان نے سکھ کا سانس لیا۔

"تو پھر کون کرتا ہے میری جھلی سے پیار؟".

انہوں نے خوشی سے پوچھا۔

"آپ کے دو ہونہار پوتے اور بھی ہیں دادا جان".

عاریز نے شوخی سے کہا۔

"ہونہار تو بس وہی دو ہیں۔تو یہ بتا کون کرتا ہے عینا سے پیار؟".

دادا جی کو بھی نام جاننے کی جلدی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا ہوتا کرتا ہے نا دادا جان!".

عاریز نے پھر سے وہی جواب دہرایا۔

"ارے الو کے پٹھے ذاعبان یا کمیل کو نساوالا ہوتا کرتا ہے بھئی؟".

دادا جان نے جلال میں آتے ہوئے کہا۔تو عاریز نے جان کھجاتے ہوئے کہا۔

"اصل میں بس یہی ہے جو مجھے بھی نہیں پتا کہ کونساوالا۔لیکن دونوں میں سے ایک یہ کنفرم ہے".

عاریز کی بات پر ملک صاحب نے اسے ایسے گھورا تھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

"در فٹے منہ !بندہ گل تے پوری دسے".

دادا جی اچھے خاصے بدمزہ ہوئے تھے۔

"یہی تو پتا کر رہا تھا جب آپ نے بلا لیا ورنہ میں تو پتا کر لیتا".

www.novelsclubb.com

عاریز نے میسنا بن کر کہا۔

"ہن ملک صاب آپ پتا لان گے پتر بس تو ویکھی جا".

ملک صاحب نے تازہ رنگ کرائی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"داداجان یعنی آپ اس خاندان کی کو سٹوری پوری کر کے رہیں گے ؟".

عاریز نے یقین دہانی چاہی۔

"آہو پتر میرے خاندان میں کوئی عشق ادھورا نہیں رہے گا یہ وعدہ میں نے اپنی کمو کے جانے کے بعد کیا تھا".

داداجی نے عزم کا اظہار کیا تو عاریز خوش ہوا۔

"لیکن داداجی دادی کا نام تو فضیلت تھا نا".

وہ تھوڑا سا کنفیوز ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اوہو پتر کمو تو میرا بچپن کا عشق تھی۔روز میں اپنی جیب سے اسے لمبے پاکٹ خرید کر دیتا تھا لیکن وہ اعجاز بیلنس والے کے پیچھے چل پڑی اور تب سے میں نے وعدہ کیا کہ گاؤں کا کوئی عشق ادھورا نہیں رہنے دوں گا".

دادا جان اپنی کہانی سناتے چل دیے تو عاریز خوش ہوا کہ چلو خاندان والوں کی نیا تو پار ہو ہی جائے گی۔اور وہ بھی دادا جان کے پیچھے چل پڑا جو اب افطار ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے۔

"عینا پتر تو کھڑی رہ".

دادا جان نے عینا سے کہا تو وہ بھی سکون سے کھڑی ہو گئی کیونکہ اسے تو بس کھانا ہی چاہیے تھا بیٹھ کر ملتا جا کھڑے ہو کر۔گھر کے لڑکے آئے تو سب سے پہلے عینا کو حماس نے کرسی پر بیٹھنے کا کہا۔اور پھر سے سب سے پہلے کھڑی عینا کو کھجور ارتسام نے دی۔دادا جان کا مقصد پورا نہیں ہوا تھا۔

"چل پتر عاریز میرے نال چھت تے آ".

دادا جان نے عاریز کو لیا اور چھت پر چلے گئے۔عینا کو انہوں نے اپنی پرانی تاش نکالنے بھیج دیا جو خود چھپائی ہوئی تھی۔ لیکن جانتے تھے کہ عینا تلاش کر کے ہی چھوڑے گی۔

"چل پتر عاریز؟ سارے منڈے تھلے بیٹھے نے۔اوچی ساری بول کہ عینا گر گئی خون نکل رہا۔جو وی پہلا آیا اوہی عینا نال پیار کر دا اے".

دادا جان کے پلین پر عاریز نے اُنہیں فخریہ دیکھا۔

"واہ دادا جی کمال دا پلین اے۔موج کر دتی".

اور پھر اس نے گنتی گنی۔

www.novelsclubb.com

"اک، سوا اک، ڈیڑھ، پونے دو، دو، سوا دو، ڈھائی، پونے تین، تین۔۔".

"اوہو عینا گر گئی۔ہائے اتنا سارا خون۔ہائے عینا گر گئی."

عاریز نے کہا اور چپ ہو گیا اور جو پہلا انسان اوپر آیا اسے دیکھ کر دونوں ہی باچیں کھل گئیں۔

"اوشاواشے".

دادا جی کے منہ سے نکلا۔

تراویح کے بعد دادا جان نے سب گھر والوں کو اکھٹا کیا۔

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔"..

دادا جی نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"جی ابا جی سر آنکھوں پر".

رضی صاحب بولے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ ہم سب اب الگ ہو رہے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ بس جائیداد کا بٹوارہ ہو لیکن خاندان کا نہ ہو اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عینا کا رشتہ ذاعبان، روجا کا رشتہ کمیل اور دریہ کا رشتہ حماس کے ساتھ پکا کرتا ہوں".

دادا جان نے سب کے اوپر بم پھوڑا تھا۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 11

از قلم کشف فاطمہ اینڈ عائشہ آرائیں

---

www.novelsclubb.com

"دادا جان یہ۔۔۔".

ذاعبان نے کچھ کہنا چاہا۔

"پتر میں تیرا دادا ہوں میں سب سمجھتا ہوں تو چپ رہ".

داداجان نے ذاعبان کو چپ کروایا۔

"اباجی! یہ دو گز کی چھوکری اور اس کی تین گز کی لمبی زبان دیکھی ہے کبھی آپ نے؟".

عظمیٰ بیگم سکتے سے باہر آئی۔

"پتر میری گل ختم ہو گئی اے بھلا؟".

داداجان نے انہیں چپ کروایا تو بیٹھ گئیں۔

"اس کے علاوہ میں نے فیصلہ کیا ہے سب جائیداد بیچ کر جو حصے ہوں گے ان میں سے میرا حصہ عینا کے نام ہو گا۔ وہ میری پوتی ہے اور اب سے میرے حصّے کی وارث بھی ہے".

www.novelsclubb.com

ایک اور بم سب کے سروں کر پھوڑا تو اب عظمیٰ بیگم بھی خاموش ہو گئیں۔

"پر داداجان بات یہ ہے کہ۔۔۔".

عینا نے بولنا چاہا تو دادا جان بولے۔

"آہو پتر مینوں پتا اے کہ تو نے کبھی ذاعبان کو اس طرح سے نہیں دیکھا۔ بھیا بھیا کہتی رہی پر اب تو دوسری نظر سے دیکھ لینا".

دادا جان نے اس کی بولتی بھی بند کی اور پھر سونے کے لیے اٹھ گئے۔

فلیش بیک:

"دادا جان یہ تو ذاعبان بھائی نکلے".

عاریز نے حیرت سے دادا جان کو کہا۔

www.novelsclubb.com

"آہو اب میرے گھر میں تو تتیاں بجیں گی".

دادا جان تو اس وقت اتنے خوش تھے کیونکہ ان کے خاندان کو ایک ساتھ رکھنے کا زریعہ مل گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لیکن داداجان عظمیٰ چاچی کیسے مانیں گی؟".

عاریز نے داداجان کی نگاہ اس طرف دوڑائی تو وہ بھی سوچنے لگے۔

"داداجان ایک آئیڈیا ہے۔ہم ایک چیز کر سکتے ہیں!".

ایک دن عاریز بولا تو داداجان کے کان کھڑے ہوئے۔

"ہم لوگ اگر عینا کے نام تین چار مجیں ایکسٹرا کر دیں تو چاچی لالچ میں آسکتیں ہیں ".

داداجان کو آئیڈیا دے کر عاریز چپ ہوا تو داداجان کا دماغ بھی چلا۔

"واہ پتر چاہ گیا ایں".

www.novelsclubb.com

ان کی شاباشی پر عاریز کا سینہ چوڑا ہو گیا۔

"اب چاچی تو مان کر رہیں گی".

عاریز نے خوشی سے کہا۔

"پتر تو تیں بڑا سیانا نکلیا۔ میں تے تینوں بونگا سمجھنا ساں".

داداجان نے عاریز کی تعریف کی تو وہ بنا جملے پر غور کیے خوش ہوا۔

"داداجان آپ مجھے آپ امشیر خاص رکھ لیں".

عاریز شوخا ہوا۔

"ہاں پتر تو سہی کہہ رہا ہے۔ آج سے تو میرا امشیر خاص ہو گیا۔ دے مشورہ میں سب مانوں گا".

داداجان نے خوشی سے کہا تو عاریز بولا۔

www.novelsclubb.com

"داداجان کیوں نہ آپ عینا کے ساتھ ساتھ روجا کا بھی رشتہ کر دیں۔ اس طرح الگ ہونے سے پہلے گھر کی بیٹیاں آپس میں جڑی ہو نگی".

عاریز نے کہا تو داداجان نے اسے ایک اور تھپکی دی۔

"واہ پتر کمال کر دتا ای۔ ہن تو ویکھ تیر ادا دا کر دا کی اے".

یہ کہہ کر دادا جان اٹھ گئے اور عاریز پیچھے سے بھنگڑا ڈالنے لگا۔

"عاریز کے آئے گا بارات

رو جا عیناسنگ ناچے گی

عاریز کی آئے گی بارات۔۔۔".

صد شکر کہ اس کا یہ بھنگڑا کسی نے دیکھا نہیں تھا۔

"میرے ہی دونوں بچے ملے تھے ابا جی کو قربان کرنے کو".

عظمیٰ بیگم یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھیں اور باقی سب تو سکتے میں تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یااللہ منہ سے نکالی بات ایسے بھی قبول ہوتی ہے کیا۔اس وقت جب میں نے کمیل کے لیے روجا کہا تھا تب بھلا میں یمنی زیدی مانگ لیتی تو وہ بھی مل جاتی".

نبیلہ بیگم اب اس وقت کو کوس رہی تھیں۔

"داداجان نے رشتوں کی جو لسی بنائی ہے۔داداجان آپ کو سات پشتیں سلام پیش کرتی ہیں۔".

عاریز نے سر جھٹکا۔

"داداجان یہ جو برکس بنایا آپ نے کمال ہی کیا ہے".

حماس بولا تو دریہ نے غصے سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہنہہ مجھے اور کمیل بھائی کو تو دادا نے سوتیلا سمجھ کر رشتے بانٹے ہیں ہمارے۔ میرے لیے یہی ملا تھا کیا".

دریہ اپنا رونا رو رہی تھی۔

سب لوگ اپنا رونا رو رہے تھے جب کہ ارتسام تب سے سکتے میں بیٹھی عینا کو دیکھ رہا تھا۔

اور عینا وہ تو آج کے اس اقرار کو اب تک ہضم نہیں کر سکی تھی کہ اب دادا جان کا یہ فیصلہ سن کر سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کرے۔ کل کے دن میں کمیل بھائی کا اظہار محبت اور آج ارتسام کا اور رشتہ ہو رہا تھا ذاعبان بھائی کے ساتھ۔

"میری قسمت میں پتا نہیں کون ہے یا شاید میں اتیج مذاق بن کر رہ گئی ہوں".

عینا نے دل میں سوچا اور ماحول کو دیکھا جہاں سب ہی کوئی نہ کوئی پھلجڑی چھوڑ رہے تھے۔

اور عینا بس یہ سوچ رہی تھی کہ ارتسام کا تو اسے معلوم ہے لیکن دادا جان نے کمیل بھائی اور ذاعبان میں سے ذاعبان کو کیوں چنا۔ اس دن کے انکشافات تو وہ جان چکی تھی۔ اس کی زندگی میں کیا ذاعبان تھا جو اسے چاہتا بھی نہیں تھا۔ جس کے دل میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی چاہ بھی نہیں تھی۔کیا وہ دو محبت کرنے والوں کو چھوڑ کر ایک ان چاہے شخص کے ساتھ بیاہ دی جائے گی۔وہ یہ سوچ رہی تھی اور کب سب ادھر ادھر ہوئے اسے پتا ہی نہیں لگا۔

"سالے تو بولا کیوں نہیں ہاں؟تجھے پتا نہیں کیا میرے دل کا میرے جذبات کا تو پھر تو کیوں چپ رہا؟".

کمیل نے زور سے ذاعبان کو دھکا مارا تو وہ لڑکھڑایا.

"محبت تو کرتا ہے۔تجھے بولنا تھا۔لیکن تو تو منہ میں گھنگھیاں ڈالے کھڑا تھا جیسے گونگا ہو".

www.novelsclubb.com

ذاعبان نے بھی اسی لہجے میں کہا۔

"سب سمجھتا ہوں میں کہ کیوں چپ رہا تو۔تو نے اس جائیداد کا سنا تو تیرے منہ میں پانی آ گیا کہ دادا جی کی جائداد مل جائے گی".

کمیل نے اس پر الزام لگایا۔

"تیرے سے یہ امید نہیں تھی مجھے۔اتنا گھٹیا الزام۔تو میرا دوست ہے؟میرا لنگوٹیا یار؟میرا ہمراز؟تیرا یہ راز کہ تو عینا سے محبت کرتا ہے میں نے کئی سال سے سنبھال کر رکھا۔لیکن تو نے کیا کیا؟اتنا گھٹیا الزام".

ذاعبان نے غصے سے کہا۔

"تبھی اس دوستی کا یہ صلہ دیا تو نے کہ میری ہی محبت پر ڈاکا ڈال دیا".

www.novelsclubb.com

کمیل ابھی بھی بپھرا ہوا تھا۔

"ڈاکا ڈالا نہیں تھا لیکن اب ڈالوں گا۔اب دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے عینا سے شادی کرنے سے۔اب تو دیکھ".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ذاعبان نے کمیل کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"میں بھی دیکھتا ہوں کیسے کرتا ہے تو عینا سے شادی میری لاش سے گزرنا ہو گا تجھے".

کمیل نے بھی ویسے ہی جواب دیا۔ تو ان دونوں کی باتیں سنتا ارتسام زیر لب مسکرایا ۔

"لڑتے رہو لیکن بارات تو تمہارا جیجا ہی لے کر جائے گا۔ ان بلیوں کی لڑائی میں روٹی بندر کی ہو گی".

---

www.novelsclubb.com

"دادا جان آپ دل ٹوٹنے کا غم سمجھتے ہیں؟".

ارتسام نے دادا جان سے پوچھا کیونکہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ انہیں اپنے دل کی بات ابھی بتادے گا تاکہ وہ مزید کوئی بات کرنے سے پہلے سوچ لیں۔اور اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔

"آہو پتر دل ٹوٹنے کا غم ملک اقبال سے بہتر کون جا سکتا ہے".

دادا جان نے آہ بھر کر کہا۔

"میری کٹو! میری سوہنی محبت! میری ہیر".

دادا جان نے پھر سے آہ بھری۔

"پر دادا جان دادی کا نام تو فضیلت تھا نا".

www.novelsclubb.com

ارتسام نے بھی دماغ پر زور ڈالا۔

"اوہو کٹو تو میری پہلے کی محبت تھی۔میں روز آٹھ بجے اٹھنے والا ملک خود روز چھ بجے اٹھ کر مجوں کا دودھ نکالتا تھا تاکہ اپنی کٹو کو دودھ زیادہ دے سکوں۔روز وہ تین

کلو دودھ لے کر جاتی تھی۔اس کا ڈونگا بھرتا تو لگتا اپنا گھر بھر لیا۔لیکن کٹو نے میری محبت کا بھرم نہیں رکھا اور اپنے پھپھی کے پتر شیدے کے ساتھ بھاگ گئی۔وہ شیدا مستری تھا روز گلاب لا کر دیتا تھا اور اسی میں وہ کملی پگھل گئی۔میرے تین لیٹر دودھ پر وہ ہمارے ہی باغ کا ٹوٹا گلاب سبقت لے گیا".

دادا جان نے اپنی دکھ بھری داستان سنائی تو ارتسام کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ روئے یا ہنسے ۔یا پھر دادا جان کو اپنا غم سنائے۔

اور پھر ان کی یہ داستان سن کر اس نے دیکھا کہ دادا جان خود ہی اپنی پرانی محبت کی یاد میں جا چکے تھے اور ساتھ ہی موبائل پر دل امید توڑا ہے کسی نے چل رہا ہے۔یہ سب دیکھ کر ارتسام کو اٹھنا پڑا اور اپنی داستان محبت کسی اور وقت پر ڈال دی۔

"ہائے میرے ساتھ تو دادا جی جو بدلہ لیا ہے۔ایسا تو بٹ بھی کرنے کا نہیں سوچ سکتے ہوں گے".

عاریز نے دل ہی دل میں اپنے دکھ اک اظہار کیا۔کیونکہ وہ سب کے سامنے اپنے کیے گئے کارنامے کا اظہار نہیں کر سکتا تھا ورنہ سب سے پہلے عینا اسے مار دیتی۔بلکہ وہ خود ہی خود کو مار لیتا کیونکہ اس کی محبت بھی تو اس سے چھن رہی تھی۔اس لیے وہ اپنا درد دل میں دبائے چپ تھا اور کسی کو بتا نہیں رہا تھا کہ اس نے دادا جاں کے ذہن میں یہ خناس بھرا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا۔

"جسے بنانا چاہتا تھا میں دل کی چابی

وہ اب بننے جا رہی ہے میری بھابھی"

عاریز نے شعر کہا اور پھر خود کو ہی داد دی۔

"واہ ملک عاریز کیا شعر ہے روجا کے عشق نے تجھے عاشق بنا دیا".

یہ کہہ کر وہ نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔تاکہ مزید کوئی تخریب کاری سوچ سکے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں منگنی کی تاریخ طے کر لینی چاہیے".

دادا جان نے سحری کی ٹیبل پر کہا۔اب تک دادا جان کے کیے فیصلے کو سب اپنے اپنے طور پر ہضم کر چکے تھے۔

"دادا جان میرے پیپر ہیں۔اور اس دفعہ مجھے انگریزی پاس کرنی ہے پھر سوچیں گے".

عینا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی نہیں پتر اپنا یہ انگریز ہے نا۔ارتسام کروائے گا تجھے تیاری۔پھر دیکھی کیسے تو انگریزی پاس کرتی ہے۔پتر ارتسام کل روز عصر سے مغرب تک اسے تیاری کروانا تمہارے ذمے ہے".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دادا جان نے ایک اور فیصلہ سنایا اور کھانا کھانے لگے۔اور عینا سوچ رہی تھی کہ وہ کل۔سے ارتسام کی نظروں کو کیسے برداشت کرے گی۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 12

بقلم کشف فاطمہ اینڈ عائشہ آرائیں

پورے گھر میں جو سب سے خاموش اور مطمئن دکھ رہی تھی وہ تھی عینا روجانے رو رو کر آنکھیں سوجالیں تھیں۔ کمیل اور ذاعبان کا رویہ بھی سرد سا تھا۔حماس ڈول پیٹ رہا تھا۔چچا بوٹا یا یا گرنلویشن (کانگریجولیشن) کہتے پھر رہے تھے۔ عظمی اور نبیلہ کا پھر پھڈے والا ٹاکرا ہوا تھا۔اب نیبلہ بیگم پچھتا رہیں تھیں کہ تب انہوں نے کمیل کی بات کیوں نہیں مان لی۔

"ابھی آئے گا انگریز روتا ہوا پھر غصہ کرے گا تم نے شادی کے لیے انکار کیوں نہیں کیا تمہیں میری محبت نظر نہیں آئی"

عینا نے دل ہی دل میں کہتے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے موبائل کو سکرول کرنا شروع کر دیا اس کی ایک ٹیڑھی نگاہ ارتسام پہ بھی تھی جو اس کی طرف آرہا تھا۔

"عینا بکس لے کر آو"

ارتسام نے عین اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے جیسے حکم چلایا ہو۔۔

"میں ذاعبان سے پڑھ لوں گی"

ہائے دیکھنا ابھی جیلس ہو گا۔اس کے دل میں گدگدی سی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ذاعبان نہیں پڑھا سکتا شادی کے بعد اس سے پڑھ لینا ابھی دادا نے یہ ذمہ داری مجھے دی ہے"

ہما بیگم نے بھی کچن سے نکل کر ایک گھوری عینا کو نوازی۔

"اے انگریز ہوندے ہی فلرٹی آں کیدا پہلے محبتاں دسدا سی تے اج محبوب دے اگے رویا وی نئیں حق ہاہ"

اس نے ٹھنڈی آہ بھر کر منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

"رون او جیرے مورانوں پین چور میں تے اپنی مورنی دی ایف ایس سی کرا کر ویا تو بعد بی ایس انگلش وی کروانی"

ارتسام نے اس کی بڑبڑاہٹ سن کر سر گوشی کی۔

"ملکاں دی کڑی نوں پڑھا کے ویکھ لے اگر میں اس واری پاس ہو گئی تے ملکاں دی کڑی دا دل تیرا اور اگر پاس نہ ہوئی تے فر چوہدری دے منڈے نوں کچھ دینا پے جانا"

www.novelsclubb.com

اس نے لوہا گرم دیکھ ہتھوڑا چلا دیا۔

"کیا چاہیے" آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔

"اس حویلی دی آہی رونق"

عینا نے فیصلہ کیا سودا برا نہیں اس نے کون سا پاس ہو جانا۔

"منظور ہے اگر تم فیل ہوئی یہ حویلی بھی تمہاری اور یہ زمینیں بھی لیکن اگر پاس ہوئی تو اپنا وعدہ یاد رکھنا ملکاں دی حویلی وی ساڈی، تے ملکاں دی کڑی دا دل وی ساڈا "

ارتسام کی آنکھوں میں یقین سا دیکھ وہ گڑبڑا گئی کہ کہی کمبخت مارے بورڈ والے پاس ہی نہ کریں۔ خیر وہ بکس لینے اوپر گئی۔ کمیل یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا اب تو اس کے دو دو رقیب تھے۔ ذاعبان کو تو وہ منا ہی لیتا اس کی منت کر لیتا لیکن سب سے بڑا کانٹا تو یہ انگریزی بابو تھا۔

www.novelsclubb.com

"انگریزی میں اے بی سی آتی ہے'

ارتسام نے اس کو چڑانے والے انداز میں استفسار کیا۔

"مینوں تے ساری اے بی سی اندی کیتھے پاس کرواؤ تے تین لفظ انگریزی دے میں وی بولا"

وہ بھی شوخ ہوتی بولی۔کتنا بے وقوف ہے یہ انگریز جو سمجھ بیٹھا کہ وہ اسے پڑھا دے گا اس ڈیل میں تو عینا کو اپنا فائدہ ہی فایدہ نظر آرہا تھا۔

"بس کرو روجا کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو".

عینا نے روجا کو آخر کار حوصلہ دے ہی دیا تھا۔سب لوگ سمجھ رہے تھے کہ روجا شادی ہونے پر رو رہی ہے۔لیکن عینا جانتی تھی کہ روجا کا دکھ کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

"اتنا تو کبھی تم اپنا ایک آدھا نمبر کٹنے ہر بھی نہیں روئی بہن جتنا اب رو رہی ہو".

عینا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تازہ تازہ کٹا ہے میرا اور پتا کٹنے کا دکھ نمبر کٹنے سے زیادہ ہے یہ مجھے آج سمجھ آیا"۔

روجانے روتے ہوئے اپنا ناک صاف کیا۔

"لڑکی کسی نے دھوکہ نہیں دیا تمہیں۔دھوکہ تو دادا جان نے دیا ہے۔ان کی وجہ سے یہ رشتوں کی لسی بنی ہے"۔

عینا نے اسے سمجھایا۔

"ہاں تمہیں کیا اس رشتوں کی لسی سے۔پس تو ہم دونوں بہن بھائی گئے۔میرے پلے وہ حساب کتاب اور لمحے گننے والی مشین کمیل بھائی ڈال دیے جو وقت دیکھ کر سانس لیتے ہیں اور میرے معصوم ذاعبان بھائی کے حصے تم جسے انگریزی کا ابھی نہیں آتا".

www.novelsclubb.com

روجانے رونا روتے ایک اور دکھ بیان کیا تو عینا تپ کر کوئلہ ہوئی۔

"ویسے نہ کہنا نہیں چاہیے لیکن تیرے نال ہوئی بڑی چنگی اے۔میسنی۔خود تم لوگوں نے کونسا دونوں بہن بھائیوں نے پڑھ پڑھ کر سافٹ ویئر بنائے ہوئے ہیں

جو مجھے باتیں سنا رہی ہو۔میں تو پھر اب اس جائیداد کے حصّے داروں میں ہوں۔ بات کرتی ہو".

عینا تو جیسے جل بھن ہی گئی تھی جب عاریز وہاں آیا۔

"کیا ہوا ادھر کیوں کورٹ مارشل لگا ہوا ہے۔کیا ہوا ہے".

عاریز نے کہا تو روجا بولی۔

"دیکھو ذرا اسے عینا مجھے گولی کروا کر جتنا خوش ہے یہ".

روجا نے اپنے آنسو پھر سے باہر نکالے۔

"ہاں بھئی عاریز اسے گولی کروا کر تم کیوں اتنے خوش ہو؟".

www.novelsclubb.com

عینا نے بھی اسے انداز سے پوچھا۔

"گولی نہیں پسند آئی تو کیا ہوا کیپسول کروا دوں؟".

وہ بھی عاریز تھا جس کی نسلیں کبھی سیریس نہیں ہوئی تھیں وہ کیسے ہو جاتا۔

"اس سے پہلے میں تمہیں کوئی ٹیکہ شیکہ نہ کروادوں بھلا؟".

عینا نے عاریز کو دھمکایا تو وہ سیدھا ہوا۔

"سردار! مائی باپ۔ ہم غریب کرکاہے کو غصہ کرتے ہو۔ سارا کیا دھرا بڑے مالک کا ہے".

عاریز نے عینا کے پیروں میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ تو عینا اس کا ڈرامہ دیکھ کر بھی نہیں پگھلی تھی۔

"میں حیران تو دادا جان کو اتنا سیانا مشورہ بھلا دیا کس نے تھا".

www.novelsclubb.com

عینا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"مشورہ تو دادا جان کو سیانا ہی دیا تھا لیکن دادا جان نے سیانے پن کا مظاہرہ نہیں کیا بس".

عاریز نے بے بسی سے کیا تو عینا اور روجا نے بیک وقت اس کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب اس بات کا".

عینا نے عاریز کے بال پکڑے۔

"ارے میرا مطلب ہے کہ مشورہ کسی نے سیانا ہی دیا ہو گا بس دادا جان کو اپنی محبتوں سے فرصت ملے تو وہ کچھ سوچیں نہ".

عاریز نے انہیں ٹالنا چاہا لیکن وہ دونوں کہاں ٹلنے والی تھی۔ عاریز مسلسل مکر رہا تھا لیکن عینا نے اس کے بال پکڑ رکھے تھے اور روجا نے تھرڈ ڈگری دینی شروع کی۔ یعنی کورس کی کتاب کو اونچا اونچا اس کے کان میں پڑھنا شروع کر دیا۔ عاریز نے کان بند کرنا چاہے لیکن وہ آواز بند نہیں ہوئی اور پھر وہ اس تھرڈ ڈگری کو مزید نہ جھیل پایا اور اس کے منہ سے سچ نکل آیا۔

"ہاں بھئی میں نے داداجاں کو مشورہ دیا تھا لیکن میں نے یہ کہا تھا انہیں قسم لے لو ".

عاریز نے اقرار کیا تو دونوں چپ ہوئیں۔

"تو جو کہا تھا وہ بھی ذرا بکواس کر دو مہربانی ہو گی"۔

عینا نے غصے سے کہا۔

"بھئی میں مشن کا عاشق پر کام کر رہا تھا جب داداجان کو پتا چل گیا اور ہم لتا لگانے لگے۔اور پھر ہمیں پتا لگا کہ عینا کے عاشق ذاعبان بھائی ہیں۔تب داداجان کو میں نے روجا کی شادی کا بھی مشورہ دے دیا کہ گھر جڑا رہے گا۔اور اپنی طرف اشارہ کیا لیکن داداجان پتا نہیں کیوں سمجھے ہی نہیں".

عاریز نے پوری کہانی بتائی لیکن عینا وہیں اٹکی رہی۔

"مشن عینا کا عاشق؟".

اس نے ان دونوں کو دیکھا تو روجا بولی۔

"ہمیں پتا چل گیا تھا کہ ذاعبان بھائی یا کمیل بھائی دونوں میں سے کوئی ایک تمہیں پسند کرتا ہے۔ لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ کون اس لیے ہم نے یہ پتا لگانا شروع کیا"۔

روجا نے مطمئن ہو کر بتایا۔

"تو بونگوں بھلا مجھ سے پوچھ لیتے۔ میں خود بتاتی کہ وہ کمیل بھائی تھے جو میرے نا معلوم عاشق تھے".

عینا نے ان دونوں کے سر پر بم پھوڑا تو عاریز اور روجا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر یہ ذاعبان بھائی کہاں سے نکل آئے بھئی؟".

ان دونوں کا سر اب حقیقی معنوں میں

چکرایا تھا۔

"یہ تو رشتوں کو بھرتا بن گیا".

روجا نے کہا تو عینا نے ان دونوں کو خونخوار نظروں سے گھورا۔اور غصے سے واک آؤٹ کر گئی۔

"میں تو سمجھ رہی تھی کہ سب سے بڑا ظلم بس میرے ساتھ ہی ہوا ہے باقی تو سب کو ان کی پسند مل رہی ہے لیکن ادھر تو دادا جان نے سہی ٹک کر اس کھیلا ہے ہماری زندگیوں کے ساتھ".

روجا بڑبڑائی۔

"سہی کہہ رہی ہو دادا جان بھی نہ"۔

www.novelsclubb.com

عاریز نے کہا تو روجا نے اسے خطرناک نظروں سے دیکھا۔

"سارا کیا کرایا تمہارا ہے ڈفر".

یہ کہہ کر وہ بھی چلی گئی تو عاریز سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"بابا بوٹا یو نو واٹ از ہوئینگ؟".

خورشیدہ نے بابا بوٹا سے پوچھا۔

"سمجھتے نہیں آریا پر سواد بوہت آریا اے"۔

بابا بوٹا اے سر دھنتے ہوئے کہا۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 13

بقلم: عائشہ آرائیں، کشف فاطمہ

عینا پتر چھت پر ہلدی سوکھنے کے لیے رکھی ہے ذرا کا دے بارش کا موسم ہے کہیں کام نہ خراب ہو جائے".

عیناجواس وقت انگریزی کی کتاب پکڑے بیٹھی تھی جیسے فرار کا بہانہ چاہتی تھی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور چھت پر چلی گئی۔ابھی وہ ٹوکرا اٹھا کر مڑ رہی تھی کہ کسی نے اس کی کلائی پکڑی۔

"چھوڑو میرا ہاتھ ورنہ تگنی کا ناچ نچادوں گی".

عینا نے غصے سے بنا مڑے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ کوئی اور نہیں وہی ہو گا۔ کیونکہ اور کسی میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ ایسے اس کا ہاتھ پکڑ لیتا.

"کیوں چھوڑوں تمہارا ہاتھ۔میں نے تمہارا ہاتھ چھوڑنے کے لیے نہیں پکڑا".

ارتسام نے گھمبیر آواز میں ڈائلاگ مارا۔

www.novelsclubb.com

"بالکل ڈائلاگ تو اچھا مار لیا ہے لیکن لگتا ہے ساتھ ہی غیرت بھی مار لی ہے۔اگر اتنا ہی پیار محبت تھا تو سب کے سامنے کیوں چپ رہے ہو۔تب کہتے تب رکھتے حق۔یہ

کونسا پیار ہے کہ اکیلے میں ہاتھ پکڑ کر یاد آجاتا ہے۔میں کوئی پاگل اور عام سی لڑکی نہیں ہوں ارتسام چوہدری جوان میٹھی باتوں میں آجائے گی".

عینا نے اسے سخت لہجے میں تنبیہہ کی۔

"تم کہہ کر تو دیکھو سب کے سامنے ڈٹ جاؤں گا اور آخری دم تک لڑ جاؤں گا".

ارتسام نے ہمت سے کہا۔

"نہیں کہوں گی کیونکہ مجھے اپنے ملک کی مٹی سے محبت ہے جہاں تم جیسے لوگ نہیں آنا چاہتے۔جہاں مہنگائی ہے، غربت ہے، دہشت گردی ہے، کرپشن ہے لیکن پھر بھی مجھے محبت ہے یہاں سے اور میں کسی انگریز سے شادی کرلوں جو شاید یہاں جائیداد خرید کر پھر مڑ کر بھی نہ دیکھے یہ مجھے گوارا نہیں ہے".

عینا نے جو آج اسے سنجیدگی سے مارنے کی ٹھان رکھی تھی۔

"کہو گی تو ان کھیتوں کو اپنا گھر بنالوں گا عینا۔پر کہہ کر تو دیکھو".

ارتسام بھی سنجیدہ تھا۔

"میں نہیں کہوں گی کچھ مزید بس اتنا کہوں گی کہ میں اپنی مٹی سے جڑا ہمسفر چاہتی ہوں اس سے زیادہ کچھ نہیں".

عینا نے بات سمیٹی۔

"میں تمہارے لیے اس مٹی کو اپنالوں گا عینا".

ارتسام نے اس کے بازو پر گرفت مضبوط کی۔

"تم ادھر ہماری جائداد خریدنے آئے ہو مسٹر ارتسام! وہ خریدو اور چلتے بنو ہمیں خریدنے کی کوشش مت کرو"۔

www.novelsclubb.com

اس نے ارتسام کو دیوار سے لگایا تھا۔

"کیا تم نہیں چاہتی کہ تمہارے خاندان کی وہ دوریاں ختم ہو جائیں؟".

ارتسام نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"ہمارے خاندانی معاملات سے تمہارا کیا لینا دینا؟".

وہ بھی ڈرنے والی کہاں تھی۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔

"میں بھی تو اسی خاندان کا یوں نا".

وہ مسکرایا۔

"نہیں تم صرف ایک انگریز ہو جو ہماری سالوں کی وراثت کو خریدنے آئے ہو۔تم وہ ہو جو ہماری یادوں کو اپنے نام کرنے آئے ہو۔ہمارے خاندان کو توڑنے آئے ہو!تو توڑو اور جاؤ".

وہ جو اس کے قریب آرہا تھا اسے دھکا دیتی نیچے چلی گئی۔اور ارتسام اس شیرنی کو دیکھتا رہ گیا۔جو سب کے سامنے بچکانہ حرکتیں کرتی تھی لیکن دل کی کھری تھی۔

"چچا جان کھیتوں میں چلیں کیا؟".

ارتسام نے نیچے جا کر رضی صاحب سے کہا۔

"خیر اے پتر؟".

دادا جان بولے۔

"ہاں دادا جان میں کھیتی باڑی کو سمجھنا چاہتا ہوں۔ یا پھر یوں کہہ لیں کہ کھیتی باڑی کرنا چاہتا ہوں".

اس نے اپنی خواہش کا اظہار ایک ٹارگٹ کہ طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پتر کل چلنا اور کل روزہ نہ رکھنا۔ روزے میں کھیتی کیسے کرے گا بہت اوکھا کم اے".

دادا جان نے اسے ٹالا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں دادا جان! خواہشوں کے آگے یہ سب کچھ نہیں کہتا۔ مجھے آج ہی جانا ہے۔ کیا میں چاچا بوٹا کو ساتھ لے جاؤں؟".

اس نے اجازت چاہی لیکن اس فیصلے کی جو وہ سنا چکا تھا تو دادا جان نے بھی اجازت دے دی۔

"چلو پتر لیکن خیال سے کام بہت زیادہ ہے".

وہ سر ہلا کر باہر نکل گیا۔اور پیچھے بیٹھی عینا نے باہر کا موسم دیکھا جہاں بارش ہونے کے امکان تھے۔اور کچھ ہی دیر میں موسلا دھار بارش شروع ہو چکی تھی اور عینا مسلسل کھڑکی سے لگی باہر دیکھ رہی تھی۔اور گرجتے بادلوں کے ساتھ ہی اس کا دل بیٹھ رہا تھا۔ارتسام کو گئے ساڑھے چار گھنٹے ہو چکے تھے۔اور پھر اب تک گھر نہیں آیا تھا۔

سب اپنے کمروں میں تھے جب عینا چھپتے چھپاتے لاؤنج میں گئی اور لینڈ لائن سے چاچا بوٹا کو کال کی۔

"چاچا گھر کب تک آنا ہے"۔

عینا نے پوچھا۔

"پترا بھی تو صاب جی کھیتی کر رہا ہے۔میں منع بھی کیا لیکن بارش میں ہی کام کر رہا ہے تب سے۔وہ فارغ ہو تو آئے نا۔تم بتاؤ کوئی کام ہے پتر تو میں آجاتا ہوں".

چاچا جی بات پر عینا کا دل مزید بیٹھا۔

"نہیں چاچا بس ایسے ہی پوچھا تھا".

اس نے کہہ کر فون رکھ دیا۔اور پھر بیٹھی افطاری کا انتظار کرنے لگی۔

"صاب جی کا کھانا پیک کر دیں افطاری ڈیرے پر ہی کریں گے"۔

چاچا بوٹا گھر افطاری لینے آیا تھا۔اور عینا جو تب سے بیٹھی تھی کہ وہ آئے تو اس سے بات کرے اس کا چہرہ اتر گیا۔اور پھر اس نے افطاری بھی زہر مار کی۔اور پھر وہیں لاونج میں ٹی وی لگا کر بیٹھ گئی۔

"مجھے اتنا اوور ریکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا۔میں بھی نہ پاگل ہی ہوں".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساڑھے گیارہ بج رہے تھے جب عینا نے کھڑی دیکھی۔اور تبھی ارتسام اندر داخل ہوا۔

"تم ٹھیک ہو نا؟".

وہ جلدی سے دوڑ کر اس کے پاس گئی۔

"فصلیں جلد ہی پک جائیں گی۔آج مجھے کافی کام آگیا۔اتنے پیارے پیارے اپلے بنانے آگئے اور تو اور میں بھینسوں کو باندھنا اور دودھ نکالنا بھی سیکھ گیا ہوں۔اس سے بھی زیادہ مٹی سی جڑنا ہے کیا؟".

ارتسام نے بنا اسے دیکھے سوال کیا لیکن عینا کی نظر اس کے کپڑوں پر تھی جو ہمیشہ سوٹڈ بوٹڈ رہتا تھا لیکن اب اس وہ یہاں کے کسی کسان کی طرح کے حلیے میں تھا۔

"تم چینج کر لو میں چائے بنا کر لاتی ہوں".

عینا نے اسے کہا اور جلدی سے کچن میں چلی گئی۔جب وہ کمرے میں گئی تو ارتسام چینج کر چکا تھا اور اس کے چھوٹے بال ماتھے پر آرہے تھے اور ان میں سے پانی ٹپک رہا تھا۔اس کی سفید رنگت اب سرخ ہو رہی تھی اور آنکھیں آج کی مشقت کی گواہی دے رہی تھیں۔

"چائے لائی ہوں ساتھ یہ دوائی بھی۔تم یہ کھا لینا".

عینا اسے دوا دیتی چلی گئی اور ارتسام مسکرا کر اس چائے کے کپ اور دوائی کو دیکھ رہا تھا جس چائے کی رنگت بتا رہی تھی کہ پتی زیادہ ہو گئی ہے۔لیکن ارتسام جانتا تھا کہ اس نے جس لڑکی سے دل لگایا ہے وہ پھوہڑ ہے۔اس کی کچن میں جانے سے جان جاتی ہے۔اور ارتسام کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ اس لیے کچن میں گئی تھی۔اور وہ اس کی چاہت کو سوچتا کب نیند میں چلا گیا اسے پتا ہی نہیں چلا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری طرف عینا بھی کافی دیر سوچتی رہی کہ آخر وہ اس طرح ریکٹ کیوں کر رہی ہے۔اور جب سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہیں لگا اور پھر سحری کا وقت ہو گیا۔

عیناابھی نیند میں تھی اور میز پر بیٹھی نیند میں جھول تھی۔آنکھیں بند کئے وہ ایک ہاتھ سے پراٹھا کھا رہی تھی۔

"اوہ عقل کی اندھی آنکھیں کھول کر دیکھو کہ کھا کیسے رہی ہو".

عاریز نے کہا تو عینا نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔وہ پانی میں ڈبو ڈبو کر لقمے اندر لے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت منہ مت لگاؤ مجھے".

عینا نے تپے ہوئے انداز میں کہا اور کھانا کھانے لگی۔

"پتا نہیں وہ کونسے لوگ ہوتے ہیں جو سحری میں کروڑ کروڑ باتیں کر لیتے ہیں ادھر تو کسی کا منہ دیکھنے کا دل نہیں کرتا".

عینا نے بدمزہ ہوتے ہوئے کہا اور جلدی سے پراٹھا ختم کر کے نماز پڑھی اور سو گئی۔

"قرآن تمہارے ابا پڑھیں گے کیا؟".

ہما بیگم نے کمرے میں جاتی عینا سے کہا۔

"دو سجدے کئے اور فرض پورا، زمین پر ٹکریں مارنے سے بس روزہ نہیں ہوتا قرآن بھی پڑھو".

وہ روایتی امیوں کی طرح اسے سنا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"امی صبح پلیز ابھی میں دوسری عبادت کرنے جا رہی ہوں".

عینا نے آنکھیں بند کیے ہوئے ہی جواب دیا۔

"کمرے میں اعتکاف پر بیٹھنے لگی ہو کیا؟"

عاریز نے پھلجڑی چھوڑی۔

"نہیں سونے لگی ہوں روزے دار کا سونا بھی عبادت ہی ہوتا ہے".

اس نے کہااور جلدی سے کمرے میں چلی گئی۔اور فوراً نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

اگلی صبح اٹھی تو پہلا خیال اسے ارتسام کا آیااور خوش قسمتی سے وہ اسے لاؤنج میں ہی نظر آ گیا۔وہ اس کی کتابیں لیے بیٹھا تھا جنہیں دیکھ وہ بدمزہ ہوئی پر موڈ ٹھیک کرتے ہوئے آگے بڑھی۔

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟".

عینا نے اس سے پوچھا جس کی آنکھیں اب بھی لال تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اب ٹھیک ہے اور تمہاری وجہ سے میں خود کو اس وقت دنیا کا سب سے تندرست انسان تصور کر رہا ہوں".

ارتسام نے ہزاروں جذبات لہجے میں سموئے کہا۔

"میری وجہ سے کیسے؟"

عینا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"رات تمہارا وہ کڑوی کسیلی چائے بنانا اور دیر تک جاگنا مجھے گھائل کر گیا".

وہ بول رہا تھا اور اس کے منہ سے جذبات سن کر آج تپ نہیں رہی تھی۔

"تم ہو گی بد تمیز، نکمی، پاگل لیکن تم بہت اچھی ہو۔بے شک تم کبھی انگریزی میں پاس نہ ہو سکو پر تم نے محبت پاس کر لی اور یہ ثابت کر دیا کہ نکما انسان بھی اچھا ہو سکتا۔کیا ہوا جو تمہارا ہاتھ کتابوں میں دل نہیں لگتا تو کوئی بات نہیں پر...."

ابھی وہ بول رہا تھا کہ اس کی نظر عینا کے لال ہوتے چہرے پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

"تم اس لائق ہو ہی نہیں کہ تمہیں پانی بھی پوچھا جائے۔اناڑی کہیں کا".

عینا نے غصے سے کہا۔

"اس میں انار والی کیا بات۔انار تو پھل ہے نا".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارتسام کی اردو اچھی تھی لیکن اتنی نہیں کہ وہ اردو کی مہذب گالیاں بھی سمجھ جاتا۔

"تم ایک کم ظرف انسان ہو میں ہی پاگل تھی بس دفعہ ہو جاؤ".

عینا کو وہ انگریزی کا طعنہ دل کو لگا تھا۔

"کیا تمہیں میری کوششیں نظر نہیں آتیں؟"۔

ارتسام نے عینا کا ہاتھ تھاما تھا۔

"کونسی کوششیں؟ جو تم روز دادا کر پہلوانوں کے ساتھ لسی پینے کا مقابلہ لگاتے ہو وہ ؟ یا چاچا کے ساتھ بھینسوں کے گوبر کا ڈیزائن بنانے کے نئے نئے طریقے ایجاد کرتے ہو وہ کوششیں؟ یا پھر روز دوپہر تائی کے ساتھ منجیاں بنانا سیکھتے ہو وہ والا".

www.novelsclubb.com

وہ تن فن کرتے ہوئے بولی۔

"اوہ یعنی تم میرے بارے میں سب کچھ نوٹ کرتی ہو؟".

وہ حیرت سے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہنہہ نوٹ کرتی ہے میری جتی! میں ہنستی ہوں کہ بھئی تم کاہے کے انگریز ہو ہو جو تائی کی بنائی اوجھڑی اور چاچی کے بنائے پنجے شوق سے کھا لیتے ہو جو ہم نہیں کھاتے۔ جس گوبر کو ہم ہاتھ نہیں لگاتے تم اس کے ساتھ کھیلتے ہو۔ تم تو ناپینڈو خالص ہو نہ انگریز"۔

وہ اسے طعنے دے رہی تھی۔

"تو میں کیا ہوں؟".

وہ ذرا سا غصے میں آیا۔

"تم۔۔۔۔"۔

www.novelsclubb.com

عینا نے سوچنے کی ایکٹنگ کی۔

"تم فارمی مرغی ہو جو شہری بھی ہے اور دیسی بھی".

یہ کہتی وہ جلدی سے اس سے ہاتھ چھڑاتی بھاگ گئی۔اور وہ حیرت سے اس کے اس نام کو دہرانے لگا۔

"فارمی مرغی!".

****

ارتسام سینے پہ ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہا تھا جب اس نے ٹیوشن کے لیے بلایا تو روزہ لگنے کا بہانا کر دیا اور وہ اب پڑھنے کے بجائے بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی۔عینا نے ارتسام کو بہانا بنایا اور پھر ناول کھولا۔عینا نے صوفے سے ٹیک لگائی اور مزے سے کتاب کے اندر ناول رکھ کر پڑھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"عینا"

ارتسام کی آواز پہ اچھلی۔

"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم صرف مجھے شرط سے ہرانے کے لیے یوں ٹائم ویسٹ کر رہی ہو"اس کا انداز بالکل سنجیدہ تھا۔

"نہیں تو"

اس نے نظریں پھیری بھلا پڑھ کر اس نے کون سا پاس ہو جانا تھا۔

"تم محنت تو کر سکتی ہو ناں"

ارتسام کو ایسے واقعی کے رہا تھا جیسے وہ فیل ہو کر ملکاں دی عزت ملیامیٹ کر دے گی

۔

"محنت بڑی کی لیکن تمہیں پتا ملیر کے انگریز اس کی کوئی کل۔سیدھی نہیں ہے"

www.novelsclubb.com

"وہ کیسے"

اس نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

"ایسے کہ اس نے عینا کی عزت ملیامیٹ کر دی ہے اس کی وجہ سے اماں نے مجھے جوتوں سے مارا۔اور۔۔"

وہ اپنی تائی اور کمیل کی بات کا حوالہ دینے لگی کہ رک گئی

"اور"

"اور کچھ نہیں"

اس نے کندھے اچکائے۔

"عینا میڈم باتیں زبان سے ادھوری چھوڑ بھی دی جائیں تو آنکھیں پوری کہانی سنا دیتیں ہیں"

www.novelsclubb.com

"انگریزی بابو چوہدری کیدوں ملکاں دی انکھاں پڑھن لگے"

وہ ہنسی۔ارتسام خاموش رہا اسے پتا تھا اب اس الٹی کھوپڑی والی لڑکی کو کیسے پاس کروانا ہے اگر ایسے تو پھر ایسے ہی سہی پہلی بار ارتسام چوہدری چور دروازہ استعمال

کرنے کا سوچ رہا تھا۔اس بار تو عینا نے پاس ہونا ہی تھا اس بات کی خبر تو عینا کے فرشتوں کو بھی نہیں تھی۔وہاں سے نکلتا وہ اپنے دادا کو فون ملانے لگا۔

"دادا یار آپ کب آئے گے کول دادا آپ کی فول بہو کسی اور کے ساتھ نکل جائے گی پھر میں نے ساری عمر شادی نہیں کرنی"

"پتر ٹینشن کیوں لیندا کول دادا سب کچھ ٹھیک کر دوں گا"

چوہدری صاحب نے اطمینان سے کہا۔

"دادا جلدی پلیز"

"پتر میں آتا ہوں اسی ہفتے کرتا تیرا بھی بندوبست"

www.novelsclubb.com

****

عینا عجیب و غریب سے منہ بناتی گیٹ پہ کھڑی تھی۔ہما بیگم کی سخت ہدایت تھی کہ وہ اک ذاعبان کے ساتھ عید کی شاپنگ پہ جائے گی۔نجانے کب سے یہ رواج

شروع ہو گیا تھا اسے رہ رہ کر ذاعبان پہ غصہ آرہا تھا جو اسے عید کی شاپنگ کی آفر کر رہا تھا اگر یہ رشتہ نہ بنا ہوتا تو عینا خوشی خوشی شاپنگ کرتی۔ ابھی عید کو بہت دن تھے لیکن نجانے کیوں جلدی تھی۔اس نے بے بسی سے عاریز اور روجا کو دیکھا۔

"یار چلی جاؤ کون سا ذاعبان نے نکاح پڑھا دینا"

عاریز نے اس کی گھوری پہ ٹالا۔

"ہاں کل کو کمیل روجا کو لے کر جائے گا تب بھی یہی کہنا"

اس نے بھائی لگانے کا تردد نہ کیا۔جب وہ بہن نہیں سمجھتا تو ساری بھائی بنانے کے ٹھیکے اس نے ہی تو نہیں لیے ہوئے

www.novelsclubb.com

"اللہ کو مانو لڑکی جذباتی ہو جاتی میں کہہ رہا ادھر بیٹھو کچھ سوچتے ہیں"

ذاعبان کالی شلوار قمیض میں براؤن چادر کاندھوں پہ ڈالے ان کی طرف ہی آرہا تھا

۔

"اے ملکاں دی کڑی جدو عشق بے رل جاؤں تے فیر پیر رانجھے سے بھی ہٹ لو سٹوری جائے گی"

عینا نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"عینا چلیں"

اس نے مسکرا کر پوچھا۔عینا نے ایک نظر عاریز کو دیکھا جو گم صم بیٹھا تھا پھر قسمت کا فیصلہ سمجھ کر اس نے سر ہلایا۔

"بھائی میں بھی ساتھ آجاؤں"

روجا نے ہانک لگائی۔

www.novelsclubb.com

"پھر کبھی"

ذاعبان نے اسے آنکھوں سے انکار کیا۔

"میں اور روجا بھی جانے کا سوچ رہے تھے ساتھ ہی چلتے ہیں"

اچانک کہی سے کمیل آتا دکھائی دیا۔روجا کا گردن ہلانے کا دل تو نہیں کر رہا تھا عینا کی خاطر گردن ہلائی۔

"تم سب جا رہے ہے میں کیوں رہوں میں بھی جاؤں گا"

عاریز کو دا۔وہ کیسے اپنے چشمش کو اکیلے جانے دیتا۔

"چلو"

ذاعبان نے گہری سانس بھری۔

"میں بھی آسکتا ہوں کیا؟"

www.novelsclubb.com

ارتسام رف سے حلیے میں ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے بولا۔عینا نے اس کی نظریں خود پہ محسوس کرتے نظریں پھیری۔

"کیوں نہیں یایا"

"شیور شیور"

ارتسام کے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے وہ ہنسا۔اس کی ہنسی عجیب سی تھی جو وہاں صرف ارتسام ہی سمجھ پایا تھا۔۔

عاریز نے اسے بھی ساتھ لیا یہ براؤن فیملی میں عام بات تھی۔

"عینا آپ کو کیا پسند ہے"

ذاعبان اور کمیل آگے بیٹھے تھے باقی چار پیچھے بیٹھے تھے۔

"انگریز"

عاریز منہ ہی منہ بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

اس کے سوال پہ سب کی نظریں پہلے ذاعبان پھر عینا کی جانب اٹھی۔

اس نے بے ساختہ سب کو دیکھا پھر گھورا۔

"کالا"

"گڈ مجھے بھی"

ذاعبان نے مسکرا کر اسے دیکھا عینا بھی مسکرا دی۔

"عینا مسکرانا نہیں ہے"

رو جانے کان میں ہلکے سے سرگوشی کی۔

"انگریز کو جلا رہی ہوں"

عینا کی سرگوشی ارتسام کے کانوں میں پڑ چکی تھی۔وہ کسی کی پرسنل میٹنگ میں گھستا نہیں تھا اور کسی کے ساتھ شاپنگ پہ جانا تو اسے بالکل ہی پسند نہیں تھا لیکن یہاں معاملہ بہت الٹا تھا۔یہاں بات اس کی اپنی عینا کی تھی۔یہاں تو معاملہ ہی دل کا تھا۔

"کمیل آپ کو کیا پسند ہے"

روجا نے چشمہ ٹھیک کرتے مسکرا کر کمیل کو مخاطب کیا۔ کمیل نے روکھے سے انداز میں اسے دیکھا۔

"کالا"

اس کے لہجے کی بے اعتنائی اور بے زاری سبھی نے محسوس کی تھی۔ روجا بچاری شرمندہ ہو گئی وہ کون سا کمیل کی پسند کو اہمیت دینے والی تھی اس نے تو عاریز کو جلانے کے لیے ہی پوچھا تھا۔

"روجا گڑیا کچھ لوگ بات کے قابل نہیں ہوتے"

ذاعبان کو غصہ آیا اس کی بہن ٹاپر تھی وہ کمیل جو ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بلیو رنگ پسند ہے"

عاریز نے روجا کو دیکھ بتایا۔

"تو اپنی بیوی کو بتانا ناں"

ارتسام نے مسکراہٹ دبائی۔

"اسی کو بتا رہا ہوں"

عاریز نے آنکھ دبا کر سرگوشی کی۔

کچھ دیر بعد وہ مال کے باہر کھڑے تھے۔ہر کوئی ایک دوسرے کی خاطر یہاں آیا تھا ۔ارتسام عینا اور روجا کے پیچھے چل رہا تھا عاریز ان دونوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھا۔

"یہ ڈریس تم پہ اچھا لگے گا عینا"

اس نے مہرون رنگ کی فراک دکھائی جس کے گلے میں نفیس سا کام تھا۔

www.novelsclubb.com

"واوارتسام بھائی آپ کی چوائز ماننی پڑے گی"

روجا خوشی سے بولی۔ذاعبان اور کمیل کو لگا وہ تو یہاں بے وجہ آئے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں یہ خوبصورت ہے لیکن یہ کالا رنگ عینا پہ زیادہ اچھا لگے گا۔ ویسے بھی وہ اپنے ہونے والے شوہر کی مرضی سے ہی پہنے گی ڈریس"

اس نے سیاہ رنگ کی فراک عینا کو پکڑائی۔۔

"روجا تم یہ دیکھو"

عاریز اسے بازو سے پکڑ کر کھینچ کر کے گیا وہاں پہلے ہی ماحول سنجیدہ ہوا پڑا تھا اور کمیل کو بھلا کوئی پرواہ نہیں تھی کہ روجا جہاں بھی جائے۔

"میں دونوں لے لیتی ہوں"

اس نے دونوں اٹھائے۔

www.novelsclubb.com

ارتسام نے شاپ کیپر کو کریڈٹ کارڈ دیا اور اپنی ڈریس کی پیمنٹ دی جو اس نے عینا کے لیے پسند کی تھی۔ باقی سب اس کی جرات پہ منہ کھولے کھڑے تھے۔

"تم یہ دیکھو تم پہ یہ بلیو اچھا لگے گا"

عاریز نے روجا کو شیشے سامنے کھڑا کر کے ڈریس ساتھ لگایا۔

"بیوٹیفل"

وہ دونوں مسکرائے۔

"تمہارے ساتھ میرے جیسا بندر ہی سوٹ کرتا ہے پتا نہیں ہماری براؤن فیملی جو لڑکی سے سات سال بڑے دلہے ہی کیوں پسند آتے ہیں۔"

عاریز نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"ایسے نیک مشورے بھی تو تم ہی دیتے ہو"

روجا نے پلٹ کر شکوہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"علامہ اقبال کی ہوتی شکوہ جواب شکوہ کی سستی کاپی نہ لکھو"

عاریز نے فورا اسے جھڑکا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

کمیل کی آواز پہ روجا اچھلی لیکن عاریز کو خاصا فرق نہ پڑا۔

"آپ کو کنارے لگانے کا منصوبہ"

"کپڑے دیکھ رہا روجا کے لیے"

کمیل نے اسے گھورا وہ سب سمجھتا تھا لیکن بولا کچھ نہیں۔

"یہ گلابی جوڑا دیکھ لو"

کمیل نے ایک جوڑا روجا کی جانب بڑھایا۔

"اوہو کمیل بھائی آپ کی چوائز کو کس کی کالی نظر لگ گئی ہے"

عاریز نے وہ سوٹ الٹ پلٹ کر دیکھا۔

"اس کو کیا ہوا ہے"

کمیل نے اپنے چھوٹے بھائی کو گھورا۔

"روجا کی گوری رنگت پہ تو نیلا سوٹ ہی اچھا لگے گا"

عاریز کی بات پہ روجا شرمندہ ہوئی لیکن عاریز نہیں۔

****

ارتسام آج ضروت سے زیادہ خوش لگ رہا تھا۔عینا نے چھوٹی آنکھیں کر کے گھورا ۔ناشتے کی ٹیبل پہ اس نے جھک کر دادا کو کے کان میں کھسر پھسر کی۔

"بہوؤں آج میرے دوست چوہدری صاحب اور جوارتسام کے دادا بھی ہیں حویلی آرہے ہیں خاطر تواضع میں کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے"

www.novelsclubb.com

تینوں بہوؤں نے سر ہلایا۔

ناشتے کے بعد ہی تینوں نے اپنی ڈیوٹی سنبھال لی حویلی میں تیاریاں شروع ہو چکیں تھیں عینا تو اپنے دادا کے چہرے پہ خوشی دیکھ کر ہی خوش ہو گئی تھی۔اس نے

معمول سے ہٹ کر آج نیا سوٹ پہنا اور ڈوپٹہ سر پہ اوڑھا پوتا تو قابو میں تھا کہ دادا کو بھی ایمپریس کرنا تھا۔افطاری سے پہلے گیٹ کے قریب کھڑے سب ہی انتظار کر رہے تھے۔

"گاڑیاں رکیں تو ایک بزرگ اور ساتھ ایک جوان سی لڑکی باہر نکلی۔

"السلام علیکم چوہدری"

دادا آگے بڑھ کر اپنے دوست کو گلے لگا گئے باقی سب بھی خوش ہو رہے تھے۔

"پتری کی حال اے"

دادا نے اس لڑکی کے سر پہ ہاتھ رکھا۔ارتسام اپنے دادا کے گلے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی آتے ہوئے"

چچا بوٹا سامان اٹھا رہا تھا۔دادا اور چوہدری صاحب اندر جا چکے تھے

"اسی کھیڑا کھوتا گڈی چے آئے"

چوہدری صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"السلام علیکم دادا"

عینا نے جھک کر پیار لیا۔

"وعلیکم السلام پتری توں عینا اے"

عینا نے خوشی سے بھرپور ہاں میں سر ہلایا۔

اس کے سر پہ پیار دیتے انہوں نے ارتسام کو دیکھا جو انھیں ہی دیکھ رہا تھا۔ چوہدری صاحب نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اوکے کا سائن دیا۔ کسی کی تیز نظروں نے یہ منظر دیکھا ہو یا نہ ہو لیکن کمیل اور عاریز دیکھ چکے تھے۔ عاریز کو عینا کی تیاریاں دیکھ کر ہی کچھ نہ کچھ معاملہ سمجھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

عیناہیٹ انگریز

بقلم عائشہ آرائیں اینڈ کشف فاطمہ

قسط نمبر 14

دونوں دادا نے اپنی محفل لگائی ہوئی تھی۔پتا نہیں کون کون سے قصے ایک دوسرے کو سنا رہے تھے کہ ان کے قہقہوں کی آواز باہر تک آ رہی تھی۔

"اللہ بخشتے تیری پر جائی کو جب میں اسکو اپنی پہلی محبت کے قصے سناتا تھا تو روٹھ جاتی تھی۔ہائے شیدا میری بھینسوں سے مقابلہ کر کے آگے نکل گیا"

دادا نے سرد آہ بھری۔

"چل کوئی ناں میں تو تجھے پہلے ہی روکتا تھا۔میں چوہدری دیکھ جس سے محبت کی اس کو اپنے بچوں کی ماں بنا دیا"

انہوں نے فخریہ انداز میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور ہنے دے چوہدری تیری محبت کو کنارے لگانے والا کون تھا۔میں نے تجھے خط لکھ لکھ کر دیے۔"

چوہدری صاحب نے زبردست قہقہ لگایا بناشرمندہ ہوئے وہ ہنسے۔

ارتسام نے نفی میں سر ہلایا اس نے اپنے دادا کو کس کام کے لیے بلایا تھا اور وہ دونوں اپنی پرانی محبت کو یاد کر رہے تھے۔ارتسام نے گلہ کھنگارا۔

"آجا پتر"

اس نے دادا کو آنکھوں ہی آنکھوں میں یاد کروایا۔

"ہاں ملک تیرے سے اس بارمیں ضروری بات کرنے آیا ہوں"

www.novelsclubb.com

دادا نے پوزیشن سنبھالی۔

"کیسی بات؟"

ابھی چوہدری صاحب کچھ کہتے دو لوگوں نے کمرے میں انٹری دی۔"دادا آپ نے چائے پی لی"

کمیل کو کچھ اور تو سمجھ نہ آیا جلدی سے بولا۔

"کمیل پتر تیرے چے کیتھے تیری دادی دی روح تے نئیں آ گئیں اے کی زنانی الی گل پوچھدا"

دادا نے اسے لتاڑا۔ کمیل نے کنفیوز ہوتے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"وہ میرے خواب میں آئیں تھیں کہتی آپنے دادا سے کہنا اگر پہلی محبت کا غم منا لیا ہو تو چائے پی کے"

www.novelsclubb.com

فوراً اس نے بات بنائی۔

"ہائے تیری دادی نوں اوتے جا کے وی آرام نئیں آیا۔"

ملک صاحب نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"توں وی کوئی اپنی دادی کی فرمائش لے کر آیا ہے"

اس نے پیچھے کھڑے ذاعبان کو گھورا۔۔

"نئیں دادا جی میں تے ارتسام کو لینے آیا تھا آپ نے بھی چوہدری دادا جی کو زمینیں نہیں دکھانی"

ارتسام نے دانت کچکچائے وہ خوب سمجھ رہا تھا۔

"میں اور تیرے دادا شام کو جانے کا سوچ رہے تم دونوں اپنے کام پہ جاؤ"

دادا نے چھٹی کروائی۔

"چوہدری دادا دیکھے یہ ہمیں آپ کے پاس بیٹھنے نہیں دے رہے"

www.novelsclubb.com

"پتر میں کدھر بھاگ رہا ہوں تم لوگ کام سے آجاؤ"

"جی اچھا"

وہ افسردہ سے چہرے بنا کر باہر کو نکلے۔

"تو میں کیا بات کر رہا تھا"

چوہدری صاحب نے دوبارہ وہی سے بات جوڑنی چاہی۔

"چھوڑ باتوں کو تجھے اچھے سی چائے پلواتا ہوں"

لو جی گئی بھینس پانی میں کیونکہ بات تو وہی کی وہی رہ گئی تھی۔ارتسام نے مسکرا کر زبردستی دونوں کو دیکھا دل میں آگ لگی ہوئی تھی۔

"اوہ مائی گاڈ۔سو مچ پلیوشن".

www.novelsclubb.com

ڈیزی نے لاؤنج میں آتے ہی کہا۔

"یایا"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈیزی کی انگریزی پر چاچا بوٹا نے کہا تو سب نے اسے گھورا۔

"آئی نیڈ واٹر!".

ڈیزی نے کہا۔

"یو ٹماٹر؟".

خورشیدہ بھی بولی تو ڈیزی نے اُنہیں ایسے دیکھا جیسے وہ سب نمونے ہوں۔

"یو نیڈ واٹ؟

حماس نے کان لگائے۔

"آئی نیڈ واٹر".

www.novelsclubb.com

ڈیزی نے کہا تو روجانے حماس کو کہنی ماری۔

"پانی مانگ رہی ہے۔ غریب کا پانی پینا محال کیا ہوا ہے".

روجا کو خاصہ شرمندگی ہوئی تھی۔ان سب کے انگلش لیسنز جو انہوں نے ارتسام کے آنے پر تیار کئے تھے انہیں تو زنگ لگ گیا تھا کیونکہ ان کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔لیکن اب ڈیزی ویسی ہی انگریز ثابت ہو رہی تھی جیسے انگریز وہ سب سوچتے تھے۔اسی لیے سب نے سوچا تھا کہ اپنی سڑی ہوئی انگریزی کی ڈکشنری پر پھر سے ٹاکی شاکی مار لی جائے۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ارتسام اندر آیا اور ڈیزی اس کی طرف لپکی۔

"اوہ مائی گاڈ ارتو آئی مس یو سو مچ".

وہ اس سے پہلے کے اس کے گلے لگتی ارتسام نے اسے روکا۔

"آئی مس یو ٹو۔آئی ول کم آفٹر ڈوئنگ مائی ورک۔دین ووئی ول ٹاک".

وہ اسے بعد میں بات کرنے کا کہہ کر چلتا بنا کیونکہ ڈیزی کو اس کے پاس ایسے بھاگتے ہوئے آتے دیکھ ایک وجود کے تن بدن میں آگ لگ چکی تھی اور وہ مزید اس آگ کو ہوا دینا نہیں چاہتا تھا۔اس لیے چپکے سے کھسک لیا۔

ڈیزی ارتسام کی خالہ کی بیٹی اور اس کی بچپن کی دوست تھی۔دونوں ایک ہی سکول میں پڑھے تھے اس لیے ان کی خاصی ہم آہنگی تھی۔ارتسام نے اپنے بزنس کا بڑھانا شروع کر دیا تھا اور ڈیزی وہاں ایک جانوروں کے حقوق کی تنظیم کے ساتھ کام کر رہی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

"ارتو! تم تو بدل ہی گئے ہو!".

ڈیزی نے ارتسام کو شلوار قمیض میں دیکھا تو بولی۔

"جیسا دیس ویسا بھیس".

ارتسام کی بات ڈیزی کو خاص سمجھ نہیں آئی تھی لیکن وہ سر ہلا گئی۔

"ارتو کب تک یہاں رہو گے۔آنٹی سے سو دفعہ پوچھا تب بتایا تم یہاں آئے ہو".

وہ پھر سے بولی۔

"ڈیزی میں اب کافی بدل چکا ہوں وہ ارتو نہیں رہا جسے تم جانتی ہو".۔وہ دھیرے سے بولا اور اپنے کندھے سے ڈیزی کا ہاتھ ہٹایا۔

"میں تمہاری پسند میں ڈھل جاؤں گی دیکھنا ارتو".

ڈیزی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اچانک زلزلے کی طرح عینا بیچ میں آئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ لو ڈیزی کھانا! تمہارے ارتو کی فیورٹ ڈش! مرغی کے پنجے اور بکرے کی اوجھڑی".

عینا نے اس کے سامنے پلیٹ کی تو ڈیزی ناک بھوں چڑھاتے پیچھے ہوئی۔

"ایووووو!".

اور فوراً ناک بند کیے اندر بھاگ گئی۔

"ہنہہ! پنجے اور اوجھڑی کھا نہیں سکتی اور میں تمہارے لیے سب کر سکتی ہوں۔ آئی بڑی ارتو کی پھرتو!!!".

وہ غصے سے تلملاتی یہ جاوہ جا کہتی کہاں غائب ہوئی ارتسام تو دیکھتا ہی رہ گیا اور اس کے غصے پر زیر لب مسکرایا۔

"لگتا ہے ہیر اپنے رانجھے کے پیار میں جل رہی ہے اور وہ بھی پٹاخوں کی آگ میں".

---

www.novelsclubb.com

افطاری ہونے والی تھی اور آج بھی خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ سب لوگ ٹیبل کی طرف آرہے تھے جب نیند میں ہچکولے کھاتا عاریز میز سے ٹکرایا۔

"منہ دھو آؤ بھئی کیا نشے میں پھر رہے ہو".

عاریز جو ابھی سو کر اٹھا تھا اسے عینا نے کہا۔

"شیروں کے منہ دھلے ہوئے ہی ہوتے ہیں".

عاریز کی آنکھ ٹکر سے کھل چکی تھی اس لیے اکڑ کر بولا۔

"ہنہہ شیروں کے دھلے ہوتے کتوں کے نہیں".

عینا نے اسے طنز کیا۔

"زیادہ وہ مت کرو میں سویا ہوا بھی تم سے زیادہ تیز اور پھرتیلا ہوں".

عاریز نے فرضی کالر جھاڑا۔

"ہاں بالکل تمہاری پھرتیاں تو ہم سب دیکھ ہی چکے ہیں۔ جاگتے ہوئے میں جو بیگن کا بھرتہ بنایا ہے تم نے ہمارا سوئے ہوئے الامان".

عینا نے بھی اسی ٹون میں کہا تو ہما بیگم نے اسے گھر کا اور اس سے پہلے کچھ کہتی تب سائرن بج گیا۔

"اوہ مائی گاڈ".

کھانا لگا اور سب نے کھانا شروع کیا تو اچانک ایک چیخ آئی جس نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ وہ ڈیزی تھی جو اپنے سامنے رکھے کھانے کو دیکھ کر چیخ اٹھی تھی۔

"ابھی تو کھایا بھی نہیں پھر کیا مسئلہ ہو گیا"۔

روجا نے آوازاری سے کہا۔

"یو آر سو بروٹل".

ڈیزی نے کہا تو آدھے لوگوں کے سر سے یہ لفظ بنا لگے ہی گزر گیا۔

"ہیں؟ کی پتر؟ کبوتر؟"

www.novelsclubb.com

خورشیدہ بولی۔

"نہیں کرسٹل کہہ رہی ہے"۔

عینا نے حصہ ڈالا۔

"ظالم کہہ رہی ہے سب کو".

اس سے پہلے کہ مزید الفاظ دریافت ہوتے اور انگلش کہ روح کور گید اجاتار وجابول پڑی۔

"ہائے پتر ہم نے کونسا تمہیں لیگ پیس نہیں دیا جو ہم ظالم ہو گئے".

نبیلہ بیگم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ جانوروں پر ایسا ظلم کیسے کر سکتے ہیں".

ڈیزی نے نادیدہ آنسو صاف کیے۔

www.novelsclubb.com

"ہائے ہم لوگ تو مکھی بھی مارتے۔اتنے ٹھاٹھ سے اپنی مجوں کور کھا ہوا ہے ظلم کیسا؟".

عظمیٰ بیگم کو بات بھائی نہیں تھی۔

"تائی جان ڈیزی وہاں جانوروں کے حقوق کا ارادہ چلاتی ہے اس لیے اس کے نزدیک یہ بریانی، قورمہ ظلم ہی ہے".

ارتسام نے وضاحت دی تو سب کہ ہنسی چھوٹی اور کھانے میں مگن ہو گئے اور ڈیزی بچاری آنسو بہاتے بریانی کھانے لگی۔

"آج تو یہ وہی کہاوت ہو گئی کہ جو مذاق میں کہتے ہیں جب کوئی اپنا مرنے کا کہے تو کہ کیوں تم نے میری بریانی کھانی ہے۔آج ڈیزی لیزی واقعی اپنوں کی بریانی کھا رہی ہے".

عاریز نے عینا کے کان میں سرگوشی کی تو وہ بھی ہنسی روک کھانا کھانے لگی۔

www.novelsclubb.com

ڈیزی صحن میں اپنی اونچی ہیل کے ساتھ ناک اونچا کیے جا رہی تھی جب فرش پر اس کی ہیل پھسلی۔تو ڈیزی اپنا توازن کھو بیٹھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ گرتی ڈیزی

کو دو مضبوط ہاتھوں نے تھام لیا۔یہ منظر کسی نے بہت غور سے دیکھا تھا اور اس کی آنکھوں میں کئی رنگ آئے تھے اور ایک چمک بھی۔۔۔۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 15

بقلم کشف فاطمہ اینڈ عائشہ آرائیں

"عینا تم سے ایک سوال پوچھوں؟".

عینا انگریزی کی کتاب سے متھا مار رہی تھی جب عاریز کمرے میں آیا۔

www.novelsclubb.com

"ضرورت پڑی ہے کبھی یہ پوچھنے کی؟".

عینا نے الٹا سوال داغا۔

"کمیل بھائی تمہیں پسند کرتے ہیں،ذاعبان بھائی تم سے شادی کر رہے ہیں۔اور ارتسام تمہارے آگے پیچھے پھرتا ہے۔لیکن تم کس سے محبت کرتی ہو یہ تو کبھی نہیں پوچھا ہم نے۔آج تم سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارا دل کس کے نام ہے؟".

عاریز نے سوال پوچھا تو عینا کو بھی احساس ہوا کہ کسی نے یہ پوچھنے کی زحمت ہی نہیں کی تھی کہ آخر وہ کیا چاہتی ہے۔

"عارو!تجھے پتا ہے کہ میرے لیے یہ سب چیزیں اہمیت نہیں رکھتی تھی۔مجھے پتا چلا کمیل مجھے پسند کرتے ہیں تو تب بھی میرا کوئی احساس نہیں بدلا،ذاعبان کے ساتھ میرا رشتہ ہو گیا کوئی رشتہ دل کا نہیں بدلا لیکن ارتسام کی ہر بات میرے دل میں ایک نیا رنگ بھرتی ہے اور میرے دل میں بھی وہی ہے۔میں نہیں جانتی کہ کمیل اور ذاعبان بھائی بیچ میں کیسے اور کب آئے جبکہ شروع دن سے بس وہی تھا".

وہ خاموشی سے کہتی اپنا دل عاریز کے سامنے کھول گئی۔اور عاریز نے سر پیٹا۔

"لڑکی تمہیں سب کچھ ہمیں ساتھ ساتھ ہی بتانا چاہیے۔خود تو سب کچھ جان لیتی ہو سب کا".

عاریز نے سوچتے ہوئے کہا۔اور باہر نکل گیا جب ایک منظر نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔

ڈیزی ٹک ٹک کرتی صحن میں چل رہی تھی جب وہ گری اور فوراً کسی نے تھاما۔باب بابا بوٹا نے جب ڈیزی کو بچایا تو ڈیزی مزید لڑکھڑا گئی۔

"لیو می۔چھی چھی".

یہ کہتی وہ سنبھل نہیں سکی جب اس کا پیر پھر پھسلا اور اسے مضبوط بازوؤں کا سہارا ملا۔کمیل نے ڈیزی کو گرنے نہیں دیا تھا اور یہ منظر عاریز کی شاطر نگاہوں نے دیکھ کر دماغ میں کئی تانے بانے بنے۔

"واہ کمیل بھائی آپ بھی نہ جہاں موقعے پر پہنچنا تھا وہاں تو پہنچے نہیں اور ادھر آپ سب سے پہلے آگے ہیں۔اب آپ دیکھیں میں کیا کرتا کہا ہوں".

عاریز نے کئی منصوبے بنائے اور ان کی تکمیل کے لیے پلین بنانے لگا۔

"

"ہاں مام آپ فکر مت کریں میں آپ امقصد پورا کر کے ہی جاؤں گی".

ڈیزی فون پر بات کر رہی تھی جب عینا اسے کھانے کے لیے بلانے آئی۔

"اچھا ہوا مام ہمیں خالہ نے پہلے ہی بتا دیا کہ ارتسام یہاں کسی لڑکی میں انٹرسٹڈ ہے اور اپنے دادا کو شادی کروانے کے لیے بلا رہا ہے۔اگر وہ ذکر نہ کرتیں تو ہم بیٹھے رہ جاتے اور وہ لڑکی ارتسام کو لے اڑتی".

www.novelsclubb.com

ڈیزی نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ فکر نہیں کریں مام،ارتسام کی بیوی میں ہی بنوں گی اور چوہدری انڈسٹریز کی اکلوتی بہو بھی۔آپ اب گھبرائیں نہیں".

ڈیزی اپنے مام کو ڈھارس بندھا رہی تھی اور بات سے انجان تھی کہ اس گھر کی ماسٹر پلینر عیناسب سن چکی ہے۔

"تم باہر جا کر گاؤں دیکھنا چاہتی ہو؟".

حماس نے ڈیزی کو حیرت سے کہا۔

"یس آئی لو دس".

www.novelsclubb.com

ڈیزی نے خوشی سے کہا۔

"اچھا ایسا کرو پھر کہ پروٹیکشن کر لو اپنی".

روجا نے اسے مشورہ دیا۔

"کیسی پروٹیکشن؟"

ڈیزی نے مزید حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

"تم انگریز ہو نا۔ باہر نکلو گی تو لوگ کہیں تمہیں شوٹ ہی نہ کر دیں۔اس لیے خود کو کور کر لو".

دریہ نے سسپینس سے کہا۔

"یس یس پلیز".

ڈیزی نے گھبرا کر فوراً انہیں اجازت دی۔ارتسام اس وقت کھیتوں میں تھا اس لیے ڈیزی بھی اس کے قریب رہنے کے لیے وہاں جانا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور پھر روجا اور دریہ نے ڈیزی کو کالے رنگ کے کپڑے سے پرانے زمانے کی ممی کی طرح لپیٹ دیا۔اسے دیکھ کر ایسا گمان ہوتا کہ وہ اہرام مصر سے آئی ہے۔

"آئے ہائے کڑیے تو کی لاش گئی بنی اے".

نبیلہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"تائی یہ باہر پردہ کر کے جانا چاہ رہی ہے اس وجہ سے اس نے خود کو ہر طرف سے پیک کر لیا ہے"..

روجا نے نبیلہ بیگم کے کان میں بتایا۔

"ماں صدقے جائے کتنی اچھی ہے اور ایک تم لوگ ہو جنہیں کوئی پروہ نہیں ہے کسی چیز ہے۔شتر بے مہار کی طرح گھومتی پھرتی ہو۔سیکھو کچھ".

یہ کہہ کر نبیلہ بیگم اندر چلی گئیں۔اور جب باہر آئیں تو ان کے ہاتھ میں ایک ٹوپی برقع تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ لے پتر یہ پہن میں دو تین اور بھی منگوادوں گی".

اور پھر وہ نیلا عبایہ پہنا کر وہ لوگ ڈیزی کو کھیتوں میں لے گئے۔اور عینا عاریز تو پہلے ہی وہاں تھے کہ اگر کامرحلہ سرانجام دے سکیں۔

عینا نے ان لوگوں کو پہلے ہی بریف کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ وہاں ڈیزی کا رہنا محال کرنے کا منصوبہ بنا چکی تھی اور اس وہ سب اس کے ساتھ نئے نئے تجربے کر رہے تھے۔

"ویسے کیا کمال کا پیک کیا تھا اس ڈیزی چیزی کو تم نے مان گئے".

حماس نے دریہ کو تعریفی نگاہ سے دیکھا تو وہ حیران ہوئی۔

"چھپکلی تیز ہو رہی ہو تم بھی".

حماس کے کامپلیمنٹ دینے پر دریہ نے ہنس کر کہا۔

"میں پہلے ہی تیز تھی تمہاری عقل اب کھل رہی ہے ڈڈو کہیں کے".

www.novelsclubb.com

دریہ نے کہہ کر اسے چڑایا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کا ٹریگر پوائنٹ ہے۔

"غلط فہمی تھی میری جو تمہیں عقل مند سمجھ بیٹھا تم تو عقل بند تھی اور رہو گی".

یہ کہہ کر حماس آگے بڑھ گیا اور دریہ بھی منہ ناک پھلاتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

عینا وہاں اپلے بناتی عورتوں سے کچھ بات کر رہی تھی جب ارتسام نے چپکے سے اسے بازو سے پکڑا اور چپکے سے ایک کونے میں لے آیا۔تاکہ اس سے بات کر سکے۔

"تمہیں میں اپنی چارمنگ جولیٹ فار لائف بنانا چاہتا ہوں یار تم کیوں نہیں سمجھتی".

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا۔

"ہنہہ چام چڑک ہو گے تم! تمہارا سراہاڈبر. اتنی سوہنی دودھ ملائی جیسی لڑکی اور اسے چام چڑک بنانا چاہتے ہو۔آیا وڈا انگریزاں دارانجھا".

www.novelsclubb.com

وہ اسے ایک دفعہ پھر کلین سویپ کرتی جا چکی تھی اور وہ ہر دفعہ کہ طرح اس کے جانے کے بعد اپنی ڈکشنری میں ابھی تازہ تازہ آئے لفظ کو بڑبڑا رہا تھا۔

"چام چڑک!..."

اور عینا کا چہرہ مسکرا رہا تھا وہ اس کے سامنے بھاؤ کھا رہی تھی کیونکہ وہ ابھی زیر نہیں ہونا چاہتی تھی۔

"کیا کر رہی ہو یہاں؟".

روجا کو دیکھ کر کمیل حلق تک کڑوا ہوا تھا۔

"سب کے ساتھ آئی ہوں".

روجا ایک دم گھبرا گئی۔اسے ان لہجوں کی عادت نہیں تھی کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے ایک حساس لڑکی تھی جو ہر کام بہترین کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو کس کی اجازت سے آئی ہو؟یوں لفنگوں کی طرح جدھر دیکھو چل پڑتی ہو منہ اٹھا کر کوئی لحاظ بھی ہے۔لڑکیوں کو کیا ایسا ہونا چاہیے".

کمیل اسے بے نقط سنا رہا تھا اور عاریز کی برداشت بس اتنی ہی تھی۔

"اور لڑکیوں کو کیسا ہونا چاہیئے کمیل بھائی؟ ہماری بہن دریہ بھی ساتھ آئی ہے تو وہ بھی لفنگوں کی طرح بن رہی ہے"۔

عاریز نے کمیل کو شرمندہ کرنا چاہا تھا۔

"چلو روجا، دریہ عینا انتظار کر رہی ہو گی".

عاریز نے ان دونوں سے کہا اور روجا جو بس منظر سے غائب ہونا چاہ رہی تھی فوراً ہی آگے بڑھ گئی۔اس کی آنکھوں میں آئے آنسو دیکھ وہاں آتے ذاعبان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"کمیل بھائی اگر من پسند انسان نہ ملے تو میسر انسان کو ٹھوکر مارنا بھی کوئی حل نہیں ہے۔اور جو آپ کر رہے ہیں وہ تو کسی بھی قسم کے مسئلے کا حل نہیں ہے".

عاریز کہتا چلا گیا اور ذاعبان مٹھیاں بھینچے کھڑا رہا۔

"جو تم میری بہن کے ساتھ کر رہے ہو اس سے بدتر کروں گا اب دیکھنا".

وہ دل ہی میں دہرا رہا تھا۔

"روجا اپنے آنسو مت بہاؤ یہ اتنے عام نہیں ہیں نہ کسی کے لیے بھی ضائع کیے جائیں".

عاریز نے روجا کو کہا جو خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی۔

"تو کیا کروں میں؟ یہ رشتے میں نے نہیں بنائے۔ یہ تو خود بنے تھے۔ میں تو نبھا بھی نہیں رہیں ہوں تو آخر میں کیوں برداشت کروں یہ نفرتیں".

وہ روتی ہوئی عاریز کا دل چیر رہی تھی اور عاریز عہد کر رہا تھا کہ وہ ساری کایا پلٹ کر رکھ دے گا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ اپلے بناتے ہاتھوں کی تعریف کر رہا تھا نا تمہاری ارتسام؟ کتنے اچھے لگے تھے اسے وہ اپلے".

عاریز نے عینا کو اونچی آواز میں مخاطب کیا۔

"ہاں اور یہی تھا اس کے دل تک جانے کا راستہ".

عینا نے شرما کر کہا تو ڈیزی کے کان کھڑے ہوئے۔

"مجھے بھی یہ بنانے ہیں وہ بھی پیارے سے".

یہ کہہ کر سیریز نے اپلے بنانے کے لیے گوبر میں ڈال دیا۔ ابھی پہلا اپلا بنایا ہی تھا اور دیوار پر لگانے اٹھی تو پاؤں اس ٹوپی برقع میں پھنسا۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی اس کے ساتھ ہی ایک اور وجود اسے بچانے کے چکر میں زمیں بوس ہوا تھا۔ جسے دیکھ کر عینا کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عیناہیٹ انگریز

بقلم عائشہ آرائیں اینڈ کشف فاطمہ

قسط نمبر 16

سب لوگ منہ کھولے سامنے کا منظر دیکھ رہے تھے جہاں ڈیزی کو پکڑنے کے چکر میں عاریز گرا پڑا تھا۔عینا اور روجا کے منہ دیکھنے والے تھے۔دونوں ہی جیسے صدمے میں چلی گئی تھیں اور عاریز گوبر میں ڈوب چکا تھا۔

"ہنہہ تمہارا تو بھئی سمجھ ہی نہیں آتا کہ کس کی ٹیم میں ہو".

www.novelsclubb.com

گھر جا کر عینا نے عاریز کو سنانا شروع کیا۔

" کبھی رشتے الٹے پکے کروا دیتے ہو اور کبھی اس ڈیزی پیزی کے ساتھ گوبر میں کود جاتے ہو".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینا کا تو غصے کے مارے برا تھا لیکن آج تو روجا بھی تپ رہی تھی۔

"یار تم دونوں ابھی نہیں سمجھتی نہ لیکن میں سب سمجھتا ہوں۔مجھے اس ڈیزی چیزی کے ساتھ دوستی بڑھانی ہے".

عاریز نے ابھی آدھی بات ہی کی تھی کہ روجا نے اس کے بال پکڑے۔

"تمہاری دوستی تو میں کرواتی ہوں صبر کرو تم۔اس انگریزنی سے دوستی کر کے جاؤ گے کہاں".

عینا تو روجا کے اس روپ کو دیکھ کر حیران ہی رہ گئی۔

"اوہ ملکوں کی حلیمہ سلطان اپنا جلال چھوڑو اور اس کی بات سن لو".

www.novelsclubb.com

عینا نے عاریز کی جان بخشی کروائی تو وہ عینا کے پیچھے چھپ گیا۔

"بھئی اس انگریزنی کو میں دوستی کر کے مشورے دینا چاہتا ہوں تاکہ وہ میری بات سنے".

عاریز نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"لو جی گئی بھینس پانی میں انگریزنی کی۔ تم سے مشورہ لے کر تباہ ہی ہونا ہے".

عینا نے مزاق اڑایا۔

"تو اسی لیے تو مشورہ دوں گا".

عاریز ذو معنی انداز میں بولا تو عینا اور روجا نے ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں دیکھا۔

کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ اندھیری نگری کا راج تھا۔ کسی نے احتیاط سے کالڈ کھولا اور کمرے کے اندر قدم رکھا۔ کمرے کے اندر داخل ہونے والے وجود کی آنکھوں میں ایک شیطانی سی چمک تھی دھیرے دھیرے قدم اٹھا کر موبائل کو ان

www.novelsclubb.com

لاک کیا اس موبائل کا پاسورڈ جاننے کے لیے ہی اس نے کافی پاپڑ بیلے تھے۔ جلدی سے واٹس ایپ کی چیٹ کھولی اسی وقت موبائل کے اصلی مالک نے کروٹ بدلی۔

"افف شکر الحمد للہ"

دوبارہ سوتے دیکھ وہ جلدی سے پردے کے پیچھے سے نکلا اور چیٹ کے سکرین شاٹ لیے اور اپنے نمبر پہ سینڈ کر کے سارے ثبوت مٹا دیے۔

"مشن کمپلیٹڈ"

****

ارتسام غصے کا آتش فشاں بنا ٹہل رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کمیل اور ذاعبان کو اڑا دے۔ اوپر سے عینا بھی اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہی تھی۔ دادا جب سے آئے تھے انہوں نے ہر بات ہر قصہ ڈسکس کر لیا تھا لیکن رشتہ نہیں مانگا تھا۔

"ارتسام کچھ کرو ورنہ خالی ہاتھ بیٹھے رہ جاؤ گے"

وہ بڑبڑایا۔

"میں کچھ مدد کر سکتا ہوں"

عاریز نے اپنا کام بھی تو نکلوانا تھا اگر وہ اس کی خاطر ارتسام سے ہاتھ ملاتا ہے تو اس میں قباحت ہی کیا تھی۔

"کیسی مدد؟"

"لڑکی تو پہلے ہی تمہاری ہے بس لڑکے کو سائیڈ پہ کرنا ہے"

عاریز رازداری سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے کہ لڑکی میری ہے اور تم میری مدد کیوں کرو گے بھلا"

ارتسام نے اصل مدعا بیان کرنے کا کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"انسان ہوں صدقہ جاریہ کے طور پہ تو میں ایسے کام کرنے سے رہا آپ کو بس اتنا کرنا ہے کمیل کی سیٹنگ اپنی کزن گوری سے کروانی ہے"

"واٹ نیورو وہ کبھی نہیں مانے گی"

اس کی شرط جان کر ارتسام نے صاف ہاتھ کھڑے کیے۔

"ٹھیک ہے مرضی ہے بیٹھے رہے پھر اور ہاں عینا کی شادی پہ کرسیاں لگانا اور اس کے بچوں کے ماموں بن جانا"

عاریز نے لاپروائی سے کندھے اچکائے۔۔ارتسام نے جھرجھری لی ایسے لگا جیسے گول مٹول چھوٹے چھوٹے دو جڑواں بچے اس کی ٹانگوں کو چپکے ماموں ماموں کی صدائیں بلند کر رہیں ہیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا کوئی اور شرط نہیں رکھ سکتے تم"

"اور کیا آپ سے میں نے تو تنیاں بجوانی ہیں۔مجھے میری لڑکی چاہیے تو اپنے سانڈھ جیسے بھائی کو راستے سے تو ہٹانا ہے"

"ٹھیک ہے شرط منظور ہے پہلے بتاو عینا مجھے پسند کرتی ہے اس بات کے بارے میں اتنا شیور کیسے ہو"

عاریز نے کمینی سی ہنسی ہنسی اور موبائل نکال کر ایک ریکارڈنگ آن کی جس میں عینا میڈم کھلے عام عاریز سے ارتسام سے محبت کا اظہار کر رہی تھی۔

"ارے واہ یار"

ارتسام نے جلدی سے اسے گلے لگایا۔۔

www.novelsclubb.com

"ویسے جیسی تمہاری حرکتیں ہیں مجھے تو عینا کی بات درست لگتی ہے کہی تم واقعی ہی ملیر کے انگریز تو نہیں ہو"

عاریز نے چھیڑا جس پہ اس نے قہقہ لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب ذاعبان کو کیسے راستے سے ہٹانا ہے یہ تب بتاؤں گا جب کمیل اور تمہاری گوری کزن کی دوستی ہو گی"

****

عینا سر گرائے روز و شور سے نوٹس کے رٹے مار رہی تھی رمضان کا مہینہ کیسے گزر رہا تھا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا اوپر سے ارتسام نے اسے انگریزی پڑھا پڑھا کر مزید پکا دیا تھا۔

"عینا"

عاریز اس کے قریب بیٹھتا رازداری سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے"

"میرا ویا ہے"

عاریز کے کہنے پہ اسنے گھورا۔

"سنو تو"

"ہنہہ"

مزید غصہ اسے اس انگریز بھوتنی پہ بھی تھا جو اس کے ارتسام کے ساتھ چکر چلا رہی تھی۔

"تم نہیں چاہتی کہ وہ گوری تیری زندگی سے کک آوٹ ہو جایے"

"وہ کیسے"

اگر عاریز کہہ رہا ہے تو ضرور کچھ نہ کچھ پلین ہو گا۔

"جیسے شیدا دادا کی محبت لے گیا ویسے کمیل کی رسی فوری کے ہاتھوں میں پکڑا دیتے ہیں"

www.novelsclubb.com

"ممکن نہیں ہے اس نے تو کمیل کو دیکھا تک نہیں اس جیسی کو سو جوتے بھی مارو تو وہ وہی کی وہی رہتیں"

اس کا آئیڈیا خاص پسند نہ آیا۔

"ہو گا سب ہو گا تم نے تماشا دیکھنا ہے سب کے پول کھلوانے میں نے"

"ملکاں دا منڈا کوئی مذاق تھوڑی"

اس کی بات دونوں نے اونچا سا قہقہ لگایا رو جا اور حماس نے انھیں ایسے دیکھا جیسے پاگل ہو گئے ہو۔

****

دو نفوس میز کے آمنے سامنے بیٹھے تھے کیفے پہ جمے گفیر تھا ہر آنے جانے والا انھیں غور سے دیکھ رہا تھا لڑکی کی ناک پہ غصہ تھا وہ مقابل پہ برس رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ لڑکے ہوتے ہی دھوکے باز ہے"

ایک لڑکی نے ان کی لڑائی دیکھ کر کمنٹ کیا

"اوبی بی راستہ ناپو اگر کیم ٹھیک نہیں کر سکتی تو مزید بگاڑو بھی ناں"

لڑکے نے اسے گھورا۔

"تم مجھ سے محبت کرتے ہو یا نہیں"

"افکورس کرتا ہوں"

بے بسی سے یقین دلایا۔

"تو پھر اپنی کزن سے شادی کیوں کر رہے ہو یا یہ کہو کہ تمہیں اس کی دولت چاہیے
"

"یار میں اس کی دولت میں انٹرسٹ نہیں رکھتا ناں میں شادی کا خواہشمند ہوں یہ تو گھر والوں نے زبردستی کیا ہے"

www.novelsclubb.com

"اوریئلی ٹھیک ہے پھر ملک صاحب آپ شادی کرے تو تنیاں بجائے میں جا رہی ہوں آج تک میں صرف اس وجہ سے رشتوں سے منع کرتی آئی کہ تم اپنی فیملی کو مناسکو۔یونی ورسٹی میں بھی تم نے مجھے پرپوز کیا تھا محبت کی قسمیں کھائیں تھیں۔

اب میں نہیں رکھوں گی۔ تمہیں اپنی اس پڑھا کو کزن سے شادی کرنی ہے تو کرو پر سب میں نہیں ملنے والی تمہیں ملک صاحب"۔

"سنو یار"

وہ بوکھلا ہی تو گیا تھا اسے اب شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا وہ جلد ہی گھر میں اپنی محبت کے متعلق بتادے گا وہ ناں تو اپنی زندگی خراب کرے گا ناں ہی اپنی محبت کی قربانی دے گا۔

"مجھے بس ایک ہفتہ دو ملکوں کے بیٹے کا وعدہ ہے میں رشتہ بھیجوں گا میں نے کوئی دل لگی نہیں کی تم واقعی میری محبت ہو۔"

لڑکی بھی اس کی بات پہ تھوڑی نرم پڑی وہ بھی تو اس سے محبت کرتی تھی۔

"صرف ایک ہفتہ"۔

آنکھوں میں ایک امید جاتی تھی۔

"کس نے کہا تھا تجھے عینا سے شادی کے ڈرامے کا".

وہ خود کو کوس رہا تھا۔

"مجھے امی کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے تھا۔سب سے عینا کے لیے پیار محبت والی باتیں کر کے یقین دلایا اور اب میرے ہی آگے آرہا ہے".

وہ اس وقت شدید غصے میں تھا۔

"عینا۔عینا۔۔عینا۔۔۔سب کو تباہ کر رکھا ہے اس لڑکی نے۔اب دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔ تمہیں تباہ نہ کر دیا تو میرا نام بدل دینا".

وہ غصے میں کہتا عزم باندھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کرتی ہو تم میرے ساتھ ایسا؟".

عینا کچن میں اپنے لیے جام شیری بنا رہی تھی جب ارتسام کی آواز آئی۔

"کیا کیا ہے میں نے؟"

عینا نے بغیر سر اٹھائے کہا۔

"محبت کرتی ہو تم مجھ سے اور ماننا ہی نہیں چاہتی".

ارتسام بہت خوش تھا اور وہ خوشی اس کے ہر لفظ سے جھلک رہی تھی۔

"زیادہ غلط فہمی نہیں ہو گئی تمہیں؟"

عینا نے ارتسام کو طنزیہ گھوری سے نوازا۔

"آج ہی تو خوش فہمی ہوئی ہے۔ بلکہ آج ہی تو میری خوش فہمی کو یقین کی مہر ملی ہے ".

www.novelsclubb.com

وہ خوشی سے آج آسمان پر تھا۔

"اظہار ان سے کیا جاتا ہے جن میں ہمت ہو۔ جو آپ کے لیے ڈٹ سکیں۔ ورنہ باقی محبت کا کیا ہے۔ ہم مشرقی لڑکیوں کو محبت دبانا ہی تو آتا ہے".

وہ سخت لہجے میں کہتی جانے لگی تو ارتسام نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"آج کہہ دیا ہے پر آگے سے یہ نہ کہنا اور نہ سوچنا۔ میری محبت دستبردار ہونے کے لیے نہیں ہے۔ ہم دونوں کی منزل یہ نہیں ہے۔ اس لیے تیار ہو جاؤ عینا۔ بارات تو انگریز ہی لے کر جائے گا".

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 17

بقلم کشف فاطمہ، عائشہ آرائیں

---

www.novelsclubb.com

آج پھر سب کو دادا نے اکھٹا کیا تھا۔ نجانے اب کون سا ہنگامہ کرنے کو رہ گیا تھا اب کون سا بم پھوڑنا تھا۔ عاریز کو آیت الکرسی پڑھ کر حال میں داخل ہوا۔ باقی سب

بیٹھے تھے اس نے دونوں دادا کو دیکھا۔چوہدری صاحب کے چہرے پہ فکری مندی کے سائے منڈلا رہے تھے۔

"میں نے تم سب کو آج پھر کسی کام کے لیے اکھٹا کیا ہے؟"

"دادا جی اس واری کس کو لوں مشورہ لیا اے" عاریز کی زبان پھسلی۔

"دادا کا اپنا بھی دماغ چلتا ہے" ارتسام نے حمایت لینے کو جملہ بولا لیکن جب معاملے کی نزاکت کا علم ہوا تو فوراً دانتوں تلے زبان دی۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے یہ جو رشتوں کا معاملہ لٹک رہا جب زبانی کلامی بات ہو گئی ہے تو اس کو سامنے بھی لے آتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"مطلب"

ارتسام جو کچھ اور ہی سوچ کر بیٹھا تھا اب گلے کی گلٹی بھر کر معدوم ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مطلب پتر یہ کہ تیری اور ڈیزی کی منگنی بھی ساتھ ہو گی اور باقی جوڑوں کی منگنیاں بھی عید کے دن ہی ہو نگیں۔"

"اے کی رولا پے گیا"

چچا بوٹا کے منہ سے جملہ پھسلا۔ باقی عورتوں کو اس فیصلے سے فرق نہیں پڑتا تھا بس اب کمیل کی اماں چاہتی تھیں ان کی بہو روجا کے بجائے عینی بنے۔

"عاریز کلارے گیا"

دونوں دادا تو وہاں سے اپنا فیصلہ سنا کر جا چکے تھے لیکن عینا غصے سے گھور رہی تھی اب تو ملکوں کی دونوں بہوؤں نے بھی کسی کی پرواکیے بغیر ایک جنگ کر لی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عینا میری بہو ہی بنے کی چندہ"

"میں بھی بتا رہی عینا میری بہو ہے یہ فیصلہ میاں جی کا ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دھیرے دھیرے یہ بات بڑھتی گئی آخر فیصلہ تو یہ ہونا تھا کہ عینا کس کی بہو بنی ہے اصل میں۔

"جس نے مشورہ دیا تھا کہ ان کی شادیاں کروادو"

عینا نے عاریز کی گردن کو پکڑ کر دبایا۔تب ہی چچا بوٹا آیا۔

"اے کی رولا پے گیا"

"عاریز کلارے گیا"

گھر میں افراتفری کا عالم تھا گوری کزن تو خوشی سے چھلانگیں مار رہی تھی اسے تو وہ چراغ مل گیا تھا جس کی اسے کافی عرصے سے تلاش تھی۔ملکوں کو وہ ایسے ہی برا بھلا کہہ رہی تھی وہ تو اس کے اپنے نکلے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

سب سے پہلے ارتسام باہر نکلا تھا۔اس کا لال سرخ چہرہ دیکھ کر کوئی بھی اس کی اندرونی کیفیت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ڈیزی بھی اس کے پیچھے ہی گئی۔وہ اپنے کمرے میں گیا چیزیں یہاں سے وہاں پھینک رہا تھا جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ارتسام نے کچھ سکون کا سانس لیا اور جیسے ہی پیچھے مڑا تو مسکراہٹ فوراً سکڑ گئی۔

"ڈیزی تم؟؟".

وہ خوب بدمزہ ہوا تھا۔

"کیوں آ گئے اٹھ کر تم۔کیا کوئی مسئلہ ہے؟"

ڈیزی نے بھولے بنتے ہوئے کہا۔تو ارتسام کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے۔

"میرا مسئلہ فلحال کچھ نہیں ہے مجھے بس تنہائی چاہیے وہ دے دو۔مہربانی ہو گی".

ارتسام نے رخ پھیر لیا۔

"تمہاری بچپن کی دوست ہوں مجھے تو بتا سکتے ہو نا".

ڈیزی نے ہمدردانہ انداز میں کہا تو ارتسام ہے ذہن میں آیا کہ وہ دونوں تو بچپن کے دوست تھے۔

"میں شادی نہیں کرنا چاہتا ڈیزی۔ مسئلہ تم نہیں ہو۔ تم تو بہت اچھی ہو۔۔۔"

ارتسام نے ڈیزی کو دیکھتے ہوئے کہا تو ڈیزی نے ایک ہاتھ اس کے کندھے اور ایک چہرے پر رکھ لیا اور بغور اس کی بات سننے لگی۔

عینا غصے سے ہال سے نکلتی سیدھا ارتسام کے کمرے میں گئی جہاں پہلے سے ہی گوری کزن موجود تھی عینا نے گھور کو دونوں کو دیکھا۔ ڈیزی ارتسام کا کاندھا تھپتھپا کر وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"اوواو مجھے نہیں پتا تھا چوہدری بھی دھوکے باز ہو سکتے ہیں۔ محبت کے وعدے کسی اور سے منگنی کسی اور سے اور شادی پتا نہیں کس سے کرو گے"

اس کی جیلسی کو دیکھتے ہوئے ارتسام مسکرایا۔

"شادی تو صرف تم سے کروں گا"

"یہ پاگل کسی اور بنانا تم نے کیا کہا تھا تم نے اپنے دادا کو کس لیے بلایا ہے ہماری شادی کے رشتے کے لیے"

وہ ہنسی۔ارتسام کو وہ حد سے زیادہ بدگمان لگی۔

"ہاں لیکن میں دادا سے بات کروں گا انہوں نے نجانے کیوں ایسا نہیں کیا۔"

"تمہیں میں شکل سے پاگل لگتی ہوں جو تم کہو گے میں مان لوں گی تم ارتسام چوہدری ضرور باہر لے کر اور لڑکیوں کو کھلونا سمجھتے ہو گے لیکن میں کوئی کھلونا نہیں ہوں۔میں کھیلنے نہیں دوں گی"

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ عینا تم نے مجھے اتنا کم ظرف سمجھ رکھا ہے"

"ایسے ہی دباؤ گے آوازناں میں بھی کتنی بے وقوف تھی کہ سمجھ بیٹھی کہ چوہدری عام لڑکوں سے ہٹ کر ہے اسے میری پھوہڑ پن سے مسلہ نہیں ہے لیکن تم تو ویسے ہی نکلے"

"تو ٹھیک ہے عینا میڈم میں مزید صفائیاں نہیں دوں گا۔اتنی ہی محبت ہے تو ذرا سا یقین بھی کر لو"

وہ تپ کر بولا۔

"مجھے مزید صفائیاں سننی بھی نہیں ہیں۔تم اچھے سے سن لو میں ذاعبان سے ہی منگنی کروں گی تمہارا کھلونا نہیں بنوں گی تم اور ڈیزی فیزی پر فیکٹ ہو۔کیونکہ تم دونوں ایک جیسے ہو۔جھوٹے مکار اور دھوکے باز۔اب میں تم دونوں کے راستے میں نہیں آؤں گی۔بتا دینا اسے کہ عینا نام کا کانٹا ہٹ چکا ہے"

اس نے بمشکل نمی کو اندر دھکیلا اور وہاں سے نکل گئی۔اور کمرے میں جا کر دروازہ بند کر کے بیٹھ گئی اور بے آواز رونے لگی۔

"ساری زندگی ہما باجی سے نفرت کی اور اب اسی کی بیٹی کے لیے دونوں لڑ رہی ہیں ."

اندر دونوں تائیوں کی لڑائی چل رہی تھی جب خورشیدہ نے بابا بوٹا سے کہا۔وہ دونوں اس گھر کے ملازم تھے اور بڑی بیبی کے دور سے یہاں رہ رہے تھے۔یہ وہ وقت تھا جب دونوں نئے نویلے بیاہے تھے اور کم سن تھے۔اس لیے گھر کے سبھی رازوں سے واقف تھے۔

خورشیدہ دل کے پھپھولے توڑ رہی تھی جب ارتسام اور عاریز جو کہ دونوں دکھے بیٹھے تھے ان کی کانوں میں یہ آواز پڑی۔

"مائی آپ کہ بات کا کیا مطلب ہم سمجھے نہیں؟"

ارتسام نے خورشیدہ مائی کو روکا۔

"کوئی بات نہیں صاحب بس ایسے ہی".

مائی کی جگہ بابا بوٹا بولا۔

"بابا یہ بات ہم لوگوں کے بیچ میں راز ہی رہے گی۔ ہمیں ماضی کے ان اوراق کو جاننا ہے جو چھپے ہوئے ہیں۔ آخر یہ نفرتیں تو کچھ اور ہی کہتی ہیں".

عاریز تو بولا تو ارتسام نے بات آگے بڑھائی۔

"ہو سکتا ہے کہ آپ کی یہ باتیں ہمیں کوئی راہ دکھا دیں اور ہم اس گھر میں امن پیدا کر سکیں".

www.novelsclubb.com

ارتسام نے امید دلانے والے انداز میں کہا۔ تو مائی خورشیدہ نے سنانا شروع کیا۔

"یہ وہ وقت تھا جب نبیلہ بیگم اور عظمی بیگم اس گھر میں بیاہ کر آئی تھیں۔ دونوں کی شادی تقریباً ساتھ ساتھ ہی ہوئی تھی کیونکہ بیگم صاحبہ اپنی بہوؤں کے ہاتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں سارا نظام دینا چاہتیں تھیں م تیسرا بیٹا کافی چھوٹا تھا اس لیے اسے پڑھائی کے لیے بھا بھیوں کہ شادی کے بعد باہر بھیج دیا گیا۔تب گھر میں صرف یہ دونوں ہی ہوتی تھیں کیونکہ دونوں کے شوہر ایک ساتھ ہی ہوتی تھے اور سارا دن کام کرتے تھے۔ایک جیسی مصروفیات تھیں اور ساس بھی کچھ سخت تھیں اس لیے دونوں کی آپس میں گہری بن گئی۔اب سانس بھی لینا ہوتا تو دونوں ساتھ ہی لیتی۔ نبیلہ کو بھوک لگتی تو عظمیٰ بھی ساتھ بیٹھ جاتی۔ کھانا عظمیٰ نے بنانا ہوتا تو نبیلہ روٹیاں بنانے آجاتی۔دونوں ایک ساتھ ہی امید سے ہوئی تھیں اور اپنے بچوں سے زیادہ ایک دوسرے کے بچوں کا چاؤ تھا۔دونوں ہی ایک دوسرے کے بچوں کے کپڑے بناتی تھیں۔اور دونوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب تھوڑے سے فرق سے کمیل اور ذاعبان ہوئے۔ لیکن دونوں یہ ایک حسرت تھی کہ دونوں میں سے کسی ایک کہ بیٹی ہوتی تاکہ وہ اپنی رشتہ داری کو اور گہری رشتہ داری میں بدل لیتیں۔ لیکن قسمت کو تو یہ منظور ہی نہیں تھا۔اور پھر ایک ایسا حادثہ ہوا جو ان دونوں کے رشتے کو

www.novelsclubb.com

بدل گیا۔ بڑی بیگم صاحبہ کی وفات ہوئی تو ابھی دونوں کی گود میں ایک ایک بچہ ہی تھا۔اور تب وہ بات ہوئی جس نے رشتے بدل دیے".

خورشیدہ سانس لینے کو رکی تھی۔

"مائی کدھر ہو۔جب سے ڈھونڈ رہی ہوں تمہیں۔افطاری نہیں بنانی کیا".

نبیلہ بیگم نے مائی کو آواز لگائی۔

"بابا مجھے بھی ذرا کھیتیوں پر لے جاؤ کام ہے ضروری۔گاڑی نکالو".

شفی صاحب نے کہا تو دونوں میاں بیوی کام کو لگ گئے اور ارتسام اور عاریز جواب تک سکتے میں تھے حیران رہ گئے کہ ایسی گہری دوستی وہ بھی ان دونوں میں۔۔یہ صورتحال کسی کو بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔لیکن آگے طوفان آیا کیا تھا یہ کہانی ابھی ادھوری تھی۔

"ارتسام بہت محبت کرتا ہے تم سے عینا۔ تم کیوں نہیں سمجھتی"؟

روجانے عینا کو سمجھایا۔

"میں نے خود اسے اس ڈیزی کے ساتھ دیکھا ہے۔ یار میں ان پڑھ، جاہل اور پھوہڑ لڑکی اور وہ انگریز، پیار اور کمال انسان کیا جوڑ ہے ہمارا".

عینا اس وقت خود ترسی کا شکار ہو رہی تھی۔

"دیکھو عینا عاریز کرنا جھلا ہے۔ محبت کا نام بھی نہیں لیتا لیکن میں پھر بھی اس سے بدگمان نہیں ہوتی پتا کیوں کیونکہ مجھے اس سے محبت تو ہے پر یقین بھی ہے۔ تمہیں بھی ارتسام پر یقین رکھنا چاہیے".

www.novelsclubb.com

روجانے عینا کو سمجھایا تو اسے ڈھارس ہوئی۔ تبھی عظمی بیگم کی آواز آئی تو روجا وہاں چلی گئی۔

"بات ہو سکتی ہے تھوڑی دیر؟".

ڈیزی نے عینا کے کمرے میں آکر کہا۔عینا بات تو نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی ہاں میں سر ہلایا۔

"میں ارتسام سے محبت کرتی ہوں بہت زیادہ۔میری ماما اس رشتے کے لیے نہیں مانتی تھیں تو میں نے انہیں جائداد کا لالچ دیا۔ڈیڈ نہیں مانتے تھے تو انہیں ارتسام کا بزنس دکھایا۔ارتسام کے لیے اپنے ماں باپ کا ایمان خراب کر دیا میں نے۔کئی رشتے ٹھکرائے کبھی کوئی دوست نہیں بنایا۔بلکہ میری زندگی میں تو کوئی دوست ہے ہی نہیں۔اور پھر اچانک پتا چلا کہ ارتسام کو کسی سے محبت ہے۔بہت ٹوٹ چکی ہوں میں۔بکھر چکی ہوں میں اور اگر ارتسام اور میں ایک نہ ہوئے تو شاید میں اس دن کے بعد سانس نہیں لے سکوں گی".

www.novelsclubb.com

ڈیزی نے کہا تو عینا نے آنکھیں کھل گئیں۔۔اس نے ایسا تو کبھی نہیں سوچا تھا۔جب سے ڈیزی آئی تھی یہ لوگ بس اسے گھما ہی رہے تھے۔ڈیزی کے بھی احساس تھے یہ تو وہ بھول ہی چکے تھے۔

"ارتسام تمہارا ہی رہے گا۔۔۔۔یہ وعدہ رہا".

یہ کہہ کر عینا واشروم میں بند ہو گئی اور بہتے پانی کے ساتھ اپنے ارمان بہا ڈالے۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 18

بقلم عائشہ آرائیں اینڈ کشف فاطمہ

چوہدری صاحب لیٹنے کی تیاریوں میں تھے آج تو ملک کے باتیں کرتے انھیں گھڑی کی سوئیوں کا اندازہ ہی نہ ہوا۔ارتسام ان کے کمرے میں جانے کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ کمرے میں جائیں تاکہ وہ ان سے بات کر سکے۔

www.novelsclubb.com

"دادا جی"

ارتسام چھوٹے بچے کی طرح آکر ان کے سینے سے لگ گیا۔

"کی ہویا"

"جیسے آپ کو نہیں پتا وہ کسی اور کی ہونے جا رہی ہے اور آپ کہہ رہے کیا ہوا ہے"

چوہدری صاحب کے دل کو کچھ ہوا انھیں اپنا پوتا بڑا عزیز تھا لیکن مقابل بھی عزیز دوست کی عزیز پوتی تھی۔

"پتر خاندان چے اک واری رشتہ ہو جاوے تے کڑی دی عزت داسوال بن جاندا"

بیٹیوں کی عزت تو ویسے بڑی حساس ہوتی ہے۔

"میں دل جو کیسے سمجھاو جیسے وہ جھلی ہی پسند ہے۔"

دادا نے اسے سینے سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کوشش کی تھی کہ عینا کے دادا سے بات کر سکوں"

"پھر؟" ارتسام نے بے چینی سے انھیں دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لیکن وہ اتنا خوش تھا میری ہمت نہیں ہوئی۔پتر ڈیزی وی ماڑی نئیں اسی اس دے وی کالے وال کراں داگے"

"اے ملکاں دی لڑیاں چے ساڈا کی کم تسی مینوں ایوی بھیج دیتا کہ جا کھچڑی پکااں"

ناں وہ آتاناں اس کا دل عینا پہ فدا ہوتا۔اس کی عینا سے ناراضگی ایک طرف لیکں پھر بھی وہ کسی کی دلہن بنے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر ضائع ہو گیا۔دروازے کے اس پار کوئی وجود تھا جو ان کی ساری گفتگو سن چکا تھا۔

****

عینا بستر میں منہ چھپائے رو رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ڈیزی کو اٹھا کر کوہ قاف بھیج دے اور ارتسام بھی تو اس کے ساتھ کھڑا تھا اس کا دل ایک دم اداس ہوا۔

"جب سب تعلق ختم کرنے اسے کسی اور کی جھولی میں ڈالنے کا سوچ لیا تو اب کیوں رو رہی"

روجا جو پہلے پریشان تھی اب بے بسی سے بولی۔

"ملکاں دی کڑی دا دل ٹوٹ گیا ہائے نی" عینا نے پھر بین بجایا۔

"اس زندگی دے در فٹے منہ سے انگریزی دا سارا قصور اے"

روجا نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

"اس میں بھلا انگریزی باجی نے کیا کیا ہے"

"اس سوتن کی وجہ سے تو ڈیزی فینزی مجھ سے اچھی مانی جاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اسے زیادہ دکھ اپنی انگریزی نہ آنے کا نہیں تھا بلکہ دکھ تو اس بات کا تھا کہ ڈیزی جو انگریزی آتی ہے۔

"تم تو سب سے اچھی ہو یہ قصور سوتن کا نہیں بلکہ اس عاریز ڈھکن کا ہے جو اتنے دن سے ہمیں پھنسا کر خود تماشا دیکھ رہا".

وہ پریشان سی بولی تو عینا نے پھر سے تکیے میں منہ دے دیا۔

"آگے کیا ہوا تھا بھئی یہ کب بتائیں گے؟"

عاریز نے جھنجھلا کر کہا۔

"پتا نہیں یہ فارغ ہوں ہونگے بھی یا نہیں"

ارتسام بھی تھکا بیٹھا تھا۔جب بابا بوٹا پاس سے گزرا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہیں آپ لوگ آخر جب فارغ ہوں گے؟"

ارتسام نے جھلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"بس صاب جی کل منگنی ہے نہ تو بس وہی تیاریاں کر رہے ہیں".

بابا بوٹا نے بھی عذر پیش کیا تو عاریز اور ارتسام نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"ادھر سب کے ہی رشتے ہو رہے ہیں اور ایک ہم ہیں ادھر ایسے بیٹھے ہیں جیسے کسی کی زکوٰۃ کا انتظار کر رہے ہوں۔ بھلا اتنے فارغ ہیں کہ کسی نے ٹینٹ لگانے کی دفعہ بھی مشورہ نہیں کیا".

عاریز نے اپنے دکھ کا اظہار کیا۔

"فکر نہ کرو۔ یہ سینئر سٹیزن جو فیصلہ کر رہے ہیں کرنے دو آگے ہم پر ہو گا کہ ہمیں کیا کرنا ہے".

www.novelsclubb.com

ارتسام نے اسے حوصلہ دیا۔

"بھئی اب تو سحری ہونے والی ہے بتا بھی دو کہ آگے کیا ہوا تھا؟".

عاریز اس انتظار سے تنگ آچکا تھا۔اور پھر خورشیدہ نے کہانی آگے بڑھائی۔

"جب بڑی بیگم صاحبہ کا انتقال ہوا تو گھر نبیلہ بیگم اور عظمی بیگم کے کندھوں پر آگیا اور تب چھوٹے صاحب کی پڑھائی ختم ہو چکی تھی۔ان کی شادی کی باتیں شروع کوئی تو سب سے پہلے یہ سوال اٹھا کہ ان کی شادی آخر کس سے کی جائے۔اور یہاں ان دونوں میں ٹکراؤ ہوا۔ نبیلہ بیگم اپنی چھوٹی بہن کا رشتہ یہاں کرنا چاہتی تھیں اور عظمی بیگم اپنی بہن کا۔دونوں نے بہت سازشیں کی۔بڑے صاحب کے کان بھی بھرے۔آئے دن یہی سب چلتا تھا۔گھر کا سکون غارت ہو چکا تھا۔سب لوگ آپس میں کھانا کھانے بیٹھتے تو یہ جنگ شروع ہو جاتی کہ چھوٹے صاحب کی شادی آخر کس سے ہو گی۔جنگ دراصل زمین جائیداد کی ہی تھی کہ چھوٹے صاحب کی بیوی جس کی بہن بن کر آتی اس کے حصّے زیادہ زمین آتی اور وہ گھر کی بے تاج بادشاہ ہوتی۔اور اسی جنگ میں وہ دونوں اتنی بڑھ گئیں کہ ایک دوسرے کی بہنوں کے کردار تک اچھال ڈالے اور تب چھوٹے صاحب یعنی شفی بھیا نے ایک گہرا قدم

اٹھایا۔انہوں نے اپنی یونیورسٹی کی ایک لڑکی کو اپنی ہم سفر کے طور پر چن لیا۔ہما بیگم کا رشتہ لے جانے کی بات آئی ہی تھی تو ایک اور میدان سج گیا دونوں بھابھیاں ایک دوسرے کو اس سب کا زمہ دار ٹھہرانے لگیں۔اور اس دوران یہ بات آئی گئی نہ ہو جائے اس ڈر سے شفی صاحب نے ہما بیگم سے نکاح کر لیا اور پھر چند ہی دنوں میں۔رخصتی ہو گئی۔شفی صاحب جیسے ہما بیگم کا خیال کرتے تھے اور ان پر جان وارتے تھے یہ دیکھ کر دونوں بھابھیاں مسلسل جلتی رہتی تھیں اور اسی جلن میں ہما بیگم کے ساتھ ساتھ وہ آپس میں بھی اتنی ہی سخت نفرت کرتی گئیں۔اور سونے پر سہاگہ تب ہوا جب ڈاکٹر نے کہا کہ ہما بیگم کبھی ماں نہیں بن سکتیں۔ان کی یہ بات جان کر دونوں بھابھیوں نے ایک دفعہ پھر سے اپنی سر دھڑ کی بازی لگا دی کہ شفی صاحب کی دوسری شادی کروا دی جائے۔لیکن قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا

۔

www.novelsclubb.com

ہما بیگم کی بڑی بہن کے گھر بیٹی ہوئی تو شفی صاحب اور ہما بیگم بچی کو دیکھنے گئے۔ بچی کافی کمزور تھی اس لیے بچی کی ماں کو دو دن بعد ڈسچارج کر دیا گیا اور بچی کو وہیں زیر نگرانی رکھا گیا۔ لیکن جس دن بچی کی ماں کو چھٹی ہوئی تو وہ اور ان کے شوہر گھر جا رہے تھے اور تب ان کا حادثہ ہوا اور وہ دونوں ہی جانبر نہ ہو سکے۔ ہما بیگم کی بہن کے سسرال میں اور کوئی بھی نہیں تھا بس ایک نند تھی جو شادی شدہ تھی اور باہر کے ملک رہتی تھی۔ اور تب وہ ڈیڑھ دن کی بچہ شفی صاحب اور ہما بیگم نے گود لے لی۔ اس کے سارے کاغذات بنوا کر جب وہ دونوں سے گھر لائے تو سب کو آگ لگ گئی۔ عینا کو خاندان کی پہلی بیٹی مان لیا گیا۔ اور تائیاں پھر سے جل بھن گئیں اور عینا سے انہیں اسی وجہ سے بیر تھا کیونکہ اس کے نام اس کے اصل ماں باپ کی جائیداد بھی تھی اور شفی صاحب کی بھی۔ اس وجہ سے وہ دونوں اسے غاصب سمجھتی تھی جو ان کے حق پر آ بیٹھی تھی۔ عینا تھوڑی سی بڑی ہوئی کہ اچانک ایک دن ہما بیگم کو پتا چلا کہ وہ امید سے ہیں۔ وہ یہ سب عینا کی خوش قسمتی پر ڈالتی ہیں اور تب سے اب

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینا کو خوش قسمت ماننے لگے جب حماس پیدا ہوا۔اور یوں یہ خاندانی نفرتیں مسلسل بڑھتی چلی گئیں۔اور اب جب دادا جان نے اپنا حصہ عینا کے نام کیا تو سب میں یہ آگ پھیل گئی کہ عینا کے نام تین تین جگہ کی جائیداد ہے اور اب یہ دوڑ لگ چکی ہے کہ عینا کی شادی کس سے ہو گی".

مائی خورشیدہ نے ایک سانس میں ساری کہانی انہیں سنائی جو منہ کھول کر سن رہے تھے۔یہ خاندانی نفرتیں،عینا کا ایڈاپٹڈ ہونا یہ سب باتیں سن کر وہ توفق ہو چکے تھے

۔

"عینا پر کیا گزرے گی یہ جان کر".

www.novelsclubb.com

ارتسام کے منہ سے نکلا۔

"ہم دونوں یہ راز راز ہی رکھیں گے".

عاریز نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔

"عینا بیبی کو تو پتا ہے جی سب کچھ".

بابا بوٹا نے ایک اور بم پھوڑا۔

"کیا مطلب عینا کو پتا ہے؟"

دونوں یک زبان ہو کر بولے۔

"ہاں جی پتا ہے عینا بیبی جب تھوڑی بڑی ہوئی تو اسے بتا دیا گیا تھا لیکن گھر کے باقی بچوں کو بتانے سے سخت منع کیا تھا تاکہ بچوں کے دلوں میں کوئی بات نہ آجائے".

بابا بوٹا کے انکشافات تو آج ان دونوں کو ہلانے کو کافی تھے۔ بابا بوٹا تو چلا گیا لیکن وہ دونوں سوچ میں رہ گئے کہ اب کیا کریں۔ کیونکہ اگلا دن منگنی کا تھا۔ اور کچھ نہ کچھ کر کے انہیں منگنی توڑنی ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دادا جان لڑکیوں کو پارلر بھجوا دیں ذرا".

ہما بیگم نے دادا جان کو کہا۔

"عاریز پتر زرا بہنوں کو پارلر تو چھوڑ آ".

بہن والی بات پر روجا جو پہلے ہی اداس تھی اس کا دماغ مزید کام خراب ہوا۔

"بہنیں ہی ہیں اس کی".

وہ منہ میں منمنائی۔

"عاریز پتر..."

دادا جان نے پھر سے آواز لگائی لیکن عاریز کہیں نہیں تھا۔تب بابا بوٹا کو بلایا گیا۔

"وے بوٹیا اپنا عاریز کتھے اے نظر نہیں آریا!".

www.novelsclubb.com

دادا جان نے کہا تو بابا بوٹا نے بتایا۔

"عاریز پتر تو سات وجے ہی چلا گیا سی".

یہ بات سن کر سب کی آنکھیں باہر کو آئیں۔

"عاریز اور سات بجے؟".

دادا جان پھر نے پھر سے دہرایا۔

"وہ تو بارہ بجے اٹھنے والی عوام ہے۔سات بجے اس نے چھنکنا بجانا تھا جو وہ اٹھا؟ ملک الموت بھی آجائے تو وہ بارہ سے پہلے نہ اٹھے".

عینا نے کلس کر کہا۔

"ہمارے پلے مصیبت ڈال کر خود یہ غائب ہے".

روجا نے کلس کر کہا۔کیونکہ اس کا تو غصہ ہی ختم نہیں ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چل پتر ارتسام تو بہنوں کو چھوڑ آ".

دادا جان نے دوسرے آپشن پر غور کیا تو اب ارتسام کا حلق اندر تک کڑوا ہوا۔

"چلو بہن"۔

ارتسام نے روجا کو کہا۔اور تینوں اس کے پیچھے چل دیں۔ڈیزی فوراً آگے والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔عینااور روجانے خاموشی سے پیچھے بیٹھنے میں ہی عافیت جانی۔ارتسام نے سامنے کامرر عینا کی طرف سیٹ کیا جہاں وہ مسلسل اسے دیکھ سکتا تھا۔ تبھی عینا کی نظریں بھی اس کی طرف اٹھیں اور نظروں کا تبادلہ ہوا۔ارتسام کی سوجی ہوئی آنکھیں اس کے رتجگوں کی گواہی تھیں۔وہ پیارا تھا بلکہ عینا کے مقابلے میں دیکھا جاتا تو وہ بے حد حسین تھا۔لیکن آج اس کا یہ حلیہ دیکھ کر عینا کے دل کو کچھ ہوا تھا اور وہ کمال مہارت سے نظریں پھیر گئی۔کیونکہ اب وہ اپنا فیصلہ بدلنا نہیں چاہتی تھی۔اسے اب مکرنا نہیں تھا اور اپنے فیصلے پر قائم رہنا تھا۔

www.novelsclubb.com

"روجا میری جگہ پر آجاؤ".

اس نے چوری سے کہا تو روجا بھی بات سمجھ گئی اور جگہ بدل لی۔

"منگنی کا وقت ہو رہا ہے اور یہ عاریز ایسا غائب ہے کہ ابھی تک نظر ہی نہیں آیا۔ بھلا گھر میں اتنے فنکشن ہوں تو لوگوں کے کام ہی ختم نہیں ہوتے اور ایک یہ ہے جسے گھر کا راستہ ہی یاد نہیں آ رہا".

عظمی بیگم نے کہا تو سب کا دھیان اسی پر گیا۔

"بھئی عاریز تو کہاں ہے مل کر منگنی رونی تھی نہ کہ منگنی ہونے تک انڈر گراؤنڈ ہونا تھا".

ارتسام نے عاریز کو وائس میسج بھیجا۔ کیونکہ وہ بھی پریشان تھا کہ آخر راتوں رات عاریز گیا کہاں۔

www.novelsclubb.com

"روجا کہیں عاریز نے خودکشی تو نہیں کر لی تمہارے پیار میں".

تیار ہوئی عینا نے روجا کے کان میں کہا۔تو روجا نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔وہ تینوں اس وقت تیار تھی۔روجا اور عینا نے تو میکسی پہنی تھی جو ایک جیسی تھی بس رنگ کا فرق تھا۔ڈیزی نے سفید رنگ کا انگریزی فراک پہنا تھا۔آج ڈیزی کی ماما بھی پاکستان آرہی تھیں تاکہ منگنی میں شریک ہو سکیں۔ارتسام کے گھر والے بھی ان کے ساتھ آنے والے تھے۔سب وہاں تھے۔بس نہیں تھا تو عاریز نہیں تھا۔

"ویسے کچھ بھی ہو سکتا ہے روجا۔ہو سکتا ہے کہ اسے اچانک احساس ہوا کہ وہ تم سے زیادہ سارا پیار کرتا ہے اور پھر کمیل اس کے بھائی ہیں۔منع تو نہیں کر سکتا اس لئے وہ بھاگ گیا اور اپنی جان دے دی"۔

www.novelsclubb.com

عینا نے ایک دیں کریٹ کیا تو روجا کے دل پر ہاتھ پڑا۔

"کس قدر منحوس ہو تم کبھی اچھی بات تو کی نہیں".

روجانے غصے سے کہا لیکن دل ہی دل میں پریشان تھی۔

"حماس عاریز بھائی کہاں ہیں؟".

دریہ نے پریشانی سے حماس سے پوچھا۔وہ دونوں کافی دن سے بات نہیں کر رہے تھے۔لیکن اب دریہ کو ایسے پریشان دیکھ کر حماس سے بھی رہا نہ گیا تو وہ اس کے پاس چلا آیا۔

"مجھے لگتا ہے کہ وہ کچھ بڑا پلین کر رہے ہیں".

حماس نے خدشہ ظاہر کیا۔

"لیکن وہ جو بھی کرتے ہیں اپنے گینگ کو تو پتا ہی ہوتا ہے۔اب تو ارتسام بھائی کو بھی نہیں پتا۔نہ تمہیں،نہ مجھے اور نہ روجا عینا کو۔کچھ زیادہ خراب نہ ہو جائے".

دریہ اپنی پریشانی اسے بتا رہی تھی جو خود بھی پریشان تھا اور پھر حماس نے اپنا ہاتھ دریہ کے ہاتھ پر رکھا۔اور اسے امید بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"جو ہو گا اچھا ہی ہو گا۔عاریز اور عینا جو بھی کرتے ہیں سوچ کر کرتے ہیں اس بات کر بھروسا رکھو اور دل میں اچھا گمان رکھو".

یہ کہہ کر وہ مسکرایا تو دریہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی۔

"چلو بھئی منگنی شروع کرو اتنی دیر ہو گئی ہے۔اب بس انگوٹھیاں پہناؤ سب".

دادا جان نے کہا تو سب لوگ آ گئے۔سب کے ہی چہرے کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔

دادا جان نے سب کو کہا کہ ایک ساتھ انگوٹھی پہنائیں۔لیکن اس سے پہلے کہ انگوٹھیاں پہنائی جاتی ایک آواز نے سب کو وہیں روک دیا۔

www.novelsclubb.com

"رکو یہ منگنی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔".

عاریز کی شرٹ پسینے کی وجہ سے چپکی ہوئی تھی اور چہرے کی رنگت سرخ تھی ۔اس کے ساتھ ایک بڑی سی چادر کہے لڑکی ہال میں انٹر ہوئی۔ چچا بوٹا نے جلدی سے لنگڑاتے ہوئے عاریز جو سہارا دیا۔

"ہائے ہائے کیتھے گوڈا مار آیا" دادا نے فکر مندی سے کہا۔

"مینوں تے لگدا منڈا اینا دل برداشتہ ہویا گر آلے تے ویا نئیں کر واندے آپ ہی کڑی پجا کے لے آیا"

چچا بوٹا نے مزید گل افشائی کی دراصل آدھے لوگوں کو عاریز کے گوڈے سے زیادہ اس کے پہلو میں کھڑی کے بارے میں جاننے کا تجسس تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کچھ بول وی"

چوہدری صاحب نے ڈپٹا جو منہ میں دہی جما کر بیٹھا تھا۔ عاریز نے برا سا منہ بنایا کہ وہ سمجھا اس کی منت سماجت کی جائے گی لیکن یہاں معاملہ الٹ تھا.

"میں عاریز ملک یہ اقرار کرتا ہوں اس کڑی کا میرے سے کوئی واسطہ نئیں اے تے میرے آگے آگے اندر آئی۔اللہ ناں مانو تسی تے میرے تے شک کرن لگ پئے"

دادا نے ٹھنڈی سانس بھری

"میں بھی سوچو لڑکی کوئی پھنس ہی نہ جائے تجھ سے"

"میں کچھ بولو"

لڑکی نے تحمل سے کہا۔۔

"ارشاد ارشاد"

چچا بوٹا سفید رومال کاندھے پہ رکھے عاریز کے ساتھ سیٹ لگا کر بیٹھا کیا پتا لڑکی ایسی خبر سنائے کہ وہ ٹانگوں پہ کھڑا نہ رہ سکے۔

"یہ منگنی نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ کے پوتے نے محبت کے دعوے تو مجھ سے کیے لیکن شادی وہ کسی اور سے کر رہا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لڑکی نے رو کر دونوں دادا کو کہا اب بھی ہوتا خاندان کنفیوز تھا اصل کون سے دادا کے پوتے نے یہ گستاخی کی ہے۔

"ملکاں دا منڈا یا چوہدری دا" چچا بوٹا آج مین لیڈ پہ تھا۔

"ملکاں دا"

سب کی نظر اب کمیل اور ذاعبان کی جانب تھی۔

"ایتھے رکھ ناں"

عظمی بیگم کی زبان کو کھجلی ہوئی.

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 19

بقلم عائشہ آرائیں، کشف فاطمہ

www.novelsclubb.com

(nd last episode2)

عاریز نے خاموشی سے ڈرامہ دیکھا دونوں ہی گھبرائے لگ رہے تھے۔اب سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کون اصل مجرم ہے۔

"پتر کونسا والا نام تولے کے کسے کٹنا ہے؟".

دادا جان نے کہا۔

"میں ذاعبان کی بات کر رہی ہوں"

عالیہ کو بولتا دیکھ وہ قریب آئے۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے بات کرتا ہوں عالیہ"

وہ بوکھلایا۔

"تم نے مجھے دھوکا دیا۔اتنا عرصہ اگر مجھ سے شادی نہیں کرنی تھی تو محبت کے قصے کو گاڑھ دیتے۔مجھے یقین دلاتے رہے اور خود اپنی پڑھاکو کزن سے شادی کر رہے ہو وہ بھی بنا بتائے۔مجھ سے چھ کر"۔

عالیہ کی بات پر عاریز کی زبان میں کھجلی ہوئی۔

"وہ پڑھاکو والی نہیں نکمی والی سے شادی کر دیا ہے۔پڑھاکو والی تو بہن ہے اس کی".

وہ منمنایا۔

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"میں تم سے ہی شادی کروں گا عالیہ میں تمہیں دھوکا نہیں دے رہا۔اور ہاں میں نے جھوٹ بولا کہ میری کزن پڑھاکو ہے کیونکہ میں اس کی نالائقی کو سنا کر تمہارے سامنے ناک نیچا نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ میرے لیے شرمندگی ہوتی۔ لیکن اب سب سچ ہو گا۔میری محبت بس تم ہی ہو عالیہ"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ پلٹ کر جانے لگی تو ذاعبان جلدی سے اس کے آگے کھڑا ہو گیا۔ باقی سارے منہ کھولے ان دونوں لیلہ مجنوں کو دیکھ رہے تھے۔عینا کو اپنی بے عزتی سی فیل ہوئی وہ جس شخص سے منگنی کر رہی تھی وہ اسے یوں چھوڑ اس کی پرواکیے بغیر پوری محفل میں کسی اور کو اپنی محبت کا یقین دلا رہا ہے۔اس نے نظر اٹھا کر عاریز کو دیکھا اس کو دوست اسے انگوٹھے سے تھمز اپ کر رہا تھا۔ کمیل اور ارتسام کے باہر نکلے دانت تو دیکھنے والے تھے۔

"تم چلو میں بتاتا ہوں'

"رک پتر "

دادا کی غصے بھری آواز گونجی۔

"یہاں کوئی منگنی نہیں ہو گی مہمان کو کھلا پلا کر رخصت کرو اور باقی کا فیصلہ کل ہو گا۔"

وہ کانپتے ہاتھوں سے لاٹھی تھامے جلدی سے چل دیے ان کی چال میں لرزش واضح محسوس کی جاسکتی تھی۔ ہما بیگم کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھی ماحول سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"اماں مجھے کمرے میں چھوٹ آئیں"

عینا نے ان کے روتے ہوئے چہرے پہ بے بسی سے نگاہیں گاڑھی۔

"میں تمہیں بکھرنے نہیں دوں گا۔" ارتسام نے دل ہی دل میں اقرار کیا۔ گوری ڈیزی کا تو غصے سے برا حال تھا کہ اگر عینا کی منگنی ٹوٹ گئی تھی تو اس کا کیا قصور تھا۔ اس کی اور ارتسام کی منگنی تو ہو جانی چاہیے تھے۔ اس نے سوچ لیا تھا عقل سے پیدل عینا کو مزید ایموشنل کر دے گی تاکہ وہ کبھی ارتسام کا ہاتھ نہ تھامے۔

****

"کہاں غلطی ہو گئی مجھ سے جو یہ سب ہوا!".

داداجان اس وقت شدید صدمے میں تھے۔ذاعبان جی حرکت نے انہیں بہت رنج پہنچایا تھا۔اور آنسوان کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

"داداجان آپ کیوں رو رہے ہیں؟".

عاریز نے داداجان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"پتا نہیں ذاعبان نے یہ کیوں کیا؟عینا سے یہ سب یہ رشتہ آخر کیوں بنایا؟"

داداجان سکتے میں تھے۔

"داداجان ہمیں اس وقت غلط فہمی ہوئی تھی وہ ذاعبان بھائی نہیں تھے جو عینا کے عاشق تھے وہ کمیل بھائی تھے لیکن ہم ہی نہیں سمجھ سکے".

www.novelsclubb.com

عاریز نے داداجاں کو سمجھایا۔

"کیا یعنی غلطی ہماری تھی؟".

داداجان کو پچھتاووں نے گھیرا تھا۔اور یہی کہتے وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔اور اس سے پہلے کے عاریز انہیں باقی کی بات بتاتا وہ جا چکے تھے۔

گھٹنوں میں سر دیے وہ زور و شور سے رو رہی تھی۔اس کے رونے میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔اس نے اب تک یہی تو دیکھا تھا کہ کوئی اس سے دل سے پیار نہیں کرتا تھا۔اسے دھتکار دیا جاتا تھا۔ارتسام نے دروازے پہ کھڑے ہو کر گلا کھنگارا۔

"عینا"

اس کے قریب کھڑے بے تابی سے بولا۔اس کے پاس حق ہوتا تو وہ اس کے سارے آنسو اپنی انگلی کی پوروں سے چن لیتا۔۔

"عینا چپ کر جاؤ وہ تمہارا نصیب نہیں تھا۔"

اس نے حوصلہ دیا تھا۔

"تو کون کے میر انصیب۔ تم بھی تو نہیں ہو تم نے اس ڈیزی سے شادی کر لینی ہے ۔ذاعبان کو اس کی محبت مل جانی ہے تو پھر میر انصیب کون ہے۔اور میں اپنی ناقدری کو رو رہی ہوں ہر کوئی بھری محفل میں مجھے میری نالائقی کا طعنہ مار جاتا ہے ۔سب کے لیے کیا شرمندگی ہوں میں"

وہ چیخی۔اس کی چیخ و پکار پہ عاریز اور روجا بھی بھاگے بھاگے آئے اس کو روتا دیکھ کر سب کا دل کٹ رہا تھا۔وہ تو ہنسنے ہنسانے والی لڑکی تھی۔اسے تو کبھی کسی نے ایسے دیکھا ہی نہیں تھا۔وہ تو کسی کو روتا دیکھ لیتی تو تب تک نہ باز آتی جب تک وہ آنسوؤں کی جگہ مسکراہٹ نہ بھر دیتی۔

"کوئی تمہیں چھوڑ کر کہی نہیں جا رہا۔میں کبھی چھوڑ کر نہیں گیا تمہیں"۔

ارتسام بولا۔

"ہاں تو آج اس ڈیزی کو انگوٹھی پہنانے تمہارے چچا کا بیٹا بیٹھا تھا"

وہ گھور کر ایک تکیہ اٹھا کر اس مارا۔

"میں مجبور تھا!".

ارتسام نے کہا۔

"تم مجبور تھے اور تم تب بھی مجبور رہو گے جب تمہاری اس سے شادی ہو جائے گی کیونکہ تم اسی لائق ہو۔ایک بزدل اور گھٹیا انسان".

عینا نے نفرت سے کہا۔۔ماحول میں بڑھتی تلخیاں دیکھ عاریز آگے بڑھا۔

"مجھے پتا یہ آج یہ منگنیاں کس نے تڑوائی"

عاریز نے بم پھوڑا۔

www.novelsclubb.com

"کہی تم نے"

ارتسام نے کہا تو عاریز نے سر پکڑا۔

"اواللہ کو مانو میں نہیں ہوں"

اس نے سب کو لتاڑا۔

"پھر کون؟"

"کمیل ملک"

سب کے منہ کھل گئے تو اس ماسٹر مائنڈ کے پیچھے کمیل تھا۔۔

"میں گھر سے نکلا کیونکہ مجھے کوئی سراغ ڈھونڈنا تھا۔میرے زہن میں تھا کہ میں کوئی دو نمبر افئیر سب کے سامنے بھائی کا شو کر دوں گا یا کوئی گھپلہ ڈال دوں گا تاکہ منگنی نہ ہو۔لیکن ہوا یہ کہ میرا ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا اور میں اس میں پھنس گیا۔اور وقت دیکھا تو کافی ہو چکا تھا اس لیے مجھے یہاں آنا پڑا لیکن وہ لڑکی مسلسل روتی ہوئی میرے آگے آگے چل رہی تھی۔اور جب وہ سب ہوا تو میں نے کمیل بھائی کی

www.novelsclubb.com

باتیں سنی کہ وہ چھپ کر اس لڑکی سے بات کر رہے تھے کہ آپ ہماری بہن ہیں۔ آپ کا دل کیسے توڑ سکتا تھا وہ فکر نہ کریں".

عاریز نے کہانی سنائی تو سب حیران پریشان رہ گئے۔اور عینا وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

۔

ایک دفعہ پھر دادا نے سب گھر والوں کو اکٹھا کیا تھا۔

"آج فیر نواکٹا کھلنا اے!".

بابا بوٹا نے کہا تو سب نے اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"عینا پتر میں بہت شرمندہ ہوں تجھ سے۔ہما پتر تجھ سے بھی۔یہ میری ہی غلطی تھی کہ مجھے سب کچھ دیکھ لینا چاہیے تھا۔ تحقیق کر لینی چاہیے تھی۔لیکن یہ میری غلطی ہے کہ میں نہیں کر سکا لیکن اب جب میں سب کچھ جانتا ہوں تو میں نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

فیصلہ کیا ہے کہ عینا کی شادی کمیل سے ہو گی۔اور روجا کا رشتہ عاریز سے ہو گا۔اور اب یہ منگنیوں والا ٹنٹا نہیں ہو گا۔ تین دن بعد سیدھا نکاح ہی ہو گا۔وہ بھی چاروں جوڑوں کا".

دادا جان نے ایک اور بم پھوڑا۔

"دادا جان کو اب کس نے یہ خبر دی".

عینا نے سر پکڑا۔

"خبر نہیں دی ذاعبان بھائی کا سچ بتایا کہ ان کی غلطی نہیں تھی ہماری تھی۔پسند تو کمیل بھائی عینا کو کرتے تھے".

www.novelsclubb.com

عاریز نے سکون سے کہا تو ارتسام نے اس کا کالر پکڑا۔

"تم نے کبھی کوئی سیدھا کام کیا ہے کیا؟ہر وقت پسوڑی مار دیتے ہو".

ارتسام کا موڈ بلاوجہ خراب ہوا تھا۔

"عینا بیٹا بات کرنی ہے آپ سے".

ابھی کوئی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ہما بیگم اندر آئی اور بولی۔

"جی امی کہیے".

عینا نے سر جھکایا۔

"کیا تمہیں کمیل سے شادی کرنی ہے؟ کیا تم راضی ہو بیٹا؟ تمہارے بابا یہ فیصلہ جاننا چاہتے ہیں۔ تم پر کوئی زور زبردستی نہیں ہے".

انہوں نے عینا کا ہاتھ پکڑا۔

"نہیں امی مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جو آپ لوگ چاہیں میں اس پر راضی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

عینا نے سر اٹھایا اور ارتسام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور اٹھ گئی۔ اور ارتسام نے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آتا محسوس کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"عینا شادی ہے تمہاری اور تم ایسے تیار ہو رہی ہو جیسے کسی بیگانے کا فنکشن ہو".

ہما بیگم نے عینا کو گھرکا۔آج ان کا نکاح تھا۔دریہ اور روجا تو پارلر گئیں تھیں لیکن عینا نے گھر پر تیار ہونے کو ترجیح دی اور خود تیار ہو رہی تھی۔اور تب وہ ہوا جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔

عیناہیٹ انگریز

قسط نمبر 20

آخری قسط

بقلم کشف فاطمہ اینڈ عائشہ آرائیں

www.novelsclubb.com

ڈیزی کو فت سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی فون کی گھنٹی بجی مجبوراً اسے اٹھانا پڑا۔

"کیوں بار بار مجھے کال کر رہے ہو؟"

وہ پھٹ پڑی۔ باہر اس کا ایک بوائے فرینڈ تھا جس کو اس نے ٹائم پاس کے لیے دوست بنایا تھا۔اب مصیبت گلے پڑ گئی تھی۔دوسری طرف سے کچھ بولا گیا۔۔

"دیکھو میں کہہ رہی ہوں ناں میری زبردستی شادی کروائی جا رہی ہے۔وہ لوگ بہت ظالم ہے۔تم کو کوئی خطرہ نہ ہو اس لیے میں تم سے بات نہیں کرنا چاہ رہی ہوں"

ڈیزی فورا لائن پہ آئی۔شاید اسے پتا تھا کہ اسی طرح بے وقوف بنایا جا سکتا ہے۔

"ارے واہ ڈیزی بہن"

عاریز ہنسا۔

www.novelsclubb.com

ڈیزی کا سانس اٹک گیا۔

"وہ میں دوست سے بات کر رہی ہوں"

اس نے کال کٹ کرتے ساتھ گھبرائے گھبرائے لہجے میں کہا۔

"ایڈی تو سادہ کھیڑا بوائے فرینڈ اے"

چچا بوٹا بولا۔

"تم مجھے ایمو شنل بلیک میل کر رہی تھی اور کیا ہوا خود دوسروں سے چکر چلا رہی چالو لڑکی"

عینا نے ڈیزی کا ہاتھ پکڑ کر گھمایا۔ڈیزی کو ایسے لگا وہ کسی پہلوان کے چنگل میں ہو۔

"اس کا کیا کیا جائے"

"چھوڑ دو مجھے"

ڈیزی نے ہاتھ چھڑوانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں تو ٹھکانے لگایا ہے۔"

عینا نے اٹھا کر سر پہ بھاری چیز ماری۔

"اوہو لاہتھ رکھ کیتے سر نہ پھاڑ دی"

ڈیزی بے ہوش ہوئی پڑی تھی۔ابھی وہ اس کی باڈی کو بیڈ پہ لیٹاتے اسی وقت ارتسام داخل ہوا۔۔

"او تیری"

"یہ بے ہوش ہو گئی ہے" چچا بوٹا نے بات سنبھالی۔

"میں ساری باتیں سن چکا ہوں جلدی سے عینا اسے بیڈ پہ ڈالو اور شادی کا جوڑا پہنو ۔۔

"لیکن وہ کیوں"

www.novelsclubb.com

عینا نے اسے گھوری سے نوازا۔

"دلہن تم ارتسام چوہدری کی بنو کی بہت دیکھ لیا خاموش رہ کر بھیج ہمیشہ عاریز آدھا ادھورہ سچ بتا کر دادا کے جذبات کے ساتھ کھیل جاتا۔"

ڈیزی پہ چادر ڈال دی ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ سو رہی ہو۔اور عینا شادی کا جوڑا لے کر واشروم گھس گئی۔وہ بھی اب مزید ناراض رہ کر کمیل کے پلے نہیں پڑنا چاہتی تھی

۔

اس پہ ٹوٹ کر دلہن کا روپ آیا تھا۔عینا نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا۔سب کچھ ویسے ہی ہوا تھا جیسے اس نے سوچا تھا۔اب زندگی سے کوئی شکایت باقی نہیں رہی تھی کیونکہ اسے سب کچھ تو مل گیا تھا۔ارتسام اندر آیا تو اسے دیکھ کر مبہوت سا رہ گیا۔وہ عام دنوں سے ہٹ کر ایک اسمان سے اتری اسپرا لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عینا"

اس کی گھمبیر آواز پہ عینا نے مڑ کر اسے دیکھا۔شرما کر نظر جھکا گئی۔

"تمہارا یہ شرمانا، گھبرانا مجھے مزید دیوانا بنا رہا ہے کچھ تو چوہدری پہ رحم کرو ملکاں دی کڑی"

اس کے ماتھے سے ماتھا جوڑتا ہنسا۔

"تمہیں تو دیوانا کر چکی ہوں چوہدری جی"

وہ بھی ہنسی۔

"آئیندہ مجھ پہ کبھی شک مت کرنا وہ ڈیزی کیا کوئی حور بھی کوئی تو بھی میرے دل میں صرف اور صرف عینا کا راج ہے"

"ہن تے عینا دی اسٹیمپ جو لگ گئی"

www.novelsclubb.com

دونوں ہنسے۔زندگی اسی کا تو نام ہے۔آپ کے نصیب کا لکھا آپ کو مل کر رہتا ہے۔

"دلہن تو بن گئی تو پر نکاح کیسے ہو گا بھئی؟".

عاریز نے عینا کو تیار دیکھ پوچھا۔

"تم ہو نا۔ تم کرواؤ گے نکاح۔ تم کونسے مرض کی دوا ہو". ارتسام معنی خیز انداز میں بولا تو عینا نے بھی ہنس کر عاریز کو دیکھا جو سمجھ گیا تھا کہ وہ دونوں کوئی کھچڑی پکا رہے ہیں۔

"تم دونوں جو سوچ رہے ہو وہ بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ یہ بالکل بھی درست نہیں ہے".

عاریز نے ان دونوں کو دیکھتے دو قدم پیچھے لیے وہ جیسے کچھ ٹھان چکے تھے۔ بابا بوٹا کو بھی کاروائی میں ساتھ ملایا گیا۔ اور پھر ان کا پلین شروع ہوا۔

"دادا جان دلہن کو زرا پہلے ہال میں پہنچانا ہے تاکہ فوٹو شوٹ ہو سکے۔ تو میں لے جاؤں؟".

عاریز نے دادا جاں سے کہا تو انہوں نے گھڑی دیکھی۔

"ویاتے پتر آٹھ وجے اے ہلے چھ وجے نے۔اونے کہیڑا کرسیاں لانیان نے یافیر دیگاں کھولیان".

داداجان نے اچھنبے سے کہا۔

"ارے داداجان آج کل یہ سب ہوتا ہے۔فوٹو شوٹ پہلے کرنا پڑتا ہے۔تبھی تو دلہن کی شو وجتی ہے۔بھئی ملکوں کی کڑی کاویاہے ذرا شو تو ہو".

عاریز نے کہاتو داداجان نے مونچھوں کو تاؤ دیا۔

"فیر پتر ڈیزی تے روجانوں وی لے جا۔دریہ کی تو منگنی ہے اس کی بھی شومارنی کیا؟".

www.novelsclubb.com

داداجان نے سب کو ساتھ لے جانے کا حکم صادر فرمایا۔

"ارے داداجان فوٹو گرافی والوں نے کردیں کا ٹائم دیا ہے۔پہلی باری عینا کی ہے۔اس کے بعد ڈیزی کی اور روجا کی".

عاریز نے سمجھایا۔

"چل فیر ڈیزی نونال لے کے جاؤ۔میں ایتھے ہی کھلوتا واں".

دادا جان دلہنوں کے کمرے کے باہر ہی لاؤنج میں تھے۔

"اب دوسری دلہن کہاں سے لائیں".

عاریز نے پریشانی سے کہا۔

"روجا کو لے جاتے ہیں".

ارتسام نے مشورہ دیا۔

"ارے گھر میں شور مچ جائے گا۔وہ نہ ملی تو سب نے رولا ڈال دینا کے بھاگ گئی".

عاریز نے سر پیٹا۔

"خورشیدہ کو بنا لیتے ہیں جی دلہن".

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بابا بوٹا نے شرماتے ہوئے کہا تو ان سب کی آنکھوں کے آگے ڈیزی کا نرم و نازک سا سراپا آیا اور وہیں خورشیدہ کا بھاری بھرکم وجود۔ لیکن تبھی عینا کی نظر ایک نفس ہر پڑی اور اس کی آنکھیں چمکیں۔

"بابا بوٹا.."

اس کے منہ سے نکلا تو دونوں نے بابا بوٹا کو دیکھا جو لمبا بھی تھا اور پتلا بھی.

"یس بابا بوٹا بنے گا ڈیزی".

ارتسام نے خوشی سے کہا اور لہنگا بابا بوٹا کے سامنے رکھا۔

"ناجی نا".

www.novelsclubb.com

بابا بوٹا نے بھاگنے کی تیاری کی۔

"یایا بابا بوٹا یایا".

ارتسام نے ان کا راستہ روکا اور عاریز نے لہنگا پکڑایا اور ٹھیک پانچ منٹ بعد ڈیزی کا ریپلیکا تیار تھا۔

"چلیں اب نائی بیوٹی فل وائف".

ارتسام نے بابا بوٹا سے کہا۔اور وہ لوگ باہر نکلے۔

"ماشاءاللہ میری دھی کنی سوہنی لگ رہی اے۔چاند کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔آج مجھے تیری اصلی دادی کی یاد آگئی ہے جو دلہن بن کر ایسے ہی حسین لگی تھی کہ مجھے شیدہ، پروین،رجو سب بھول گئیں تھیں".

دادا جان کی آنکھیں حقیقت میں عینا کو دلہن بنے دیکھ چمک اٹھیں تھیں۔اور نم ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"ڈیزی پتر تو وہ وکھا شاید کوئی انگریز سہیلی یاد آجائے".

داداجان ڈیزی کی طرف بڑھے تو ارتسام اور عاریز کے پسینے چھوٹے۔۔اور ارتسام آگے بڑھا۔

"داداجان میری یہ خواہش ہے کہ میری دلہن کو تب تک کوئی نہ دیکھے جب تک نکاح نہیں ہو جاتا۔۔اور اس کا گھونگھٹ میں ہی اٹھاوں".

ارتسام نے شرماتے ہوئے تو داداجان کا قہقہہ بلند ہوا۔

"شاواش سے پتر۔سے ہوئی ناچو ہدریاں الی گل. چک دے پھٹے".

اور پھر وہ لوگ فوراً جا کر گاڑی میں بیٹھ گئے اس سے پہلے کہ کوئی انہیں دیکھ لیتا۔

وہ جب وہاں پہنچے تو ہونے سات ہو رہے تھے۔سب کو آٹھ بجے آنا تھا۔جلدی سے مولوی کو کال کی گئی جسے وہاں چھ بجے آنا تھا۔تو پتا چلا کہ وہ تو ابھی راستے میں ہی تھا۔

"اف اللہ اس سے پہلے کے سب آئیں ہمیں نکاح کرنا ہی ہے".

ارتسام نے کہا۔

"ہو جائے گا فکر نہ کرو تم".

عینا نے پر سکون ہوتے ہوئے کہا۔

"تب تک کیا کریں ہم".

ارتسام نے پھر کہا تو عاریز نے اپنا موبائل نکالا۔

"چلو فوٹو گرافی ہو جائے تھوڑی آفٹر آل تم لوگوں کی شادی ہے".

یہ کہہ کر وہ ان دونوں کی تصاویر لینے لگا اور ہونے گھنٹے بعد بھی مولوی نہ آیا تو سب کا ماتھا ٹھنکا۔

"مولوی صاحب لگتا ہے نکاح نامہ پرنٹ کر رہے ہیں جو اتنی دیر لگا دی".

www.novelsclubb.com

عاریز بڑبڑایا۔اور ٹھیک آٹھ بجنے میں پانچ منٹ پہلے مولوی صاحب تشریف لائے ۔تو غصے سے ارتسام ان کی۔ طرف بڑھا۔

"نکاح پڑھا لیں پھر خبر لیتا ہوں آپ کی"۔

یہ کہہ کر مولوی صاحب نے جلدی سے کاغذ نکالے اور فل کرنا شروع کیا۔

"حق مہر کیا ہو؟"

مولوی نے پوچھا۔

"میرے گردے لگا دیں بیشک لیکن جلدی کریں".

ارتسام نے پریشانی سے کہا۔

"دس لاکھ".

عاریز بولا۔دو تین دوست اور لوگ پہلے ہی وہاں تھے اور نکاح ہونا شروع ہوا۔

لیکن تبھی باہر سے گاڑیوں کی آواز آئی تو عاریز ہال کے دروازے کی طرف لپکا۔

www.novelsclubb.com

اور جلدی سے دروازہ بند کیا۔

"مولوی صاحب نکاح نہیں رکنا چاہیے جلدی کریں آپ".

یہ کہہ کر عاریز وہیں کھڑا ہو گیا۔

"ارتسام چوہدری ولد نثار چوہدری آپ کو عینا شفی ولد ملک شفی سے بعوض دس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟".

مولوی صاحب نے پوچھا۔

"قبول ہے".

تبھی باہر سے دروازہ کھولنے کی کوشش ہوئی.

"عاریز پتر بوا کھول۔ کی گل اے".

دادا جان نے کہا۔

"دروازہ لاک ہو گیا ہے نہیں کھل رہا"۔

www.novelsclubb.com

عاریز چیخا۔

"کیا آپ کو نکاح قبول ہے؟"

مولوی نے پھر کہا۔

"قبول ہے".

ارتسام کا جواب آیا۔

"کیا آپ کو نکاح..."

مولوی کا جملہ ادھورا تھا۔

"قبول ہے قبول ہے مولوی صاحب آگے شروع کریں".

وہ جلدی سے بولا۔اور مولوی صاحب کا رخ عینا کی طرف ہوا۔

"عینا شفی ولد ملک شفی آپ کو ارتسام چوہدری ولد نثار چوہدری سے بعوض دس لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟".

مولوی صاحب نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وے پتر کی گل اے کھول وی دیو بوا".

باہر سے آوازیں آئیں۔

"کھول رہے ہیں دادا جان".

عاریز چیخا۔

"نکاح قبول ہے؟".

مولوی صاحب نے پھر پوچھا۔

"قبول ہے".

عینا نا اقرار ہوا۔

"توڑ دیو بوا پتروں".

www.novelsclubb.com

باہر سے دادا جان نے سب لڑکوں کو حکم دیا اور وہ اس کام کو لگ گئے اور عاریز باہر کو دھکا لگانے لگا۔

"نکاح قبول ہے؟"

آخری دفعہ پوچھا گیا۔

"جی قبول ہے!".

عینا نے کہا اور پھر جلدی سے سائن کرنے کو ہاتھ بڑھایا۔پہلے سائن ارتسام نے کیے اور جیسے ہی عینا نے سائن کیے تبھی دروازہ کھلا۔عاریز باہر کو گرا اور سب اندر کو آئے۔تو سامنے کا منظر دیکھ سب حیران رہ گئے۔سب کے منہ سے باجماعت چیخیں نکلیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"

سب سے پہلے نبیلہ بیگم بولیں۔

"بھابھی نظر تو آرہا ہے یہ کیا ہے۔یہ لڑکی پہلے تو بس نکمی اور نالائق تھی اور آج بد کردار بھی ثابت ہو گئ".

عظمیٰ بیگم نے کہا

"بد کردار نہیں ہوں میں تائی۔الفاظ سنبھال لیں".

وہ نظریں جھکا کر بولی۔

"تو پھر کیا ہے پتر! ہمیشہ تجھے پیار کیا سب سے اوپر رکھا اور تو نے کیا کیا؟ کمیل کو دھوکہ دیا اور ارتسام کے ساتھ بھاگ گئ؟".

دادا جان نے کہا تو وہ تڑپ اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"میں بھاگ گئ؟آپ نے کبھی سوچا کہ میں کیا چاہتی ہوں۔اپنی مرضی سے فرض کرتے رہے کہ عینا سے کون پیار کرتا ہے۔کیا کبھی عینا سے پوچھا کہ وہ کس سے پیار کرتی ہے؟ کبھی ذاعبان، کبھی کمیل کبھی کچھ۔میری زندگی کو پینڈلم بنا دیا وہ بھی بنا

مجھ سے پوچھے۔ لیکن میں نے ہمیشہ آپ کے کہے پر آمین کہا لیکن آج جب اپنے دل کی سنی اپنی خوشیاں دیکھیں تو میں بد کردار ہو گئی"۔

عینا نے روتے ہوئے کہا۔اور سانس لینے کو رکی۔

"ہمیشہ نفرت دیکھی سب کی۔ نکمی جاہل اور پتا نہیں کیا کیا۔پتا چلا کہ کمیل مجھ سے پیار کرتا ہے لیکن ساتھ ہی تائی کی نفرت سے آنکھیں کھول دیں۔ذاعبان سے شادی ہونے لگی تو تائی کا لالچ سامنے آگیا۔پھر ڈیزی کی بے وفائی اس کا لالچ تو میں کیسے اندھے کنوئیں میں کود جاتی دادا جان"۔

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔اور سب کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اور اس کا ہر آنسو اس کی سچائی کا ثبوت تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے مگر مچھ کے آنسو بہا رہی ہے لیکن سب ہم بے وقوف نہیں بنے گے"

عظمیٰ بیگم نے فورا نحوست سے کہا۔

"کیا بے وقوف بنا رہی ہے؟آپ سب تو بنے بنائے بے وقوف ہے۔آپ لوگ میری خاطر کیوں جنگ لڑی رہے ہیں اگر کوئی کچھ کہنے کا حق دار ہے تو وہ میں ہوں ۔مجھے عینا پسند تھی کیونکہ وہ زندہ دل لڑکی ہے۔وہ رشتوں سے محبت کرتی ہے۔ یہاں روز کی لڑائیوں اور چک چک کے ماحول میں ایک وہی تھی جس کی وجہ سے میرے چہرے پہ مسکان آنے لگی۔"

وہ لمحے بھر کو رکا سب اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"لیکن میری محبت ایسی نہیں ہے وہ بد کردار نہیں ہے آپ سب بھی اسے بد کردار کہنا بند کر دے۔اگر عینا کی خوشی ارتسام میں ہے تو میں اس سے اور اپنی محبت سے دستبردار ہوتا یوں"

www.novelsclubb.com

دادا کی آنکھوں میں ستائش تھی ان کے بچوں کی تربیت بالکل ٹھیک طریقے سے ہوئی تھی۔وہ محبت اور سمجھوتے کا فرق سمجھتے تھے۔کمیل نے عینا سے سچی محبت کی

تھی۔وہ برا انسان نہیں تھا نہ ہی محبت صرف حصول کا نام کے بلکہ محبت تو اس جذبے اور احساس کا نام ہے جس میں محبوب کی ترجیحات اول نمبر پہ ہوتی ہے اپنی ذات سے بڑھ کر اس کی خوشی پیاری ہوتی ہے۔ایسی محبت ہی تو کمیل کو عینا سے تھی اس سے بڑھ کر عزت تھی۔

وہ سارے حال میں جمع تھے ابھی تک تو کسی کا صدمہ ہی ختم نہیں ہوا تھا۔ نبیلہ اور عظمی بیگم جو سوچتی تھیں عینا سے کون شادی کرے گا۔ادھر تو کمیل اور ارتسام اس کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبے ہوئے ہیں۔ایک شادی کر چکا اور دوسرا اس کی خاطر سب سے لڑ رہا تھا۔کہ اچانک گھر میں شارٹ سرکٹ ہوا اور تاروں سے چنگاریاں نکل رہی تھی۔

"بھاگو پتر "دادا نے بوکھلا کر شور کیا گھر کی تاروں سے چھیڑ خانی ہوئی تھی

سب باہر بھاگے عینا نے سب کو مدد دی باہر بھاگنے میں ارتسام اور گھر ہے باقی لڑکے بچوں کو حال سے باہر نکال رہے تھے۔دادا اور خواتین کو نکالا گیا۔ہڑ بڑی میں سب کو اپنی پڑی تھی۔عینا نے ڈر سے کانپتی نبیلہ بیگم کا ہاتھ تھام کر باہر کیا۔وہ اس ساری سیچویشن سے گھبرا گئی تھی ایک دم بلڈ پریشر لو ہو گیا کہ ان سے بھاگا بھی نہیں گیا۔عینا کو اپنے پاس اتا دیکھ انھیں وہی فرشتہ لگی۔حویلی کے باہر چھوڑتے پھر دوبارا اندر بھاگی کہ کوئی رہ نہ گیا ہو اور اور اسی دوران ایک تارا اس کے ہاتھ کو چھو گئی اس کی دردناک چیخ سے سارے دوپل کو سناٹے میں آ گئے تھے۔

"عینا اندر ہے"

روجا چیخی وہ اندر جانے لگی تو عاریز نے روک دیا۔

"ہم جا رہے ہیں ناں"

کمیل اور ارتسام اندر جا چکے تھے۔

عینا فرش پہ کرنٹ لگنے سے بے ہوش پڑی تھی۔

"عینا آنکھیں کھولو"

ارتسام نے اسے بازو میں اٹھایا اور باہر کو بھاگا کمیل بھی پیچھے تھا۔

"مجھے لگتا اسے ہسپتال لے کر جانا ہو گا۔" ارتسام کو بوکھلاتے دیکھ کمیل نے خود ہی گاڑی کا گیٹ کھولا اور گھوم کر دوسری سائیڈ سے فرٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔ تیز رفتار طوفان سے باتیں کرتی گاڑی آگے پندرہ منٹ میں ہسپتال کے اندر تھی۔عینا کا چیک اپ ہو رہا تھا۔

"دیکھیں گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ کرنٹ ہلکا سا لگا ہے وہ ڈر کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہے۔اسے ڈرپ لگائی ہے کچھ دیر میں ہوش آ جائے گا۔"

باہر کھڑے پر فرد نے اللہ کا شکر ادا کیا۔سب ہی عینا کی خاطر آگے پیچھے ہسپتال پہنچ گئے تھے کیا ہوا وہ ان کا خون نہیں ہے لیکن ان کے دل کا حصہ ہے۔ان کی روح

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے گہرا تعلق ہے۔آج انھیں سمجھ آگیا تھا کہ حویلی اور حویلی کا پرفردان کے لیے کتنا ضروری ہے۔انسان ہاتھ بازو کاٹ کر زندگی نہیں گزار سکتا ہے۔اصل زندگی کا مزہ تو یوں ساتھ رہنے میں ہی ہے۔دونوں تائیاں اپنے فیصلوں پہ پچھتا رہی تھی ان کی ضد اور آنا نے کسی بچی کا بچپن تباہ کر دیا اور گھر کا سکون غارت ہو گیا۔حویلی تک کا بٹوارہ ہو جانا تھا۔

ایک سال بعد:

"مائی بیسٹ فرینڈ وئیر آر جووو".

نبیلہ بیگم کچن میں کھڑے کھڑے بولیں۔

"یایا".

عظمیٰ بیگم جلدی سے اندر آئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینا امید سے تھی اور گھر میں سب خوش تھے لیکن نبیلہ بیگم اور عظمی بیگم تو خوش تھیں کہ ان کے خاندان میں انگریز بچہ پیدا ہو گا۔اس لیے وہ اب انگریزی میں ہی بات کرتی تھیں کہ آنے والا بچہ ان کی زباں سمجھ سکے۔

"یو میڈ ککڑ واٹر؟"

عظمی بیگم نے یخنی کی بابت پوچھا۔

"یایا اینڈ السو مٹھے لونے رائس مائی فرینڈ".

نبیلہ بیگم نے آج کا مینیو بتایا۔

اور ارتسام اور عینا جو سب باتیں سن رہے تھے وہ مسکرائے۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ انگریز! تمہاری وجہ سے آج ہمیں یہ دن دیکھنے کو ملا".

عینا اسے دیکھ مسکرائی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں تو آیا ہی اسی مقصد کے لیے تھا۔ دادا جان ایک ماہ چاہتے تھے کہ سب کو اکٹھا کر سکیں وہ چاہتے تھے کہ گھر چھننے کا احساس ان سب کو ہو۔ اس لیے تو میں آیا تھا اور پھر یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ یہاں کا بزنس مجھے راس آگیا اور وجہ صرف تم ہو میری چم چڑک".

ارتسام نے رومینٹک انداز میں کہا تو وہ شرمائی لیکن جملے کے آخر پر اس کے بال پکڑ لیے۔

"گنجا ہو جائے گا بے چارہ".

تبھی عاریز وہاں آیا تو لقمہ دیا۔

"گنجا تو تم روز ہوتے کو روجا کے ہاتھوں".

www.novelsclubb.com

ارتسام نے اسے جگت ماری کیونکہ سارا خاندان ہی روجا کے عاریز پر رعب سے واقف تھا کہ روجا نے اسے لتھے لگا کر رکھا ہے۔سب جانتے تھے کہ عاریز اس سے کرنا ڈرتا ہے۔

"بیوی کو بیچ میں مت لاؤ۔ورنہ بیوی کے آنے سے پہلے ہم بھی بڑے پھنے خان تھے".

عاریز نے آہ بھری۔

"چلیں اب سب میں دریہ کو لے کر مہندی لگوانے جارہا ہوں عید کا چاند نظر آگیا ہے".

www.novelsclubb.com

حماس بولا تو سب نے تیاری پکڑی۔

ذاعبان اور عالیہ کو بھی سب نے معاف کر دیا تھا اور ان کا نکاح ہو چکا تھا۔ سب مہندی لگوانے چلے کیونکہ عید کے تیسرے دن کمیل کا بھی اس کی دوست عینی سے نکاح تھا۔ اور سب بس اسی جلدی میں تھے کہ کس کی بیوی کو مہندی پہلے لگے گی۔

"واہ نی خورشیدہ کدی سوچیا سی کہ عینا جس انگریز نوں ہیٹ کر دی اے اودلاں نوں جوڑے گا".

بابا بوٹا نے سب کو خوش دیکھ کر کہا۔

"آہو سوچیا سی کیونکہ او انگریز اے، پنڈ دا بوٹا تھوڑی".

خورشیدہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایتھے رکھ".

بابا بوٹا نے اسے گھورا اور پھر وہ دونوں بھی کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد